www.KitaboSunnat.com

رسائل اربعہ

- خلاصۃ الترتیل
- قواعد التجوید
- الفوائد الدریہ ترجمہ المقدمۃ الجزریہ
- آداب تلاوت القرآن

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی

صدر مدرس تجوید وقرآءت دارالعلوم دیوبند

٢٣٥

ب و-ر

قرأت اکیڈمی
لاھور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

رسائل اربعہ

- خلاصۃ الترتیل
- قواعد التجوید
- الفوائد الدریہ ترجمہ المقدمۃ الجزریہ
- آداب تلاوت القرآن

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی
صدر مدرس تجوید و قرآءت دارالعلوم دیوبند

قرأت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اُردو بازار- لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

235
ا و ر

انتباہ

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

www.KitaboSunnat.com

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 16839

نام کتاب ------ رسائل اربعہ
تالیف ------ قاری ابوالحسن اعظمی
طابع وناشر ------ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور
سرورق ڈیزائن ------ اے۔ ایم۔ 11۔ سیکنڈ فلور، پنجاب پلازہ
------ اردو بازار لاہور۔ 0300-42 40 141

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمد لله رب العلمين الصلوة و السلام علی سید المرسلین

امابعد

قاری ابوالحسن اعظمی صاحب صدر شعبہ تجوید وقراءات دارالعلوم دیوبند کے یہ چار رسالے مجتمع کر کے رسائل اربعہ کے نام سے چھاپے جارہے ہیں۔ امید ہے شائقین کو پسند آئیں گے۔ چونکہ رسالے مختصر ہیں اس لیے ایک ہی مجموعہ میں چھاپے جارہے ہیں۔ یہ رسالے فراہم کرنے پر ہم محترم ومکرم جناب حضرت قاری المقری محمد اسحٰق صاحب دامت برکاتھم مدرس تجوید وقرآءت دارالعلوم کراچی کے ازحد شکر گزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین یارب العلمین

والسلام علیکم

عزیر احمد تھانوی

مدیرادارہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصۃ الترتیل

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی
صدر مدرس تجوید وقرآءت دارالعلوم دیوبند

قرآءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار- لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

علم تجوید

علم تجوید ان قوانین اور اصول کا نام ہے جن کی معرفت و رعایت سے حروف قرآنیہ اس ترتیل کے موافق ہو جائیں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ارشاد ہے: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴿المزمل﴾ یعنی قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو، اس سے ظاہر ہوا کہ قرآن کی صرف تلاوت مقصود نہیں ہے بلکہ ترتیل مطلوب ہے جس میں ہر ہر کلمہ صاف صاف اور صحیح ادا ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تلاوت فرماتے تھے، ترتیل میں تحسین صوت یعنی بقدر اختیار خوش آوازی سے پڑھنا بھی شامل ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی قرارت و تلاوت کو ایسا نہیں سنتا جیسا اس نبی کی تلاوت کو سنتا ہے جو خوش آوازی سے جہراً تلاوت کرے (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص۱۹۰) تحسین صوت کی ترغیب بھی فرمائی ہے، ارشاد نبوی ہے۔ زینوا القرآن باصواتکم یعنی قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو، نیز حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا (مشکوٰۃ ص۱۹۱) آیتِ مذکورہ کی تفسیر رأس المفسرین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ تجوید الحروف و معرفۃ الوقوف" سے فرماتے ہیں۔ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یقرأُ القرآن کما اُنزِل یعنی اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ قرآن اسی طرح پڑھا جائے جس طرح نازل کیا گیا۔

قرآن دو چیزوں کا نام ہے، الفاظ اور معانی۔ اور چونکہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہیں اس لئے ایک مستقل مقام ہے، چنانچہ معانی سمجھے بغیر، محض الفاظ کی تلاوت پر اجر و حسنات کا وعدہ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشرۃ امثالہا لا اقول الٓمٓ حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف (ترمذی) یعنی جس نے کتاب اللہ سے ایک حرف کی تلاوت کی اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں کہتا کہ آلٓمٓ ایک حرف ہے (بلکہ) الف ایک الگ حرف ہے اور لام ایک مستقل حرف ہے اور میم علیحدہ ایک حرف ہے۔ غور فرمایئے مثال میں کیا ارشاد ہوا۔ آلٓمٓ جو حروف مقطعات میں سے ہے جس کے بارے میں معلوم ہے کہ اس کی مراد اور معانی خدا ہی بہتر جانتا ہے واللہ اعلم بمرادہ بذلک، دنیا میں صرف قرآن عزیز ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کے حروف اور الفاظ کے طرزِ ادا کے بارے میں مستقل ہدایتیں ہیں، انھیں ہدایات، اصول اور قواعد کا نام علم تجوید ہے اس علم کا تعلق چونکہ قرآن کے حروف والفاظ سے ہے اس لئے اس کی اہمیت، حیثیت اور افضلیت دیگر تمام علوم کے مقابلہ میں ظاہر ہے۔ کلام الملوک ملک الکلام،

اہل عرب چونکہ اہل زبان تھے۔ قرآن عزیز انھیں کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ اس لئے انھیں اس کی تلاوت وقرآت اور ادائے کما انزل میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی تھی۔ لیکن جب اسلام کی دعوت عام ہوئی اور بیرون عرب تک پہنچی جس کے نتیجے میں فتوحاتِ اسلامی کا دائرہ وسیع ہونے لگا، تو عرب وعجم کے اختلاط سے عربیت کے صاف ستھرے اور خالص لب ولہجہ میں نوع بہ نوع کے نقائص پیدا ہونے لگے، اس لئے اس زمانے کے ائمہ وماہرین لغت مثلاً ابوالاسود دؤلی، خلیل ابن احمد، سیبویہ، فرا، اخفش اور جرمی وغیرہم کو اندیشہ ہوا انھوں نے بشدت محسوس کیا کہ صرف ونحو لغت عربی حرفوں کے مخارج، صفات لازمہ وعارضہ، اظہار وادغام وغیرہ کی مکمل اور جامع تشریح کی جائے، اور ایسے اصول وقواعد کی بنیاد رکھی جائے کہ عربی فصاحت اور طرزِ ادا، عجمی اختلاط سے مجروح نہ ہو کر بکلی محفوظ ہو جائے، چنانچہ مذکورہ بالا عنوانات پر مستقل مبسوط کتابیں تیار کی گئیں، علم تجوید پر مستقل اور علیحدہ تصانیف کا رواج پہلے نہ تھا بلکہ اس کو علم الصرف کے ساتھ ضمناً ایک باب قرار دیا جاتا تھا، مگر جو نہایت اہم اور ضروری تھا اس کے بغیر علم الصرف نامکمل سمجھا جاتا تھا۔ البتہ متأخرین نے مستقلاً قدم اٹھایا، اور علیحدہ تصنیف کا سلسلہ شروع کیا، اس فن میں سب سے پہلے موسیٰ ابن عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان بغدادی (م ۳۲۵ھ) نے کتاب لکھی، اسی کے ساتھ عمدۃ الرعایہ لکھی گئی جو علامہ ابو محمد مکی ابن ابی طالب القیروانی ثم الاندلسی (م ۴۳۷ھ) صاحب التبصرۃ فی السبعۃ کی ہے

مذکورہ بالا تحریر سے اس علم کی اہمیت اور ضرورت واضح ہو گئی، حد سے بڑھی ہوئی مصروفیت کے اس دور میں علم تجوید کے ایک ایسے مختصر نصاب کی شدید ضرورت تھی جس سے کم از کم وقت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس علم کا حصول آسان ہو، عرصہ سے اس کا احساس تھا، چنانچہ اسی ضرورت کے بیشِ نظر یہ مختصر رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ جس میں ترتیل کے دونوں اجزار (تجوید الحُروف ومعرفۃ الوقوف) سے متعلق ضروری باتیں اختصار کے ساتھ درج کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ شائقین علمِ تجوید کے لئے اسے نافع اور مؤلف کے لئے زادِ آخرت بنائے

آمین

ابو الحسن اعظمی
خادم التجوید والقراءۃ دار العلوم دیوبند
۳ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجوید کی تعریف

تجوید۔ جَوَّدَ سے ہے جس کے لغوی معنیٰ ہیں عمدہ اور خوبصورت بنانا، اصطلاحی معنیٰ ہیں حروف قرآنیہ کو اس کیفیت اور طرز پر ادا کرنا جس کے ساتھ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں، یعنی مخارج اور تمام صفات لازمہ و عارضہ کا لحاظ کرتے ہوئے مواقع اور قواعد وقوف کی رعایت کے ساتھ ادائیگی حرف کو تجوید کہتے ہیں۔ خلافِ تجوید ادائیگی کو لحن کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱ لحن جلی! حرف یا حرکت میں تغیر ہوجائے جیسے۔ اَلحَمَدُ (اَلحَطَبُ کی جگہ) اَنعَمتُ وغیرہ ۲ لحن خفی! جسے غیر مجود نہیں سمجھ پاتا، یہ تحسین حروف والی صفاتِ عارضہ کے چھوڑ دینے یا بے موقع ادا کرنے سے ہوتی ہے جیسے رَبّ کی رآ کو باریک پڑھ دیا، یا قَالُوۤا آمنَّا میں مدنہ کیا وغیرہ۔

حروف اصلیہ

حروف اصلیہ عربیہ برمذہب محقق انتیس ۲۹ ہیں، حرف انسان کی اس آواز کو کہتے ہیں جو ایک خاص انداز سے کسی جگہ پر ٹھہرے، ادائیگی حرف کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔

مخارج کی تعداد:۔ (حروف اصلیہ و فرعیہ کی تخصیص کے بغیر) خلیل ابن احمد بصری کی تحقیق پر سترہ ۱۷ ہے، اور تقریباً تمام مخارج حلق، زبان (یا منہ) اور ہونٹ کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں ان کو اصول مخارج کہتے ہیں۔

حلق:۔ میں تین مخارج ہیں شروع حلق (سینہ کی طرف سے) ہمزہ ہا، وسط حلق سے عین، حا، آخر حلق سے غین، خا، نکلتے ہیں، ان چھوں کو حروف حلقیہ کہتے ہیں۔

زبان:۔ (یا منہ) میں دس مخارج ہیں، زبان کی جڑ (کوے کے پاس) اوپر کے تالو سے مل کر قاف، اس کے بعد ہی سے کاف ادا ہوتا ہے، بیچ زبان اوپر کے تالو سے ملکر جیم شین یا رغیر مدہ نکلتے ہیں، کنارہ زبان مع اوپر کی ڈاڑھ کے مخرج ضاد کا (بائیں طرف سے کچھ آسان ہے) (یہ مشکل حرف ہے اس کی صحت کسی ماہر استاذ سے کرنی چاہئے) کنارہ زبان ضاحک، ناب، رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے سے مل کر لام نکلتا ہے (اکثر داہنی جانب سے ادا ہوتا ہے) سرا زبان مع اوپر کے مسوڑھ کے مخرج نون کا، زبان کی نوک پشت کی جانب مع اوپر کے تالو کے مخرج را کا، سرا زبان مع جڑ ثنایا علیا تا، دال، طا، اور سرا زبان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع سرا ثنایا علیا تا، ذال، ظا، اور زبان کی نوک اور ثنایا علیا و سفلیٰ کی نوکوں سے مل کر زا سین صاد نکلتے ہیں۔

ھونٹ :۔ میں دو مخرج ہیں، ثنایا علیا کی نوک اور نیچے کے ہونٹ کی تری سے فا، دونوں ہونٹ مل کر با، میم، اور کچھ کھلا رہ کر واؤ (غیر مدہ) ادا ہوتے ہیں (با تری اور میم خشکی کے حصہ سے نکلتے ہیں)، جوف دہن، یہ مخرج تینوں حروف مدہ کا ہے۔

حروف مدہ :۔ الف اور جس واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو اور جس یا ساکن سے پہلے زیر ہو جیسے اُوْتِيْنَا وغیرہ اور واؤ، یا ساکن سے پہلے زبر ہو تو اس صورت میں ان دونوں حرفوں کو حرف لین کہتے ہیں۔ جیسے خَوْفٍ، صَيْفِ وغیرہ۔ اور متحرک ہوں تو غیر مدہ کہلاتے ہیں جیسے عِوَجًا، يَضْرِبُ وغیرہ۔ خیشوم (ناک کا بانسہ) یہ مخرج غنہ کا ہے۔

امام خلیل ابن احمد بصریؒ کے نزدیک حروف کے یہ دس القاب بیان کئے جاتے ہیں۔ ۱۔ حلقیہ۔ یہ چھوں حروف حلقیہ کہلاتے ہیں ۲۔ لہویہ :۔ یہ قاف اور کاف ہیں۔ ۳۔ شجریہ :۔ یہ جیم، شین، یا غیر مدہ ہیں۔ ۴۔ حافیہ :۔ یہ ضاد ہے۔ ۵۔ طرفیہ (وذلقیہ) یہ لام، نون، را ہیں ۶۔ نطعیہ :۔ یہ طا، دال، تا ہیں۔ ۷۔ اسلیہ :۔ (اور صفیریہ) یہ زا، سین، صاد ہیں ۸۔ لثویہ :۔ یہ ثا، ذال، ظا ہیں۔ ۹۔ شفویہ :۔ یہ فا، با، میم، واؤ غیر مدہ ہیں۔ ۱۰۔ جوفیہ (وہوائیہ) یہ تینوں حروف مدہ ہیں۔

صفات :۔ محققین کے نزدیک مخارج مثل ترازو اور صفات مثل کسوٹی کے ہیں، لہٰذا مخارج کے ساتھ صفات کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے، اگر صفات نہ ہوں تو انسان کی آواز، بہائم اور چوپائے کی آواز جیسی ہو جائے، حرف کی کیفیت و حالت کا نام صفت ہے، جیسے سختی، نرمی، بلندی، پستی پُر ہونا، باریک ہونا وغیرہ، صفت سے متحد المخرج حروف میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ صفات کی دو قسمیں ہیں۔ **لازمہ** جو ہمیشہ حرف کے ساتھ رہے، یہ سترہ ہیں **عارضہ** جو کبھی ہو اور کبھی نہ ہو اس کا تعلق تحسین حرف سے ہے جیسے مد اخفاء وغیرہ۔ **همس** (یعنی ضعف و پستی آواز یہ دس حروف فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ میں پائی جاتی ہے۔ ان کے ماسوا میں اس کی ضد یعنی جہر (قوت اور بلندی) ہے، شدت (سختی)، یہ آٹھ حروف اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ میں ہے، ان کے ماسوا میں اس کی ضد رخوت ہے یعنی نرمی لِنْ عُمَرَ کے پانچ حروف میں کچھ شدت اور کچھ رخو بھی ہے۔ استعلاء بمعنی بلندی یہ سات حروف خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں ہے، ان حروف کو پُر اور موٹا کر کے ادا کرنا چاہئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے علاوہ میں اس کی ضد استفالؔ ہے، بمعنیٰ پستی یعنی باریک ادا کئے جائیں اطباؔق بمعنیٰ ڈھانپ لینا، یہ چارؔ حروف ص ض ط ظ کی صفت ہے انھیں بطور خاص پُر کرنا چاہئے، ان کے سوا میں اس کی ضد انفتاؔح ہے بمعنیٰ کھلنا، یہ مانع ہے کمال تفخیم کو۔ اذلاؔق بمعنیٰ تیزی یہ صفت چھؔ حروف فَرَّ مِنْ لُبٍّ کی ہے، یعنی بسرعت وبسہولت ادائیگی، ان کے علاوہ میں اس کی ضد اصماتؔ ہے بمعنیٰ روکنا، یعنی حروف مضبوطی اور خوب جماؤ سے ادا ہوں، سات صفات غیر متضادہ کہلاتی ہیں، صفیر یعنی تیز آواز مشابہ سیٹی کے یہ تینؔ حروف زا، سین، صاد کی صفت ہے ۲/۱۲ تفشّی یعنی پھیلنا یہ شین کی صفت ہے آواز منہ میں پھیلتی ہے ۳/۱۲ استطالۃ یعنی درازی صوت، یہ ضاد کی صفت ہے ۴/۱۲ تکریر بمعنی لوٹانا یہ را کی صفت ہے اسے بکمال احتیاط ادا کرنا چاہئے ۵/۱۲ قَلْقَلَۃ بمعنی حرکت دینا، یہ پانچ حروف قُطْبُ جَدٍّ کی صفت ہے یعنی ان حروف میں بوقت سکون سختی سے لوٹتی ہوئی آواز ہو۔ ۶/۱۲ لِیْن بمعنی نرمی، یہ صفت واؤ اور یا، ساکنہ ماقبل فتحہ کی ہے انھیں نہایت نرم ادا کرنا چاہئے ۷/۱۲ انحراف بمعنیٰ جھکنا، پھرنا، یہ لام اور را کی صفت ہے۔ یہ احتیاط رہے کہ ایک کی ادا میں آواز دوسرے کے مخرج کی جانب نہ جھکے — مخارج اور صفات لازمہ ہی اصل تجوید ہیں، خوب مشق کر کے حروف میں جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

صفات عارضہ :- اللہ کے لام کو جبکہ پہلے اس کے زبر یا پیش ہو خوب منہ بھر کر پُر کر کے پڑھنا چاہئے۔ الف سے پہلے پُر حرف ہو تو الف بھی پُر ہوگا ورنہ باریک، را پر زبر یا پیش ہو تو ہمیشہ پُر ہوتی ہے، زیر ہو تو باریک، ساکن را ہو تو ماقبل زبر اور پیش ہونے سے پُر ہوگی، اور زیر ہو بشرطیکہ اصلی ہو، اور متصل ہو، اور بعد میں متصل ہو کر کوئی مستعلیہ حرف نہ ہو تو باریک ہوگی، اگر را سے پہلے بھی ساکن ہو جیساکہ وقف میں ہوتا ہے تو اب اُس سے پہلے زبر اور پیش ہونے پر پُر اور زیر ہونے پر باریک ہوگی، اور رائے ساکن سے پہلے حرف یا ہو تو را باریک ہوگی

مَدّ :- حروف مدہ (تین ہیں، الف اور جس واؤ یا ساکن سے پہلے پیش، زیر ہو) کو ان کی اصلی مقدار (ایک الف) سے حسب ضرورت بڑھانا، اسباب مد ہمزہ اور سکون ہیں حرف مد اور ہمزہ متصل ہوں جیسے جَآءَ، سُوْٓءَ، سِیْٓئَ یا ہمزہ منفصل ہو جیسے قَالُوْٓا اٰمَنَّا وغیرہ تو دوؔ الف سے چارؔ الف کی مقدار تک بڑھانا چاہئے، اوّل کو مد متصل، دوسرے کو مد منفصل کہتے ہیں، حرف مد کے بعد سکون اگر اصلی ہو تو مد لازم کہتے ہیں جیسے آٰلْئٰنَ وغیرہ، خالص سکون ہو جیساکہ مثال گذری یا بضمن تشدید ہو جیسے ضَآلِّیْنَ کلمہ میں ہو یا حروف مقطعات میں سے کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف میں ہو خواہ خالص سکون ہو خواہ بضمن تشدید جیسے آلٓمٓ، قٓ، صٓ وغیرہ، یہ سب مدلازم کی قسمیں ہیں، جمہور کے نزدیک سب قسموں میں پانچ الفی مد کرنا چاہئے، حروف مقطعات وہ حروف ہیں جو الگ الگ پڑھے جاتے ہیں یہ چودہ ہیں جو طُرُقٌ سَمِعَكَ النَّصِيحَة میں مرکب ہیں، قرآن پاک کی انتیس ۲۹ سورتوں کے شروع میں آتے ہیں، مدلین لازم جیسے عینٓ سورہ مریم وشوریٰ کے شروع میں اس میں مدہی کرنا چاہئے، قصر ضعیف ہے۔ لین عارض جیسے یاءِ صَیْف اور واوِ خَوْف اس میں مد نہ کرنا بہتر ہے۔ مد عارض حرف مد کے بعد سکون عارضی ہو جیسے یَعْلَمُوْنَ ٥ وغیرہ اس میں دو یا تین الف تک مد کرنا بہتر ہے، قصر بھی جائز ہے، ایک قسم کی مدوں میں مقدار مد کی برابر رہنی چاہئے، نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف حلقی آوے تو غنہ کے بغیر ادا کئے جائیں جیسے اَنْعَمْتَ، عَلِيْمٌ، خَبِيْرٌ٥ وغیرہ اس کو اظہار کہتے ہیں، میم ساکن کے بعد میم اور بار کے سوا کوئی حرف آوے تو میم کا اظہار ہوگا (غنہ نہ ہوگا) جیسے اَمْ كَانَ نون، میم مشددہ میں غنہ واجب ہے (مقدار ایک الف ہے) نون ساکن اور تنوین کے بعد یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا مگر دو حرفوں میں بلاغنہ ہوگا جیسے مَنْ يَّاتِ باغنہ اور مِنْ رَّسُوْلٍ بلاغنہ وغیرہ، میم ساکن کے بعد میم آوے تو ادغام بالغنہ ہوگا، بار آئے تو اخفاء و غنہ ہوگا۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی یَرْمَلُوْنَ اور بار کے سوا کوئی حرف آئے تو نون و تنوین کا اخفاء و غنہ ہوگا جیسے مِنْكُمْ، عَلِيْمٌ۔ قَدِيْرٌ وغیرہ

ھمزہ تنہا ہو یا دو ہمزے جمع ہوں ہمیشہ قوت کے ساتھ صاف صاف ادا کرنا چاہئے سوائے لفظ ءَاَعْجَمِيٌّ کے (پ۲۴) کہ اس کے دوسرے ہمزے کو نرم ادا کرنا چاہئے، اس کو تسہیل کہتے ہیں، حروف کی طرح حرکات، سکون اور تشدید کو بھی صحیح ادا کرنا چاہئے، حرکات (زبر، زیر، پیش) کو معروف اور باریک ادا کرنا چاہئے، عربی زبان میں نہ تو کوئی حرف مجہول ہے اور نہ کوئی حرکت، سکون کی ادائیگی میں آواز بند ہو جائے تشدید کو ذرا تاخیر کے ساتھ مضبوط ادا کیا جائے

علم وقف:- ترتیل کا دوسرا جزو وقوف ہے، اس کے بغیر ترتیل مکمل نہیں ہو سکتی، علم تجوید سے کسی طرح کم اہم نہیں ہے، اس سے قرآن کریم کی معرفت حاصل ہوتی ہے، اس کا ثبوت بھی ترتیل والی آیت سے ہوتا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں اَصل، وَصْل ہے یعنی مسلسل پڑھنا، وقف عارض ہے مگر ناگزیر بھی ہے اس لئے وقف کے مواقع اور قواعد کا جاننا بھی ضروری ہے، وقف یعنی ارادۂ قرأت کے ساتھ ٹھہر کر سانس لینا، درمیان کلمہ پر وقف نہ کرنا چاہیئے، متحرک حرف کو ساکن کرنا، دو زبر کی تنوین کو الف سے اور گول ۃ کو ہٖ سے بدل کر وقف کرنا چاہئے ورنہ خلاف قاعدہ ہوگا۔ اصل وقف اسکان کے ساتھ ہے، یعنی حرکت بالکل نہ ظاہر ہو، لیکن پیش کی حرکت کو ساکن کرتے ہوئے اگر ہونٹ کو گول کر کے وقف کیا جائے یہ بھی وقف کی ایک قسم ہے جسے اصطلاح تجوید میں اشمام کہتے ہیں، اسی طرح زیر اور پیش کی حرکت کو خفیف سا (بقدر تہائی حرکت) ادا کر کے وقف کرنا بھی صحیح ہے جسے رَوْمَ کہتے ہیں، وقف کرتے وقت اس کا لحاظ ضروری ہے کہ کسی مکمل اور تمام کلمہ پر سانس ٹوٹے، ناتمام کلمہ پر وقف، اسی طرح ایسی جگہ جہاں وقف کر دینے سے مراد اور صحیح معنیٰ کے خلاف کا وہم و شبہ پیدا ہو جائے جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ پر یا فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ پر وقف اس کو وقف قبیح کہتے ہیں، اگر ایسی جگہ مجبوراً وقف ہو جائے تو مناسب جگہ سے اعادہ یعنی لوٹانا ضروری ہے۔

چند علاماتِ وقف: جہاں وقف سے اعادہ نہیں ہوتا یہ ہیں ۵ اسے آیت کہا جاتا ہے، مٓ، طٓ، جٓ، زٓ، صٓ، ۵ؔ، قِفْ، (بعض لوگ اسے قِفْ بکسر القاف کہتے ہیں صیغۂ امر بتاتے ہیں جو غلط ہے، یہ دراصل قد یوقف کا مخفف ہے، ایسے ہی صَلْ بھی) قٓ، البتہ اگر بغیر علامت کے یا علامتِ وصل پر وقف ہو جیسے لَآ۔ صلے تو لوٹا لینا چاہیئے۔

سَکتَہ:۔ سانس توڑے بغیر، آواز بند کر کے تھوڑا ٹھہر جانے کو سکتہ کہتے ہیں، اس کی علامت سٓ ہے، سکتہ بغیر ثبوت کے نہ کرنا چاہیئے، بروایت حفصؒ چار جگہ سکتے واجب ہیں عِوَجًا ۵ س (کہف)، مِنْ مَّرْقَدِنَا س (یٰسٓ)، قِیْلَ مَنْ س رَاقٍ (قیامۃ)، كَلَّا بَلْ س (مطففین) چار جگہ جائز ہیں۔ ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا س (اعراف) اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا س (اعراف) اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا س (یوسف) یُصْدِرَ الرِّعَآءُ س (قصص)

مُتَفَرِّقَات:۔ یَبْصُطُ (بقرہ) بَصْطَةً (اعراف) انھیں سین سے پڑھنا چاہئے، اَلْمُصَيْطِرُوْنَ (طور) میں صاد سین دونوں جائز ہیں اَنَا کا الف لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ (کہف) اَلظُّنُوْنَا، الرَّسُوْلَا، اَلسَّبِيْلَا (احزاب) قَوَارِيْرَا (دہر کا پہلا) یہ سب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف وصل میں نہیں پڑھے جاتے سَلٰسِلَا (دھر) کا الف وقف میں بھی نہ پڑھنا جائز ہے اسی طرح اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا کَفَرُوْا (ھود) ثَمُوْدَ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ (فرقان) ثَمُوْدَ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَکُمْ (عنکبوت) ثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰی (نجم) اور لَاِ۟لَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ (اٰل عمران) وَلَا۟اَوْضَعُوْا (توبہ) اَوْ لَا۟اَذْبَحَنَّہٗٓ (نمل) لَاِ۟لَی الْجَحِیْمِ (صٰفٰت) لَاَ۟نْتُمْ اَشَدُّ (حشر) اور لَنْ نَّدْعُوَا۟، لِتَتْلُوَا۟، لِنَبْلُوَا۟، لِیَرْبُوَا۟، اَوْ یَعْفُوَا۟ میں (واو کے بعد) الف نہ وقف میں پڑھے جائیں گے اور نہ وصل میں،

آدابِ تلاوت

قرآن کریم کی تکریم اور اس کا ادب و احترام نہایت ضروری ہے، بوقتِ تلاوت یہ خیال رہے کہ میں احکم الحاکمین، شہنشاہوں کے شہنشاہ کا کلام پڑھ رہا ہوں اور وہ سُن رہا ہے ــــ اس سے متعلق مختصر طور پر چند مسائل کا ذکر کر دینا مناسب ہے، قاری کو چاہئے کہ پاک وصاف ہو اور باوضو، قبلہ رو ہو کر پاک جگہ بیٹھ کر پڑھے، بغیر وضو قرآن کریم نہ چھونا چاہئے، قرآن مجید خوش آوازی سے پڑھنا چاہئے، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہئے، سوائے سورہ براءۃ کے (اگر درمیان قرات میں سورہ براءۃ شروع کریں تو کسی قسم کا استعاذہ نہ کرنا چاہئے) قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے، قرآن مجید جہراً (بلند آواز سے) پڑھنا افضل ہے بشرطیکہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے ہوئے کو ایذا نہ پہنچے، قرآن مجید کی تلاوت میں صحت الفاظ اور قواعدِ تجوید اور اوقاف کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے، جو شخص غلط قرآن مجید پڑھ رہا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے سے کینہ وحسد نہ پیدا ہو (اگر اس کا اندیشہ ہو تو وہاں سے ہٹ جائے) تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کرنا خلاف اولیٰ ہے) قرآن مجید ختم کر کے فوراً ہی دوبارہ شروع کر کے سورۂ بقرہ کی پانچ آیات اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھنا افضل ہے، قرآن مجید ختم ہونے پر (اجابتِ دعا کا یقین کرتے ہوئے) دُعا مانگنا چاہئے کہ قبولیتِ دُعا کا وقت ہے، بوقتِ تلاوت کسی دینی، شخص معظم، عالمِ دین، شیخ واستاذ یا باپ کی آمد پر تعظیماً کھڑا ہونا جائز ہے، غسل خانہ اور مواضع نجاست میں قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں (ابن ضیاء - از خاتمہ فوائدِ مکیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رموزِ اوقاف

قرأت میں اصل وصل ہے، اس لئے کہ اس سے اعراب وحرکات کا اظہار ہوتا ہے، جس سے معانی پیہم پر دلالت ہوتی ہے، اور عبارت میں فصیح بھی ہے، معلوم ہوا کہ وقف عوارض میں سے ہے جو بلا ضرورت اور بے موقع معیوب اور ممنوع ہے، چنانچہ شیخ الاسلام زکریاؒ فرماتے ہیں کہ قاری کی مثال مسافر کی ہے اور اوقاف کی مثال منازل کی ہے۔ پس جس طرح مسافر درمیان سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا پسند نہیں کرتا اور تضییع اوقات سمجھتا ہے اسی طرح قاری قرآن کیلئے بھی ہر موقف پر بلا ضرورت وقف ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ تلاوت قرآن خواہ ایک لفظ اور ایک حرف کی ہی کیوں نہ ہو بلا ضرورت وقف سے بہتر ہے، لیکن چونکہ وقف ایک ناگزیر ضرورت ہے لہذا وقف ایسی جگہ کرنا چاہئے جہاں کسی قسم کا معنوی تغیر اور فساد یا مراد کے خلاف کا وہم نہ پیدا ہو، نیز حسن تلاوت میں بھی فرق نہ آئے جس طرح کہ مسافر اثنائے سفر میں بغرض استراحت کسی ایسی جگہ ٹھہرتا ہے جو سرسبز و شاداب ہو۔ جہاں کنواں یا چشمہ ہو، سایہ دار درخت ہو، یعنی آرام وسکون میسر ہو، جہاں چٹیل میدان ہو، جہاں آرام وسکون کی کوئی صورت نہ ہو، ایسی جگہ قیام کو ہرگز پسند نہیں کرتا، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیخ ابو عبداللہ محمد ابن طیفور سجاوندیؒ کی وضع کردہ اور ان کے بعد کے علماء نے جو علامات مقرر کی ہیں انھیں اختصار کے ساتھ درج کر دیا جائے۔

○ یہ علامت آیت پوری ہونے کی ہے اسی وجہ سے اس علامت ہی کو آیت کہتے ہیں آیت پر وقف مستحب ہے، یہ مؤکد ترین علامت ہے۔

ۃ یہ علامت آیت مختلف فیہ ہونے کی ہے، اس جگہ آیت سمجھ کر وقف کرنا چاہیں تو وقف کر سکتے ہیں۔

مٓ یہ وقف لازم کی علامت ہے اس پر باقتضائے ختم کلام وقف کرنا لازم ہے تاکہ وصل سے کسی قسم کی قباحت نہ لازم آئے۔

ط یہ وقف مطلق کی علامت ہے، یہاں بوجہ ختم کلام وقف تام ہوتا ہے اس وجہ سے یہاں بھی وقف ضروری ہے تاکہ وصل سے اتصالِ کلام کا التباس نہ لازم آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج یہ وقف جائز کی علامت ہے اس پر بوجہ تفہیم معنیٰ اور تحسین قرارت وقف مستحسن ہے۔ مذکورہ مواقع وہ ہیں جو انفصالِ کلام کو مقتضی ہیں، اور قاری وقف کا مکلف ہے آگے وہ مواقع ذکر کیئے جاتے ہیں جہاں قاری کو اختیار ہے۔

ز یہ وقف مجوز کی علامت ہے اس پر وقف کی اجازت دی گئی ہے جبکہ وقف قوی جیم وغیرہ دور ہو کیونکہ یہ وقف ضعیف ہے۔

ص :۔ یہ وقف مرخص کی علامت۔ بوقت ضرورت (اتفاقاً یا اضطراراً) وقف کی اجازت دی گئی ہے، یہ بھی وقف ضعیف کی علامت ہے۔

ق :۔ یہ علامت قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ کی ہے اس پر وقف کر لیا گیا تو کوئی حرج نہیں، لیکن وقف ضعیف ہے۔

ك :۔ یہ علامت كَذٰلِكَ کی ہے، اگر یہ علامتِ وقف کے بعد ہو تو وقف کے حکم میں اور اگر علامت وصل کے بعد ہو تو وصل کے حکم میں ہے۔

قف :۔ یہ صیغہ امر نہیں بلکہ قَدْ يُوْقَفُ کا مخفف ہے اس پر وقف اختیاری بہتر نہیں ہے بعض قرآن مجید میں رموزِ اوقاف کے تحت اسے قِفْ بکسر القاف صیغہ امر بتلاتے ہیں جو غلط ہے۔ صل :۔ یہ قَدْ يُوْصَلُ کا مخفف ہے یہ بھی صیغہ امر نہیں ہے، اس پر بہ نسبت وقف کے وصل پسندیدہ ہے اور قف کا مقابل ہے، قفْ پر وقف راجح ہے اور صلْ پر وصل راجح ہے

صلے :۔ یہ اَلْوَصْلُ اَوْلٰى کا مخفف ہے لفظی تعلق کی وجہ سے یہاں وصل ہی کرنا چاہیئے۔

لا :۔ یہ لَا وَقْفَ عَلَيْهِ کا مخفف ہے اور وقف قبیح کی علامت ہے اس جگہ باقتضائے انتصالِ کلام وصل ضروری ہے، اس پر وقف ناجائز ہے۔

قلا :۔ یہ قِيْلَ لَا وَقْفَ عَلَيْهِ کا مخفف ہے اور وقف مختلف فیہ کی علامت ہے، یہاں وقف نہ کرنا بہتر ہے، مگر جن کے نزدیک وقف معتبر ہے ان کے نزدیک اعادہ نہ ہوگا۔

○ اس کو آیتِ لا کہتے ہیں اس پر آیت ہونے کی وجہ سے وقف جائز ہے البتہ محلِ وقف نہ ہونے کی بنا پر وصل بہتر ہے، لیکن وقف کے بعد اعادہ نہ ہونا چاہیئے۔

∴ ∴ ۔۔ یہ وقف معانقہ کی علامت ہے، قرآن مجید کے حاشیہ پر معانقہ کا مخفف مع لکھا رہتا ہے اور آیت کے درمیان میں دو جگہ تین تین نقطے بنے ہوتے ہیں جیسے لَا رَيْبَ ∴ فِيْهِ ∴ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وغیرہ، اس کا حکم یہ ہے کہ نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ورنہ درمیان والا کلمہ بے ربط ہو جائے گا) اور نہ دونوں جگہ وصل، (تاکہ تفہیم معنیٰ میں تکلف نہ ہو) بلکہ وصل اوّل وقف ثانی، یا وقف اوّل وصل ثانی کرنا چاہیئے۔

وقفہ:۔ یہ اَلْوَقْفُ مَعَ السَّکْتَ کا مخفف ہے، مطلب یہ ہے کہ جتنی تاخیر وقف میں ہوتی ہے اتنی ہی تاخیر کے ساتھ سکتہ کیا جائے، حقیقۃً یہ وقف نہیں بلکہ سکتۂ طویلہ ہے۔ یہ وہیں جائز ہے جہاں لکھا ہوا ہو لیکن اصل سکتہ جائز نہیں، اس پر وقف بھی جائز ہے لیکن وقفہ بہتر ہے

وَقْفُ النَّبِیْ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم:۔ یہ بھی قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا رہتا ہے یہاں وقف مستحب ہے اسلئے کہ درمیان آیت میں بھی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے گیارہ جگہوں پر وقف ثابت ہے۔

وقفِ مَنزل:۔ اس کو وقف جبریل بھی کہتے ہیں اس پر بھی وقف مستحب ہے۔ نزولِ قرآن کے وقت حضرت جبرئیلؑ نے جس جگہ وقف کیا ہے وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وقف فرمایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں وحی منقطع ہوئی ہے۔

وقفِ غفران:۔ یہ بھی قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا رہتا ہے، یہاں وقف سے معنیٰ کی وضاحت اور سامع پر بھی بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ یہاں وصل سے وقف بہتر ہے۔ **وقفِ کفران**:۔ یہ حاشیہ پر ایسی جگہ مرسوم ہوتا ہے۔ جہاں وقف کرنے سے خاص قسم کی قباحت پیدا ہوتی ہے جسے عربی داں ہی بخوبی سمجھ سکتا ہے بلکہ سامع اگر ایسے معنیٰ کا عقیدہ کرے تو موجب کفر ہے، لہٰذا ایسے موقع پر وقف نہ کرنا چاہیئے۔

تنبیہات وقف

۱ علامات وقف کی ترتیب اس کی قوت وضعف کے لحاظ سے ہے، سب سے قوی علامت مِیْم ہے اور سب سے ضعیف صَلْ ہے لہٰذا بلا ضرورت قوی کو چھوڑ کر ضعیف پر وقف مناسب نہیں ۲ آیت ○ پر جس کی علامت مرسوم ہوگی اس کا حکم ویسا ہی ہوگا، اور اگر کسی ایک جگہ کئی علامتیں ہوں تو ان میں سے قوی پر عمل کرنا چاہیئے ۳ علامتِ وصل صرف دو ہیں، ایک صَلے دوسرے لَا، لہٰذا ان پر وقف اختیاری جائز نہیں ۴ وقف کرنے کے بعد مابعد سے ابتدا ہی اصل ہے لہٰذا جن مواقع میں کسی حیثیت سے ابتدا ممکن تھی انھیں محل وقف میں شمار کرتے ہوئے مختلف قسم کی علامات بیان کر دی گئیں، لہٰذا علاماتِ وقف پر وقف کرنے کے بعد اعادہ جائز نہیں۔

(معمولی تغیر کے ساتھ رسالہ جامع الوقف اور النفحۃ العنبریہ سے ماخوذ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن عزیز کے متعلق مفید اعداد و شمار

مندرجہ ذیل اعداد و شمار "کاشف العسر" از حضرت قاری فتح محمد صاحب رحمہ اللہ پانی پتی اور "بستان المحدثین" از فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ سے ماخوذ ہیں۔ فائدہ حروف کے شمار کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے تلاوت کئے ہوئے حصہ کے ثواب کی مقدار کا پتہ چل جاتا ہے

سورتیں	۱۱۴	ب	۱۲۲۲۸
رکوعات	۵۴۰	ت	۱۱۹۹
آیات مدنی آخر	۶۲۱۴	ث	۱۲۷۶
آیات مکی	۶۲۲۱	ج	۳۲۷۳
آیات کوفی	۶۲۳۶	ح	۹۷۳
آیات بصری	۶۲۰۵	خ	۲۴۱۶
آیات شامی	۶۲۲۶	د	۵۶۴۲
کلمات	۷۷۴۳۹	ذ	۴۶۹۷
حروف	۳۲۳۶۷۱	ر	۱۱۷۹۳
زبر	۵۳۲۴۲	ز	۱۵۹۰
زیر	۳۹۵۸۲	س	۵۸۹۱
پیش	۸۸۰۴	ش	۲۲۵۳
مدات	۱۷۷۱	ص	۲۰۱۳
تشدیدات	۱۲۵۲	ض	۱۶۰۷
نقطے	۱۰۵۶۸۴	ط	۱۲۷۴
ا	۴۸۸۷۲	ظ	۸۴۲

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع	۹۲۲۰۰	ن	۲۶۵۶۰
غ	۲۲۰۸	و	۲۵۵۳۶
ف	۸۴۹۹	ہ	۱۹۰۷۰
ق	۶۸۱۳	لا	۳۷۲۰
ك	۹۵۲۲	ء	۴۱۱۵
ل	۳۴۳۲	ی	۲۵۹۱۹
م	۲۶۵۳۵		

ائمہ قراءاتِ عشرہ متواترہ اور انکے رُواۃ

	ائمہ		رُواۃ
۱	امام نافع مدنیؒ	قالونؒ	ورشؒ
۲	امام ابن کثیر مکیؒ	بزّیؒ	قنبلؒ
۳	امام ابوعمرو بصریؒ	دُوریؒ	سُوسیؒ
۴	امام ابن عامر شامیؒ	ھشامؒ	ابن ذکوانؒ
۵	امام عاصم کوفیؒ	شعبہؒ	حفصؒ
۶	امام حمزہ کوفیؒ	خلفؒ	خلّادؒ
۷	امام کسائی کوفیؒ	ابوالحارثؒ	دُوریؒ
۸	امام ابوجعفر یزید مدنیؒ	ابن وردانؒ	ابن جمّازؒ
۹	امام ابویعقوب حضرمیؒ	رُویسؒ	رَوحؒ
۱۰	امام خلف بزّار کوفیؒ	اسحٰق ورّاقؒ	ادریس ابن عبدالکریمؒ

ائمۂ قراءاتِ شاذہ اور انکے رُواۃ

۱۱	امام عبدالرحمٰن بن محیصن السہمیؒ	ابن شنبوذؒ	شبل بن عبادؒ
۱۲	امام یحییٰ الیزیدی بصریؒ	سلیمان بن الحکمؒ	احمد بن فرحؒ
۱۳	امام الحسن بصریؒ	ابونعیم شجاعؒ	ابوعمرو عیسیٰ الثقفیؒ
۱۴	امام سلیمان الاعمش کوفیؒ	محمد ابن احمد الشنبوذی	حسن بن سعید المطوعیؒ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قواعد التجوید

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی
صدر مدرس تجوید و قرآءت دارالعلوم دیو بند

قرآءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

قرآنِ عزیز جس عظمت و شان کے ساتھ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام تئیس برس کے عرصہ میں اُتارا گیا، اسی اہمیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کی قرارت، تلاوت اور حرفوں کی ادائیگی کا حکم بھی آیتِ شریفہ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○ (قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو) میں نازل فرمایا۔

اسی کے ساتھ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ (یعنی اللہ پسند کرتا ہے کہ قرآن اسی طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل کیا گیا۔

"تَجْوِيْد" دراصل قرآنِ عزیز کی "تَرْتِيْل" اور "ادائے کَمَآ اُنْزِلَ" کا نام ہے۔

ان مقاصد کے لیے جن اصول و قواعد کی پابندی ضروری ہے وہی ایک خاص ترتیب کے ساتھ اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں ــــــ یہ کتاب موجودہ دور کی اس ضرورت کو پورا کرنے کی ایک کوشش ہے کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن کے ساتھ ہی "تَجْوِيْد" سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشناس کرایا جائے تاکہ شروع ہی سے ترتیل اور ادا بر "كَمَا أُنْزِلَ" کی منزل کی طرف سفر آسان ہو جائے۔

اس کتاب میں بچوں کی نفسیات اور استعداد کو سامنے رکھ کر اختصار کے ساتھ سادہ اور سہل انداز میں تجوید کے اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

تشکر یہ مختصر رسالہ پہلی بار ۱۳۹۹ھ میں طبع ہوا۔ اس وقت راقم دیوبند کے قدیم خادم قرآن مدرسہ اصغریہ کے شعبۂ تجوید و قرأت سے متعلق تھا، خدمتِ قرآنی میں مدرسہ ہٰذا کی زرّیں تاریخ ہے، یہ رسالہ یہاں کے شعبۂ تصنیف و تالیف کی جانب سے طبع ہوا۔

اب جب کہ ۱۴۱۳ھ کا آغاز ہے اس کتاب کا یہ نواں عکسی ایڈیشن ہے، ملک سے باہر بھی متعدد بار چھپ چکا ہے نیز اس رسالے کے مختلف ترجمے اور اشاعت کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ، اللہ تعالیٰ اسے مزید نافع اور اس کی افادیت کو عام فرمائے آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

ابو الحسن اعظمی
خادم تجوید و قرأت دار العلوم دیوبند محرم ۱۴۱۳ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبادیِ تجوید

کسی علم کو شروع کرنے سے پہلے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہوتا ہے اس کو مبادی کہتے ہیں

علمِ تجوید: علمِ تجوید ایسے قوانین کے جاننے کو کہتے ہیں جن پر عمل کرنے سے قرآنی حروف ترتیل کے موافق ادا ہونے لگیں۔

موضوع: اس علم کا موضوع قرآن کے الفاظ اور حروفِ تہجّی ہیں، یعنی وہ حروف جن سے کلمات بنتے ہیں جو الگ پڑھے جاتے ہیں جیسے زید کہ زا، یا، دال سے بنا ہے۔

غرض: اس علم کی غرض یہ ہے کہ قرآنی حروف ٹھیک اسی طرح ادا ہونے لگیں، جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

حکم: تجوید کے ان ضروری قواعد کا جاننا، اور حاصل کرنا جن کے بغیر قرآنِ پاک کی صحت بقدرِ ضرورت ناممکن ہو، ہر شخص پر فرض ہے۔

ترتیل کی تعریف: ترتیل کہتے ہیں —— حرفوں کو صحیح مخارج اور تمام صفات (جن کا بیان آگے آئے گا) کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کرنا اور وقف اور ٹھہراؤ کے قواعد اور جگہوں کا پہچاننا۔

تجوید کے خلاف ادا ہونے کو لحن کہتے ہیں، لحن کے معنی غلطی کے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔

لحنِ جلی، یعنی ایسی بڑی اور کھلی ہوئی غلطی جسے تجوید کے جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں معلوم کر لیں، جیسے عَلِیْمٌ کی جگہ اَلِیْمٌ یا حَطَبَ کی جگہ حَتَبَ یا اَنْعَمْتَ میں تا پر پیش، یا زیر پڑھ دیا۔

لحنِ خفی، یعنی ایسی غلطی جسے تجوید کے نہ جاننے والے نہیں سمجھ پاتے، یہ حرفوں کو خوبصورت بنانے والی صفاتِ عارضہ کے چھوڑ دینے یا بے موقع ادا کرنے سے ہوتی ہے جیسے رَبَّ کی را کو پُر پڑھنے کے بجائے باریک پڑھ دیا، یا قَالُوْآ اٰمَنَّا میں واو کی آواز کو خوب بڑھا کر نہ ادا کیا۔ جلی اور خفی دونوں قسم کی غلطیوں سے بچتے ہوئے حرفوں کو ادا کرنا ہی صحیح تجوید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے' ارشاد ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ یعنی قرآن کو ترتیل ہی کے ساتھ پڑھو۔ اسی طرح تجوید کے قواعد کی پوری پوری رعایت کرتے ہوئے خوش آوازی سے پڑھنا مستحسن اور بہت ہی اچھا ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت ہی ترغیب دلائی ہے، ارشاد فرماتے ہیں۔ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ یعنی قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

واضح ہو کہ علمِ تجوید علومِ نقلیہ میں سے ایک مستقل علم ہے، اس کی صحت کا دار و مدار روایت و نقل پر ہے، اس لیے اس کے تمام قواعد کا روایت کے موافق ہونا ضروری ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدابِ تلاوت

(۱) پاک وصاف ہونا، (۲) باوضو ہونا، (۳) قرآنِ پاک پڑھتے وقت بہت ہی ادب کے ساتھ بیٹھنا (۴) قرآن شریف کے ساتھ رحل کا ہونا۔ (۵) قرآن پاک کے ساتھ جزدان کا ہونا (۶) تلاوت کے وقت باتیں نہ کرنا (۷) تلاوت کے وقت دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سناؤ کیا سناتے ہو (۸) سننے والا دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جا رہا ہے، اس کو بہت ہی غور سے سُنے (۸) قرآنِ پاک شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا مستحب اور سنت ہے، اسی طرح تلاوت کرتے کرتے اگر کوئی دنیاوی گفتگو ہو جائے تو پھر سے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھ لینا چاہیے۔

سورۃ توبہ کے علاوہ اگر کسی سورت سے تلاوت شروع کرے یا پڑھتے پڑھتے کوئی سورت شروع ہو جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ضروری ہے، درمیان سورت میں بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں، برکت کے واسطے پڑھ لینا بہتر ہے۔

شروع قرارت اگر شروع سورت سے ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ کو ملا کر یا الگ الگ پڑھنے میں اختیار ہے، اگر درمیانِ قرارت میں کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورت شروع ہو جائے تو چاہے ختم سورت اور بسم اللہ اور آنیوالی سورت سب کو ملا کر پڑھے یا سب کو الگ الگ، یا پہلی سورت کو ختم کر کے سانس توڑ دے۔ اور پھر بسم اللہ کو آنے والی سورت سے ملا کر پڑھے اس کے الٹے نا جائز ہے۔

اگر درمیان سورت سے قرآن شروع کرے تو اعوذ باللہ کو الگ کر کے پڑھے، ملا کر بھی پڑھ سکتا ہے مگر جب کہ شروع قرارت میں اللہ تعالیٰ کا کوئی صفاتی نام نہ ہو، یا ایسا لفظ نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہو جیسے اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی، هُوَاللّٰهُ، اِلَیۡهِ یُرَدُّ وغیرہ۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ اور بِسۡمِ اللّٰهِ کو چاہے آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے مگر زیادہ مناسب یہ ہے کہ قرارت کے تابع رہے، یعنی اگر قرارت بلند آواز سے ہو تو یہ بھی بلند آواز سے پڑھے جائیں اور اگر قرارت آہستہ سے ہو تو انھیں بھی آہستہ سے پڑھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف اور اُنکے مخارج

حرف انسان کی اس آواز کو کہتے ہیں جو ایک خاص انداز سے (جس کا ذکر آگے صفات کے بیان میں آئے گا) کسی جگہ پر ٹھہرے حرف اگر اپنی صحیح جگہ سے اور ٹھیک ٹھیک انداز پر نکل رہا ہو تو اس کو اصلی کہتے ہیں، اور اس کے خلاف ہو تو قرّاء کی بول چال میں فرعی کہتے ہیں۔

صحیح مذہب پر اصلی حروف کی تعداد انتیس ۲۹ ہے۔

مخارج جمع ہے مخرج کی، حرف کے ادا کرنے میں جس جگہ آواز ٹھہرتی ہے اس کو مخرج کہتے ہیں۔ ہر حرف کا الگ الگ مخرج بیان کرنا بہت دشوار ہے، اس لیے اصلی اور فرعی حروف کی خصوصیت کے بغیر ــــ مخارج کی تعداد خلیل ابن احمد بصریؒ کی تحقیق پر سترہ ۱۷ ہے، اور تقریبًا کل مخارج حلق زبان (یا منہ) اور ہونٹ کے مختلف حصّوں میں پائے جاتے ہیں۔

آواز چوں کہ سینے سے اٹھنے کے بعد سب سے پہلے حلق پھر زبان پھر ہونٹ سے گزر کر باہر ہوتی ہے اس لیے اسی ترتیب سے مخارج بیان کیے جاتے ہیں۔

حلق میں تین مخرج ہیں جن سے چھ حروف نکلتے ہیں:

۱ شروع حلق (سینہ کی طرف) سے ہمزہ ء اور ہا۔ ۲ بیچ حلق سے عین اور حا ۳ اخیر حلق سے غین اور خا نکلتے ہیں۔ ان چھ حرفوں کو حروفِ حلقیہ کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانتوں کا بیان

آگے بیان ہونے والے حرفوں میں سے اکثر حرفوں کے مخرج کے ساتھ دانتوں کا بھی تعلق ہے، اس لیے ضروری ہے کہ پہلے ان کے نام معلوم ہوں۔

اکثر آدمیوں کے بتیس[۳۲] دانت ہوتے ہیں، سولہ[۱۶] اُوپر سولہ[۱۶] نیچے، جن میں سے سامنے کے دو[۲] اوپر والوں کو ثنایا عُلیا اور دو[۲] نیچے والوں کو ثنایا سُفلیٰ کہتے ہیں۔ ثنایا سے ملے ہوئے چار[۴] دانت دو[۲] داہنے جانب ایک اوپر اور ایک نیچے، اسی طرح دو[۲] بائیں جانب ان کو رَباعی کہتے ہیں، اسی طرح رَباعی سے ملے ہوئے چار[۴] دانتوں کو انیاب کہتے ہیں۔

باقی بیس دانتوں کا مجموعی اور ایک نام اضراس ہے۔ جس کو ہندی میں ڈاڑھ کہتے ہیں۔ ان کے تفصیلی اور الگ نام یہ ہیں: انیاب سے ملے ہوئے چار[۴] دانت، اسی ترتیب سے ضواحک کہلاتے ہیں۔ ان کے بعد بارہ[۱۲] دانت چھ[۶] ایک طرف، تین[۳] اُوپر تین[۳] نیچے۔ اسی طرح چھ[۶] دوسری طرف، ان کو طواحن کہتے ہیں، آخر میں داہنے، بائیں، اُوپر نیچے کل چار دانت اور ہیں، جن کو نواجذ کہتے ہیں۔ یاد کی آسانی کے لیے نظم لکھی جاتی ہے ؎

ہے تعداد دانتوں کی کُل تیس[۳۰] اور دو[۲]
ثنایا ہیں چار[۴] اور رَباعی ہیں دو[۲] دو[۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں انیاب چار۴ اور باقی رہے بیس۲۰
کہ کہتے ہیں قرار اضراس انھیں کو
ضواحک ہیں چار۴ اور طواحن ہیں بارہ۱۲
نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

مزید آسانی کے لیے دانتوں کا نقشہ دیا جاتا ہے، اوپر کے سب دانتوں کے نام لکھ دیے گئے ہیں، نیچے کے دانتوں کو اسی سے سمجھ لیجیے:-

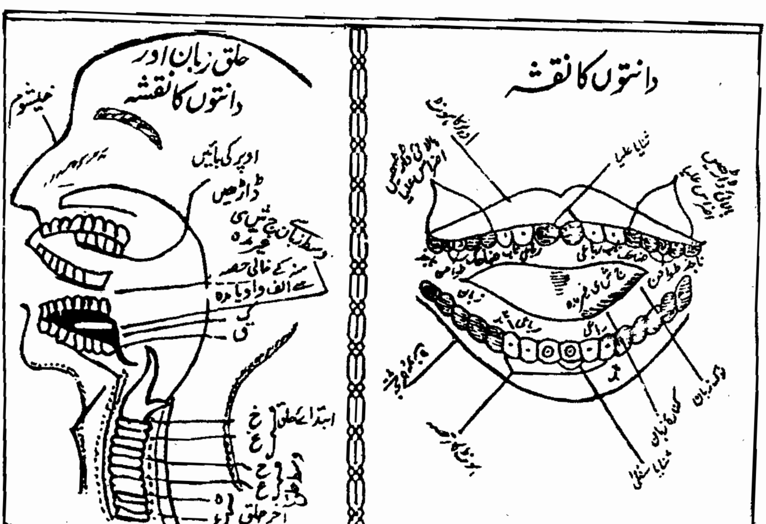

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ (زبان) میں

دس۱۰ مخرج ہیں جن سے اٹھارہ۱۸ حروف نکلتے ہیں

۱۔ زبان کی جڑ (کوّے کے پاس) اوپر کے تالو سے مل کر قاف ادا ہوتا ہے۔

۲۔ قاف کے مخرج کے بعد ہی سے کاف ادا ہوتا ہے۔

۳۔ زبان کا بیچ اوپر کے تالو سے مل کر جیم۔ شین، یا (غیر مدّہ) ادا ہوتے ہیں۔

۴۔ زبان کا کنارہ اوپر کی ڈاڑھوں سے مل کر ضاد ادا ہوتا ہے۔ بائیں طرف سے کچھ آسان ہے، یہ خالص عربی زبان کا سب سے مشکل حرف ہے، اس لیے اس کی تصیح میں پوری توجّہ اور مشق کی ضرورت ہے۔

۵۔ زبان کا کنارہ اور ضاحک، ناب، رباعی اور ثنایا کے مسوڑھے سے لاَم ادا ہوتا ہے۔ اکثر دائیں طرف سے نکلتا ہے۔

۶۔ زبان کی نوک اوپر کے مسوڑھے سے مل کر نونَ ادا ہوتا ہے۔

۷۔ زبان کی نوک پشت کی جانب اوپر کے تالو سے مل کر رَا ادا ہوتا ہے۔

۸۔ زبان کا کنارہ ثنایا علیا کی جڑ سے طاَ، دالَ، تاَ ادا ہوتے ہیں۔

۹۔ زبان کی نوک اور ثنایا علیا و سفلیٰ کی نوکوں سے مل کر زاَ، سین صاد ادا ہوتے ہیں۔

۱۰۔ زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے کنارے سے ثاَ، ذالَ، ظاَ ادا ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونٹ میں ۲ دو مخرج ہیں
جن سے چار حروف نکلتے ہیں

۱۵ ثنایا علیا کی نوک، نیچے کے ہونٹ کی تری والے حصے سے فا ادا ہوتا ہے۔ ۱۵ دونوں ہونٹ مل کر با، میم، واو (غیر مدہ) ادا ہوتے ہیں، ان تینوں حرفوں میں فرق یہ ہے کہ با دونوں ہونٹوں کی تری، اور میم دونوں ہونٹوں کی خشکی سے اور واو دونوں ہونٹوں کے کنارے ملنے اور بیچ کھلا رہنے سے نکلتے ہیں، منہ بند کرنے کے بعد ہونٹوں کا چھپا ہوا حصہ تری اور کھلا ہوا حصہ خشکی کہلاتا ہے۔

۱۶ سولہواں مخرج جوف ہے، ہونٹوں سے حلق تک منہ کے اندر کی خالی جگہ کو جوف کہتے ہیں۔ یہ مخرج تینوں حروف مدہ کا ہے۔

حروف مدہ تین ہیں۔ الف، اور جس واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو اور جس یا ساکن سے پہلے زیر ہو جیسے نُوْحِیْهَا وغیرہ

واو اور یا کی دوسری صورت یہ ہے کہ یہ ساکن ہوں اور ان سے پہلے زبر ہو جیسے خَوْف، صَیْف میں، اس صورت میں ان دونوں کو حرف لین کہتے ہیں، اور واو یا پر جب حرکت ہو تو اس صورت میں غیر مدہ کہلاتے ہیں جیسے وَاِذَا اور یَضْرِبُ میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف کے القاب

امام خلیل بن احمدؒ کے نزدیک حروف کے دس القاب ہیں:

۱۔ حلقیّہ :- یہ چھ حروف ہیں ھمزہ، ھا عین حا غین، خا۔

۲۔ لہویّہ :- یہ قاف اور کاف ہیں۔

۳۔ شجریّہ :- یہ جیم، شین، یا غیر مدّہ ہیں۔

۴۔ حافیہ :- یہ ضاد ہے۔

۵۔ طرفیہ (اور ذلقیہ) :- یہ لام، نون، را، ہیں۔

۶۔ نِطعیہ :- یہ طا، دال، تا ہیں۔

۷۔ اَسَلِیّہ (اور صفیریّہ) :- یہ زا، سین، صاد ہیں۔

۸۔ لِثویّہ :- یہ ثا، ذال، ظا ہیں۔

۹۔ شفویہ :- یہ فا، با، میم، واو غیر مدّہ ہیں۔

۱۰۔ جوفیّہ۔ (اور ہوائیہ) :- یہ تینوں حروف مدّہ ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف اور ہمزہ میں فرق

الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہے کہ الف کلمہ کے شروع میں نہیں آتا اور ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور اس سے پہلے ہمیشہ زبر ہی ہوتا ہے اس کی ادائیگی میں جھٹکا نہیں ہوتا جیسے نَاسِ وغیرہ اور ہمزہ شروع کلمہ میں بھی آتا ہے، جیسا کہ بیچ اور آخر میں آتا ہے۔ اور متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی اور اس سے پہلے تینوں حرکتیں آتی ہیں اور سکون کی حالت میں جھٹکے سے ادا ہوتا ہے۔ جیسے اُولٰٓئِكَ، اَءُنْزِلَ، مِنَ السَّمَآءِ، بَدَاْنَا، مُؤْصَدَةٌ

١٧ سترہواں مخرج خیشوم یعنی ناک کا بانسہ ہے۔ یہاں سے غنّہ ادا ہوتا ہے یہ حرف فرعی ہے۔

حرف کو ادا کرتے وقت آواز اگر پوری طرح کسی ایک متعین جگہ نہ ٹکتی ہو تو ایسا حرف فرعی کہلاتا ہے، ایسے حروف پانچ ہیں ١ وہ ہمزہ جس کو تسہیل اور نرمی سے پڑھا گیا ہو۔ ٢ وہ الف جس میں امالہ کیا گیا ہو۔ الف کو یاءِ مجہول سے بدل کر پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں جیسے بڑے اور کنارے میں یا۔ ٣ وہ الف جو پُر پڑھا جاتا ہے۔ ٤ باریک (یا پُر) پڑھی جانیوالی رَا (جمہور کے نزدیک را میں تفخیم یعنی پُر پڑھنا اصل ہے) ٥ وہ غنہ جو نون اور میم میں ادغامِ ناقص یا اخفاء کی حالت میں ادا ہوتا ہے (اخفاء، ادغام کا بیان آگے آئے گا)

مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اس کو ساکن یا مشدد کریں پھر اس سے پہلے زبر والا ہمزہ لا کر ادا کریں، اگر اس حرف کی ادائیگی میں آواز اسی جگہ بند ہوئی جس کا بیان اوپر مخارج میں ہوا تو سمجھیے کہ صحیح ہے ورنہ غلط۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات کا بیان

محقّقین فرماتے ہیں کہ حروف کے پرکھنے کے لیے مخارج ترازو کی طرح اور صفات کسوٹی کی طرح ہیں۔ تو جس طرح بلا مخرج سے ادا کیے ہوئے حرف نہیں نکل سکتا اسی طرح بلا صفات کے حرف کامل اور پورا نہیں ہو سکتا، اس لیے مخارج کا جاننا جتنا ضروری ہے، اتنا ہی صفات کا معلوم کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لیے صفات کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

صِفت: حرف کی حالت کو کہتے ہیں، یعنی جس انداز سے حرف ادا ہوتا ہے اسی انداز کا نام صفت ہے۔ مثلاً سختی، نرمی بلندی، پستی، پُر ہونا، باریک ہونا وغیرہ۔

صفات سے فائدہ:۔ یہ ہے کہ ایک مخرج سے کئی کئی حرف نکلنے والے آپس میں ایک دوسرے سے جدا اور الگ ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح اہلِ عرب عموماً حرفوں کو مخارج اور صفات سے ادا کرتے ہیں اسی طرح حروف بے تکلّف صحیح ادا ہونے لگتے ہیں۔

صفاتِ لازمہ

صفت کی دو قسمیں ہیں: ایک **لازِمہ** جو حرف کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہے اس طرح پر کہ اگر وہ صفت نہ ادا ہو تو وہ حرف ہی نہ رہے، مثلاً طا میں پُر ہونے کی صفت لازمی ہے اگر یہ نہ ادا ہو گی تو طا تا سے بدل جائے گا۔ وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری عارضہ، جو کسی دوسرے حرف کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے، اگر یہ صفت نہ ادا ہو تو حرف تو وہی رہے مگر اس کی خوب صورتی ختم ہو جائے جیسے مدّ، ادغام، اخفا وغیرہ (جن کا بیان آگے آئے گا)

پہلی قسم کی مشہور صفات سترہ ہیں، جن میں سے دس صفتیں ایسی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں، ان کو مُتَضَادَّہ کہتے ہیں، صفاتِ لازمہ متضادّہ کو مع ان کے حروف کے بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ ھَمْس:۔ اس کے معنی کم زوری اور پستی کے ہیں، یہ صفت دس حرفوں میں پائی جاتی ہے، جن کا مجموعہ یہ ہے فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ، ان حرفوں کو اس طرح ادا کیا جائے کہ آواز کمزور اور پست ہو، تاکہ سانس جاری رہ سکے، جیسے یَذْھَثْ کی ثا، ان حرفوں کا صفاتی نام مَھْمُوسَہٗ ہے۔

ان کے علاوہ باقی انیس ۱۹ حروف میں اس کی ضد پائی جاتی ہے جس کا نام جَھْر ۲ ہے، اس کے معنی قوت اور بلندی کے ہیں، اس کے حروف کو مَجْھُورَہْ کہتے ہیں۔ ان کو مضبوطی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے تاکہ سانس کا جاری ہونا بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی بلندی ہو، جیسے مَأْکُوْل کا ہمزہ۔

۳۔ شِدّت:۔ اس کے معنی سختی کے ہیں، یہ آٹھ حرفوں میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ ہے، ان کو حروفِ شدیدہ کہتے ہیں۔ ان کو اتنی قوت اور سختی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے کہ آواز بند ہو جائے، جیسے اَحَدُ کی دال، ان کے علاوہ باقی اکیس حرف میں اس کی ضد پائی جاتی ہے جس کا نام ۴۔ رِخْو ہے، اس کے معنی نرمی کے ہیں، اس کے حروف کو رخوہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں، جو نہایت نرم اور کمزور ادا کیے جاتے ہیں"۔ اس طرح کہ آواز جاری رہے، جیسے مَعَایِشَ کی شین۔

لِنْ عُمَرُ کے پانچ حروف ایسے ہیں جن میں نہ تو پوری سختی ہے اور نہ پوری نرمی، اس صفت کو توسّط اور حروف کو متوسّطہ کہتے ہیں۔ یہ الگ سے کوئی صفت نہیں ہے بلکہ شدّت اور رِخوت کے قائم مقام ہے۔

۵۔ اِسْتِعْلا:۔ اس کے معنی بلندی کے ہیں، یہ صفت سات۷ حرفوں میں پائی جاتی ہے، جن کا مجموعہ خُصَّ، ضَغْطٍ، قِظْ ہے۔ ان کو حروفِ مُسْتَعْلِیَہْ کہتے ہیں، ان کی ادا میں زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف اٹھ جائے، جس سے یہ حروف پُر ہو جائیں جیسے بِغَافِلٍ کی غینَ۔ باقی بائیس۲۲ حروف میں اس کی ضد۔

۶۔ اِسْتِفَال:۔ پائی جاتی ہے، اس کے معنی پستی کے ہیں اس کے حروف کو مُسْتَفِلَہْ کہتے ہیں، ان کی ادا میں زبان کی جڑ کو اوپر نہ اٹھنا چاہیے، تاکہ باریک رہیں، جیسے ذٰلِكَ کی ذال۔

۷۔ اطبَاق:۔ اس کے معنی ڈھانپنے کے ہیں، یہ چار حروف صَ، ضَ، طَ، ظَ میں پائی جاتی ہے، ان کو حروفِ مُطْبَقَہْ کہتے ہیں۔ انھیں اس طرح ادا کیا جائے کہ بیچ زبان تالو کو ڈھانک لے جس سے یہ حروف خوب پُر ہو جائیں، ان چاروں حرفوں میں پُر ہونے کی ۲دو صفتیں پائی جاتی ہیں جیسے طَاغُوْت کی طَا، باقی پچیس۲۵ حرفوں میں اس کی ضد اِنْفِتَاح۸ پائی جاتی ہے۔ اس کے معنی کھلنے کے ہیں۔ اس کے حروف کو منفتحہ کہتے ہیں۔ ان کی ادا میں بیچ زبان کو تالو سے جدا رہنا چاہیے، جیسے فَاصْبِرْ کی بَا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ اِذْلَاق :- اس کے معنیٰ تیزی کے ہیں، اس کے چھ حروف ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبٍّ ہے، ان کو جلدی اور آسانی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، جیسے پھسلن جگہ سے آسانی اور جلدی سے کوئی چیز پھسل جاتی ہے، جیسے مَالِكِ کی میم۔ باقی تیئیس ۲۳ حروف میں اس کی ضد اِصْمات پائی جاتی ہے جس کے معنیٰ روکنے اور خاموش کرنے کے ہیں، یعنی ان کے حروف کو نہایت جماؤ اور مضبوطی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، ان کو حروفِ مُصْمِتَۃ کہتے ہیں جیسے مَالِكِ کا کاف۔

سات صفات غیر متضادّہ یہ ہیں :-

۱ صفیر :- اس کے معنیٰ ہیں ہونٹوں سے سیٹی بجانا، یہ صفت تین حروف صادؔ، زاؔ، سینؔ میں پائی جاتی ہے، مطلب یہ ہے کہ ان کی ادا میں ایک تیز آواز سیٹی کی طرح نکلے، مگر حد سے زیادہ نہ ہو جیسے وَالصّٰٓفّٰتِ۔

۲ تَفَشِّی :- اس کے معنی ہیں پھیلنا، یہ صفت شینؔ میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ادا میں آواز منہ میں پھیل جائے مگر اوپر نہ چڑھے جیسے نَشَآءُ۔

۳ اِسْتِطَالہ :- اس کے معنیٰ درازی اور لمبائی کے ہیں یہ ضادؔ کی صفت ہے، اس کی ادا میں آواز دراز ہوتی ہے، کیوں کہ اس کا مخرج لمبا ہے جیسا کہ مخرج کے بیان میں گزرا جیسے مِنْ فِضَّۃٍ اس میں آواز کو دیر تک چکر دینا، یا دالؔ پڑھنا یا ظاؔ پڑھنا غلط ہے، اس کی صحت کسی ماہر اور مشاق قاری سے ضرور کرنی چاہیے۔

۴ تکریر :- اس کے معنیٰ لوٹانے کے ہیں، یہ صفت راؔ کی ہے، راؔ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ادا کرتے وقت زبان میں ایک طرح کی کپکپاہٹ ہوتی ہے جس سے پوری طرح قرار اور جماؤ نہیں ہوتا جس سے بے احتیاطی میں کئی "را" ہو سکتی ہیں، اس لیے اس میں کچھ قوت ہوتی ہے جیسے الرّحمٰن کی "را"، اس صفت سے نہ تو بالکل بچیں اور نہ حد سے زیادہ کریں بلکہ احتیاط کے ساتھ اس کو ادا کریں۔

۵۔ قَلْقَلَہ:۔ اس کے معنیٰ ہیں حرکت دینا اور آواز نکالنا، قلقلہ کی صفت قُطْبُ جَدٍّ کے پانچ حروف میں پائی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب یہ حروف (خاص کر) ساکن ہوں تو ان کے مخرج میں آواز سختی کے ساتھ حرکت کرے اور آواز لوٹتی ہوئی نکلنی چاہیے۔ مگر اس کی احتیاط رہے کہ حرف نہ تو متحرک ہونے پائے اور نہ مشدّد جیسے فَلَقْ کا قاف، یہ حروف جب متحرک ہوتے ہیں تو بھی یہ صفت ادا ہوتی ہے مگر حرکت کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی، اس صفت کا اظہار وقفی سکون میں زیادہ ہوتا ہے۔

۶۔ لِیْن:۔ لین کے معنیٰ نرمی کے ہیں، حرفِ لین کا بیان مخرج کے بیان میں گزر چکا ہے۔ اس کے حروف کو بہت نرمی سے ادا کرنا چاہیے، جیسے صَیْف اور خَوْف میں یا اور واو۔

۷۔ اِنْحِرَاف:۔ اس کے معنی جھکنے اور پھرنے کے ہیں، یہ لام اور را کی صفت ہے۔ ایک کی ادا میں آواز کا جھکاؤ دوسرے کے مخرج کی طرف ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی یہ جھکاؤ زیادہ ہو جاتا ہے تو جلدی میں ایک دوسرے سے بدل جاتا ہے جیسا کہ بعض بچوں سے ہو جاتا ہے کہ وہ روٹی کو لوٹی کہہ دیتے ہیں۔

صفاتِ لازمہ کا بیان ختم ہوا، واضح ہو کہ مخارج اور صفات ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل تجوید ہیں، بچّوں کو چاہیے کہ ان صفات کو استاذ سے سمجھ کر پڑھیں اور حروف میں جاری کرنے کی کوشش کریں۔

صفاتِ متضادّہ میں سے ہر حرف میں پانچ صفتوں کا پایا جانا ضروری ہے، غیر متضادّہ میں سے دو صفت سے زیادہ کسی حرف میں نہیں پائی جاتیں، اس طرح حروف کی تین قسمیں ہو گئیں۔

۱ پانچ صفتوں والے حروف پندرہ[۱۵] ہیں جو فحثہ، خُکّتُ، اَمْنَعَ ذَاظغَ میں جمع ہیں۔ ۲ چھ صفات والے تیرہ[۱۳] حروف یہ ہیں: زَسَصْ شَلْ وَیَ ضَ قُطْبُ جَدٍّ ۳ سات صفات والا حرف صرف را ہے۔

جہر، شدّت، اِستعلاء، اطباق، اِصمات، متضادّہ میں سے اور غیر متضادہ میں سوائے لین کے سب قوی صفات ہیں، ـــــ باقی ضعیف ہیں، قوت اور ضعف کے لحاظ سے حروف کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱ قوی حروف یہ صَدُغَ رِجزٌ میں جمع ہیں۔

۲ سب سے زیادہ قوت والے ضَقْ طَظْ کے حروف ہیں۔

۳ ضعیف حروف لِیثُوسٌ میں جمع ہیں ۴ سب سے زیادہ ضعف والے فمَنْ حَشَّہٗ ہیں۔ ۵ درمیانی درجے کے حروف عَذَّبَتُ اَخَاكَ میں جمع ہیں۔

جب حروف مخرج میں ایک ساتھ ہوں گے تو ان میں پہچان اور جدائی صفت کے ذریعہ ہو گی، اور جب صفات میں ساتھ ہوں گے تو مخرج کے ذریعہ ان میں جدائی ہو گی، ایسے حروف ث، ح، ہ، ت ك، ن، م، ج، د ہیں کہ یہ صفات لازمہ میں ایک ساتھ ہیں مگر مخرج سب کا الگ الگ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفاتِ عارضہ کا بیان

پُر اور باریک ہونے کے اعتبار سے حروف کی تین قسمیں ہیں:

ع۱ ہمیشہ ہر حال میں پُر ہونے والے، یہ حروف مُسْتَعْلِیَہ ہیں۔

ع۲ ہمیشہ باریک پڑھے جانے والے مُسْتَفِلَہ کے اٹھارہ حروف ہیں جو الف، رَآ، لاَمِ اللہ اور وَآو مدّہ کے علاوہ ہیں۔

ع۳ کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جانے والے ایسے حروف الف اور (صاحبِ نہایتہ کی رائے کے مطابق واو مدّہ) لاَمِ اللہ اور رَآ ہیں۔

الف جب پُر حرف کے بعد ہوگا تو پُر ہوگا ورنہ باریک، الف کی مثال عَصَا اور مَالٌ (واو مدّہ کی مثال طُوْرٌ اور صُوْدٌ کا واو)

لاَم، لفظِ اللّٰہ کا پُر ہوتا ہے جبکہ اس سے پہلے زبر یا پیش ہو، جیسے فَقَالَ اللّٰہ، رَسُوْلُ اللّٰہِ وغیرہ، اور زیر ہو تو یہ بھی باریک جیسے بِسْمِ اللّٰہِ وغیرہ۔

رَا پر زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے رِجَالٌ اگر زیر امالہ کی وجہ سے ہو تو بھی باریک ہوگی جیسے مَجْرٖیھَا۔

رَا پر زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے، رَبَّ، رُبَمَا۔

رَآ ساکن ہو تو اس کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں، ع۱ رَآ ساکن سے پہلے زیرِ اصلی ہو ع۲ رَآ اور زیر دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں۔ ع۳ ایسی رَآ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اسی کلمہ میں کوئی پُر حرف نہ ہو جیسے فِرْعَوْن اگر ایسی نہ ہو تو پُر ہو گی اس کی اتنی صورتیں ہیں رآ ساکن سے پہلے زبر ہو جیسے فَرْدًا پیش ہو جیسے قُرْآن، رآ ساکن سے پہلے زیرِ عارضی ہو جیسے اِرْجِعُوْا وغیرہ ، رآ ساکن سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو، جیسے اَلَّذِی ارْتَضٰی وغیرہ۔ رآ ساکن سے پہلے زیرِ اصلی ہو، ایک کلمہ میں ہو مگر اس کے بعد پُر حرف اسی کلمہ میں ہو جیسے مِرْصَادًا وغیرہ ، مگر لفظ فِرْقٍ کی رآ کو جس طرح چاہے پڑھ لے۔

اگر رآ ساکن سے پہلے بھی ساکن ہو (ایسا وقف کی حالت میں ہوتا ہے) تو اب اس سے پہلے دیکھا جائے گا، اگر زبر یا پیش ہو تو پُر ہو گی جیسے اَلْفَجْر اور عُسْر اور زیر ہو تو باریک ہو گی جیسے اَلسِّحْر اور رآ ساکن سے پہلے ساکن اگر یا ہو تو رآ باریک ہو گی جیسے خَیْر

خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار حروف	ہیئت رسمیہ	اسمائے حروف	صفات محلیہ	مخارج	صفات لازمہ: متضادہ					صفات لازمہ: غیر متضادہ	صفات عارضہ
۱	ا	الف و الف آن	جوفیہ	جوف	مجہورہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	مدیہ	مدیہ، جمالہ، مرققہ، مفخمہ
۲	ء	ہمزہ	حلقیہ	اقصیٰ حلق	مجہورہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ، مسہلہ
۳	ھ	ہار			مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ
۴	ع	عین		وسط حلق	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ
۵	ح	حار			مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ
۶	غ	غین		ادنیٰ حلق	مجہورہ	رخوہ	مستعلیہ	منفتحہ	مصمتہ		مفخمہ
۷	خ	خار			مہموسہ	رخوہ	مستعلیہ	منفتحہ	مصمتہ		مفخمہ
۸	ق	قاف	لہاتیہ	اعلیٰ اقصیٰ لسان مع اوپر کا تالو	مجہورہ	شدیدہ	مستعلیہ	منفتحہ	مصمتہ	مقلقلہ	مفخمہ، مدغمہ
۹	ک	کاف		ادنیٰ اقصیٰ لسان مع اوپر کا تالو	مہموسہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ
۱۰	ج	جیم	شجریہ	وسط زبان مع اوپر کا تالو	مجہورہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	مقلقلہ	مرققہ
۱۱	ش	شین			مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	متفشیہ	مرققہ
۱۲	ی	یار			مجہورہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	لینیہ، مدیہ	مرققہ، مدیہ
۱۳	ض	ضاد	حافیہ	حافہ لسان مع اضراس علیا	مجہورہ	رخوہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ	مستطیلہ	مفخمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴	ل	لام	ذلقیہ	ادنیٰ حافہ لسان مع مسوڑھے کے جو اسکے محاذی ہے	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	منحرفہ	مغلظہ، مدغمہ
۱۵	ن	نون		سرا زبان مع مسوڑھے کے	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	مغناۃ	مرققہ، مخفاۃ، مدغمہ
۱۶	ر	را		سرا زبان اور کچھ پشت مع اوپر کا تالو	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	منحرفہ، مکررہ	مرققہ
۱۷	ط	طا	نطعیہ	سرا زبان مع جڑ ثنایا علیا	مجہورہ	شدیدہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ	مقلقلہ	مفخمہ
۱۸	د	دال			مجہورہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	مقلقلہ	مرققہ، مدغمہ
۱۹	ت	تا			مہموسہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ، مدغمہ
۲۰	ص	صاد	اسلیہ	طرف لسان مع طرف ثنایا علیا و سفلیٰ	مہموسہ	رخوہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ	صفیریہ	مفخمہ
۲۱	س	سین			مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ
۲۲	ز	زا			مجہورہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ
۲۳	ظ	ظا	لثویہ	طرف لسان مع طرف ثنایا علیا	مجہورہ	رخوہ	مستعلیہ	مطبقہ	مصمتہ		مفخمہ
۲۴	ذ	ذال			مجہورہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ، مدغمہ
۲۵	ث	ثا			مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ		مرققہ، مدغمہ
۲۶	ف	فا	شفویہ	ثنایا علیا کا سرا اور نیچے کے ہونٹ کی تری	مہموسہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ		مرققہ
۲۷	و	واو		دونوں ہونٹ ناتمام مل کر بیچ کھلا رہ کر	مجہورہ	رخوہ	مستفلہ	منفتحہ	مصمتہ	مدیہ، لینیہ	مرققہ، مدیہ
۲۸	ب	با	شفویہ	دونوں ہونٹوں کی تری	مجہورہ	شدیدہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	مقلقلہ	مرققہ، مدغمہ
۲۹	م	میم		دونوں ہونٹوں کی خشکی	مجہورہ	متوسطہ	مستفلہ	منفتحہ	مذلقہ	مذلقہ	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدّ کا بیان

مَدّ کے معنیٰ کھینچنے اور بڑھانے کے ہیں، یعنی حروفِ مدّہ کو ان کی اصلی مقدار (جو ایک الف ہے) سے زیادہ ضرورت کے موافق بڑھانا حروفِ مدّہ کے بعد جب ہمزہ یا سکون آئے یا حروفِ لین کے بعد صرف سکون آئے تو حروفِ مدّہ میں مدّ ہوگا۔

مدِّ متصل و مدِّ منفصل

ہمزہ آنے کی دو۲ صورتیں ہیں، ایک۱ یہ کہ ہمزہ اور حرفِ مد دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے جَآءَ، سُوْٓءَ، جِیْٓءَ، ایسے مَد کو مدّ متصل کہتے ہیں، دوسرے۲ یہ کہ حرف مد پہلے کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے قَالُوْٓا اٰمَنَّا، اِنَّآ اَنْزَلْنَا، فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ، ایسے مد کو مدِّ منفصل کہتے ہیں، ان دونوں مدوں میں ڈ۲ و الف سے چار الف کی مقدار تک مد ہوتا ہے، اس مقدار کو توسُّط کہتے، ایک الف کی مقدار پہچاننے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کھُلی ہوئی انگلی کو بند کریں یا بند اُنگلی کو کھول لیں، درمیانی انداز پر۔ مگر یہ ایک تخمینہ اور اندازہ ہے، اَصل دار و مدار کسی ماہر استاذ سے سننے پر ہے۔

سکون

سکون کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک۱ یہ کہ اصلی ہو یعنی جب سے وہ لفظ بنایا گیا ہے جب ہی سے وہ سکون ہے ـــــ دوسرے۲ یہ کہ پہلے سے تو نہ ہو بعد میں وقف اور ٹھہراؤ کی وجہ سے پڑھنے میں وہ سکون آگیا ہو، اس کو سکون عارضی کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدِّ لازم

اگر حرفِ مد کے بعد سکون اصلی ہو جیسے آٰلْـٰٔنَ وغیرہ تو ایسے مد کو مدِّ لازم کہتے ہیں، پھر مدِّ لازم کی چار قسمیں ہیں، پہلی یہ کہ سکون خالص ہو اور یہ سکون اور حرفِ مدّہ دونوں ایک کلمہ کے اندر ہوں جیسے آٰلْـٰٔنَ تو اس کو مدِّ لازم کلمی مخفّف کہتے ہیں (کلمہ میں آنے کی وجہ کر کلمی اور صرف سکون ہونے کی وجہ سے مُخفّف کہتے ہیں) دوسری یہ کہ یہ سکون خالص نہ ہو بلکہ تشدید کے ساتھ ہو، اور کلمہ میں ہو جیسے دَآبَّةٍ صَآخَّةٍ اس کا نام مدِّ لازم کلمی مثقّل ہے (مثقل بمعنیٰ مشدّد) تیسری یہ کہ سکونِ خالص حروفِ مقطعات میں سے کسی حرف میں ہو، جیسے نٓ وَالْقَلَمِ صٓ وَالْقُرْاٰنِ۔ اس کو مدِّ لازم حرفی مخفّف کہتے ہیں، چوتھی یہ کہ یہ سکون تشدید کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مقطعات میں سے کسی حرف میں ہو جیسے الٓمّٓ کے لام میں، اس کا نام مدِّ لازم حرفی مثقّل ہے (حروف مقطّعات میں ہونے کی وجہ سے حرفی کہتے ہیں) مدِّ لازم کی چاروں قسموں میں تین الف سے پانچ الف کی مقدار تک مد ہوتا ہے، اس کو طول کہتے ہیں۔ (پانچ الفی طول بہتر ہے)

حروفِ مقطّعات

مقطعات وہ حروف ہیں جو الگ الگ پڑھے جاتے ہیں اور قرآنِ پاک کی انتیس [29] سورتوں کے شروع میں آتے ہیں، اور یہ کل چودہ [14] ہیں جن کا مجموعہ طُرُقٌ سَمِعَكَ النَّصِيحَةُ ہے۔

مدِّ عارض

اگر حرفِ مد کے بعد سکون عارضی ہو جیسے تُكَذِّبَانِ ٥ نَسْتَعِيْنُ ٥ يَعْلَمُوْنَ ٥ تو اس کو مدِّ عارض کہتے ہیں۔

اس مد میں طول بھی ہوتا ہے جس کی مقدار تین الف ہے، اور توسّط بھی جس کی مقدار دو الف ہے اور مد نہ کرنا بھی جائز ہے جس کو قصر کہتے ہیں، قصر کی مقدار ایک الف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدِّلین لازم حرفِ لین کے بعد سکون اگر لازمی ہو جیسے عٓیٓن سورۂ مریم و شوریٰ کے شروع میں تو اس کو مدّلین لازم کہتے ہیں۔
اس مد میں طول، توسّط، قصر تینوں جائز ہیں، طول اولیٰ اور بہتر ہے اور قصر ضعیف ہے۔

مدِّلینِ عارض حرفِ لین کے بعد سکون اگر عارضی ہو جیسے خَوْف۔ صَیْف تو اس کو مدِّلین عارض کہتے ہیں، اس میں بھی مد کی تینوں وجہیں جائز ہیں اور مقداریں بھی ان کی وہی ہیں جو مدِّ عارض میں گزریں مگر مدِ عارض اور لینِ عارض میں یہ فرق ہے کہ مد عارض میں طول بہتر ہے پھر توسّط کا درجہ ہے اس کے بعد قصر ہے اور لینِ عارض میں اس کے الٹے ہے۔

مدِ متصلِ وقفی مد کے دونوں سبب یعنی ہمزہ اور سکون کے اکٹھا ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایسے مدِ متصل پر وقف کیا جائے جس کے ہمزہ پر دوزبر والی تنوین نہ ہو جیسے یَشَآءُ، اَلسُّوٓءُ، بَرِیٓءٌ۔ اس کو مدِ متصل وقفی کہتے ہیں، اس میں پانچ الف والا طول بھی کر سکتے ہیں، مگر سکونِ عارض کا خیال کر کے قصر ناجائز ہے، کیوں کہ قصر کی صورت میں عارضی سبب یعنی سکون کا تو لحاظ ہوگا اور اصلی سبب یعنی ہمزہ متصل کا بیکار کر دینا لازم آئیگا۔ اور یہ جائز نہیں۔

تنبیہ: ــــــــ ایک طرح کی کئی مدیں جمع ہوں تو سب میں ایک ہی مقدار اختیار کرنا چاہیے۔ کمی بیشی بہتر نہیں، اور کئی قسم کی مدیں جمع ہوں تو قوی میں ضعیف سے زیادہ مقدار رہنی چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار، ادغام، اخفاء

اور

قلب کا بیان

اظہار اظہار کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں، یہاں معنیٰ یہ ہے کہ حرف کو اسکے اصلی مخرج اور تمام لازمہ صفات سے غنّہ کے اظہار کے بغیر ادا کرنا۔

نونِ ساکن یا تنوین (تنوین پڑھنے میں نون ساکن ہی کی طرح ہوتی ہے اس لیے اس کا بھی حکم وہی ہے) کے بعد اگر حروفِ حلقیہ میں سے کوئی حرف آئے جیسے اَنْعَمْتَ، عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وغیرہ تو نون اور تنوین کو بغیر غنّہ کے پڑھا جائے گا، جس کو اظہار کہتے ہیں۔ میمِ ساکن کے بعد اگر با اور میم کے علاوہ کوئی حرف آئے تو میم ساکن میں اظہار ہوگا یعنی بلا غنّہ کے ادا کی جائے گی۔ جیسے اَمْ كَانَ وغیرہ۔

لامِ تعریف (جو لفظ کے شروع میں آتا ہے) کے بعد اگر اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ، عَقِيْمَهٗ میں سے کوئی حرف آئے تو لامِ تعریف کا اظہار ہوگا جیسے اَلْاَحَدُ وغیرہ۔

ان چودہ ۱۴ حرفوں کو حروف قمریّہ کہتے ہیں:

ادغام ادغام کے معنی ملانے کے ہیں، یہاں معنی ہیں، دو کلموں کے دو حرفوں کو اس طرح ملا دینا کہ پڑھنے میں ایک مشدد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف ہو جائیں، اگر ایک حرف کے بعد پھر وہی حرف آجائے اور پہلا ساکن ہو تو ادغام ہوگا جیسے قُلْ لَّکُمْ وغیرہ، اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں۔

اور اگر ایسے دو حروف اکٹھا ہوں کہ دونوں کا مخرج ایک ہو تو بھی ادغام ہوگا جیسے قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ، اِذْ ظَّلَمُوْا وغیرہ، اس کو ادغامِ متجانسین کہتے ہیں، اور اگر دونوں حروف ایسے اکٹھا ہوں جن کا مخرج قریب قریب ہو تو بھی ادغام ہوگا، جیسے اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ وغیرہ۔ اس کو ادغامِ متقاربین کہتے ہیں۔

ادغام میں اگر پہلے حرف کی کوئی صفت باقی نہ رہے بلکہ بالکل دوسرے حرف کی طرح ادا ہو تو اس کو ادغامِ تام کہتے ہیں، اور اگر پہلے حرف کی کوئی صفت باقی رہے تو ادغامِ ناقص کہتے ہیں۔

نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کا ادغام ہوگا جیسے مَنْ یَّاْتِ ان میں سے حروف یَنْمُوْ میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا اور رَا، لَام میں بلا غنّہ۔

میم ساکن کے بعد اگر میم آئے تو میم کا غنّہ کے ساتھ ادغام ہوگا جیسے اَمْ مَّنْ اَسَّسَ

الف لام تعریف (جو لفظ کے شروع میں آتا ہے) کے بعد اگر ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن میں سے کوئی حرف آئے تو لام کا ادغام ہوگا جیسے اَلتَّوَّابُ وغیرہ، ان چودہ حرفوں کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔

اخفاء

اخفاء کے معنی چھپانے کے ہیں، نون ساکن یا تنوین کا اخفاء غنّہ کے ساتھ ہوگا، جب کہ اس کے بعد ان حروف ت، ث، ج د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک میں سے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف آئے یعنی نون کی صفت غنہ کی آواز کو بعد والے حرف کے مخرج میں چھپا کر ادا کریں جیسے اِنْ کَانَ، اَنفُسَكُمْ عَلِيمٌ قَدِيْرٌ وغیرہ۔

میم ساکن کا اخفاء مع الغنّہ یہ اس وقت ہوگا جب اس کے بعد بآ آئے جیسے اَمْ بِہٖ اس وقت میم کو اس کے مخرج سے کمزور ادا کیا جائیگا

قلب

قلب (یا اقلاب) کے معنی پلٹنے کے ہیں، یہاں معنی ہیں ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف لانا۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد بآ آئے تو نون ساکن یا تنوین کو میم ساکن سے بدل کر اخفاء اور غنّہ کے ساتھ پڑھیں گے، اس کو قلب یا اقلاب کہتے ہیں۔ جیسے مِنْ بَعْدِ صُمٌّ بُكْمٌ اس وقت جو میم بدل کر آئی ہے اس کو اس کے مخرج سے کم زور ادا کریں گے۔

نونّ، میمّ مشدّد ہوں تو، ان میں غنّہ ضروری ہے، اب تک جہاں جہاں غنّہ بتایا گیا ہے سب میں غنّہ کی مقدار ایک الف ہے، غنہ کے معنی ہیں ناک میں آواز لے جانا۔

روایت کی شرط کے ساتھ دو حرفوں کے درمیان مخرج کی دوری کی وجہ سے اظہار ہوتا ہے، اور مخرج میں ایک ہوں یا قریب ہوں تو یہ وجہ ہے ادغام کی، اور کچھ دوری اور کچھ نزدیکی کی وجہ سے اخفاء ہوتا ہے روایت کی شرط اس لیے لگائی گئی کہ کبھی ایسا ہوگا کہ سبب تو موجود ہوگا مگر روایت کے نہ ہونے کی وجہ سے عمل اس کے خلاف ہوگا۔ جیسے هُمْ فِيهَا وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ اور اُس کے احکام

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔ وصلی[۱] جو کسی لفظ کے ملنے سے گر جاتا ہے قطعی[۲] اور اصلی جو ایسا نہ ہو۔ ہمزہ قطعی پوری قوت اور سختی سے ادا کیا جاتا ہے، اسی طرح جب دو ہمزے اکٹھے ہوں تو تحقیق اور سختی کے ساتھ بغیر کسی تغیر کے اپنے اپنے مخرج سے صاف ادا کیے جائیں گے، سوائے لفظ ءَاَعْجَمِیٌّ وَعَرَبِیٌّ کے کہ اس کے دوسرے ہمزے کو نرمی سے ادا کرنا واجب ہے، اس کو تسہیل کہتے ہیں۔

اسی طرح تین الفاظ اور ہیں جو چھ جگہوں میں ہیں آلذَّكَرَيْنِ سورۂ انعام میں دو جگہ آلْـٰٔنَ دو جگہ سورہ یونس میں آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ ایک جگہ سورۂ یونس میں اور آللّٰهُ خَيْرٌ ایک جگہ سورۂ نمل میں، اس کے دوسرے ہمزے میں تسہیل اور ابدال دونوں جائز ہیں، مگر ابدال بہتر ہے یعنی ہمزہ کو الف سے بدل دینا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اجتماعِ ساکنین

دو ساکن کے اکٹھا ہونے کو اجتماعِ ساکنین کہتے ہیں، اگر دو ساکن دو کلمے میں ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ پہلے ساکن کو زیر دیا جائے گا۔ جیسے لِمَنِ الْمُلْكُ ، بِزِيْنَةِنِ الْكَوَاكِبِ وغیرہ، مگر اس قاعدے سے چند حروف الگ ہیں، وہ یہ ہیں مِنْ (اس کو مِن جارہ کہتے ہیں) کا نون (جب کہ اس کے بعد لامِ تعریف ہو) اور الٓمّٓ اللّٰهُ کی دوسری میم (وصل کی حالت میں) ان دونوں کو زبر کی حرکت دی جائے گی۔ جمع کی میم۔ جیسے ھُمْ، کُمْ اور اَنْتُمْ اور واوِ لین کو اگر فعل میں ہو تو پیش کی حرکت دی جائے گی۔ میم جمع کی مثال بِهِمُ الْاَسْبَابُ، عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ، وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وغیرہ۔ واوِ لین کی مثال وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ، وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ اور اگر پہلا ساکن حرفِ مدہ ہو تو گر جائے گا۔ جیسے قَالُوا الْحَمْدُ رَبَّنَا السَّمَآءَ فِي الْاَرْضِ وغیرہ دو ساکن ایک کلمے کے اندر اکٹھا ہوں اور پہلا ساکن حرفِ مدہ نہ ہو ایسا صرف وقف کی حالت میں ہوتا ہے، وصل میں جائز نہیں جیسے اَلْاَمْرْ، عُسْرْ وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکات، سکون اور
تشدید کی ادائیگی کا طریقہ

واضح ہو کہ کلمات کی بناوٹ میں حروف کے لیے حرکات یعنی زبر زیر پیش اور سکون اور تشدید بھی ضروری ہوتی ہیں، اس لیے حروف کی طرح ان کا صحیح ادا کرنا بھی ضروری ہے، حروفِ مدہ کی نصف مقدار حرکات کی مقدار ہوتی ہے یعنی زبر الف کا نصف، پیش واؤ مدہ کا نصف، زیر یاءِ مدہ کا نصف ہے۔ اس مقدار میں کمی اور زیادتی بالکل درست نہیں کیونکہ کمی سے حرکات ناقص ہو جائیں گی۔ اور زیادتی سے حروف بن جائیں گی۔ ان تینوں حرکات کی ادا کا طریقہ الگ ہے، زبر کی ادا میں منہ پورا کھل جائے اور اس کے ساتھ ساتھ آواز بھی پورے طور پر سیدھی اور کھلی ہوئی ہو، اور زیر میں آواز پوری طرح پست ہو یاءِ مدہ کی بُو دے کر پڑھنا چاہیے، اور پیش میں دونوں ہونٹ اچھی طرح گول ہو جائیں، واؤ مدہ کی بو دے کر پیش ادا کرنا چاہیے، اب اگر اس کے خلاف آواز اِدھر اُدھر گئی خاص طور پر پیش اور زیر میں اگر کچھ منہ کھل گیا تو پیش، زیر، مجہول ہو جائیں گے جیسا کہ عام طور پر لوگ مجہول ہی پڑھتے ہیں، یہ طریقہ عربی اور تجوید کے بالکل خلاف ہے، عربی میں نہ کوئی حرف مجہول ہے اور نہ کوئی حرکت۔

سُکُون: حرکت کی ضد ہے، حرکت میں آواز جاری رہتی ہے اور سکون میں بند ہو جاتی ہے۔ ساکن حرف کا سکون پورا ادا ہونا چاہیے، اس میں ذرا بھی حرکت نہ ہو ورنہ سکون حرکت کے مشابہ ہو جائے گا

تشدید: کی ادا میں تاخیر اور دیر دو حرفوں کی ادائیگی سے کچھ کم ہوتی ہے۔ اور خوب مضبوطی سے ادا کی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقف

واضح ہو کہ ترتیل جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسی وقت مکمّل ہو سکتی ہے جب کہ حروف کو تجوید سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ وقف اور ٹھہراؤ میں وقف کے مواقع اور اس کے قواعد کی بھی رعایت کرے، علم وقف ترتیل ہی کا دوسرا حصّہ ہے، جس آیتِ شریفہ سے علمِ تجوید کا وجوب ثابت ہے، اسی سے علمِ وقف کا وجوب بھی ثابت ہے، وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا کی تفسیر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ سے فرماتے ہیں، علمِ تجوید سے اگر حروفِ قرآنی کی صحّت ہوتی ہے تو علمِ وقف سے قرآن کی معرفت حاصل ہوتی ہے، اگرچہ قرارت میں اَصْلُ وَصْل ہے لیکن ہر قاری کو قرارت کی حالت میں وقف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے وقف سے متعلّق ضروری اور مختصر باتیں لکھی جاتی ہیں۔

وقف کے معنیٰ ٹھہرنے اور رُکنے کے ہیں، یہاں معنیٰ ہیں، کلمہ کے آخر میں (آگے پڑھنے کے ارادے کے ساتھ) سانس توڑنے کو وقف کہتے ہیں، وقف آخر کلمہ پر ہوتا ہے، بیچ میں وقف نہ کرنا چاہیے۔
وقف صحیح ہونے کی تین۳ شرطیں ہیں:

۱۔ جس کلمہ پر وقف کرنا ہو اس کے آخری حرف پر اگر حرکت ہو تو اسکو ساکن کر دیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ گول تا ہو تو ہا سے بدل دیا جائے۔
۳۔ دو زبر کی تنوین ہو تو الف سے بدل دیا جائے اور سانس توڑ دیا جائے۔ وقف میں اگر ان میں سے کسی بات کے خلاف ہوگا تو وقف صحیح نہ ہوگا۔

قاری کے حال اور ضرورت کے اعتبار سے وقف کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ وقف اختیاری، یعنی وقف اپنے اختیار اور ارادے سے ہو۔ یہ وقف آیت یا علامتِ وقف (جن کا بیان ابھی آئے گا) ہی پر کرنا چاہیے۔

۲۔ وقف اضطراری، یعنی سانس تنگ ہو جانے سے یا کسی اور عذر سے وقف ہو جائے۔

۳۔ وقف اختباری، یعنی تعلیم یا امتحان اپنا مقصود ہو۔

اَدَا اور اس کی کیفیت کے اعتبار سے وقف کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ اِسکان، اس کے معنیٰ ہیں سکون دینا یعنی آخری حرف جس پر وقف کر رہے ہیں اگر متحرک ہے تو اس کو بالکل ساکن پڑھنا۔ یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے۔

۲۔ اِشمام، اس کے معنیٰ سونگھنے سُنگھانے کے ہیں، یہاں معنی ہیں آخر حرف پر وقف کرتے وقت اس کو بالکل ساکن کرنے کے بعد ہونٹوں سے اشارہ کر دینا، اشمام صرف پیش کی حرکت میں ہوتا ہے، جب کہ اصلی ہو۔

۳۔ رَوم، اس کے معنیٰ ہیں ارادہ کرنا، چاہنا، یہاں معنیٰ ہیں، وقف میں آخر حرف کی حرکت کو تہائی حرکت کی مقدار بہت ہلکا ادا کرنا کہ قریب والا سُن سکے۔ یہ پیش اور زیر دونوں میں ہوتا ہے۔ جبکہ اصلی ہوں۔

معنیٰ اور محل کے اعتبار سے وقف اختیاری کی چار قسمیں ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ایسی جگہ وقف کرنا جس میں پہلے کلام کا بعد والے کلام سے کوئی تعلق نہ ہو، یہ اکثر آیات میں ہوتا ہے جیسے نَسْتَعِیْنُ ۝ وغیرہ۔ اس کو وقفِ تام کہتے ہیں۔

۲۔ اگر پہلے کلام کا بعد والے کلام سے معنیٰ کے اعتبار سے تعلق ہو۔ لفظ کے اعتبار سے نہ ہو جیسے یُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ اکثر آیت پر بھی ہوتا ہے اور بلا آیت بھی، جیسے لَا رَیْبَ فِیْهِ اس کو وقف کافی کہتے ہیں، ان دونوں قسموں کا حکم یہ ہے کہ وقف کرنے کے بعد لوٹانے کی ضرورت نہیں، بعد سے ابتدا کی جائے۔

۳۔ اگر پہلے کلام کا بعد والے کلام سے صرف لفظی تعلق ہے تو اُس کو وقفِ حَسَن کہتے ہیں۔ یہ اکثر آیات کے علاوہ پایا جاتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اِیَّاكَ نَعْبُدُ۔ اور کبھی آیت پر بھی۔ جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر آیت پر وقف نہ ہو تو معنیٰ کے لحاظ سے وقف والے کلمہ سے یا اس سے پہلے والے کلمہ سے لوٹایا جائے، اور اگر آیت پر ہے تو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

۴۔ ایسی جگہ وقف کرنا جہاں بعد والے کلام سے لفظی اور معنوی دونوں قسم کا تعلق ہو، کسی ناتمام کلمہ پر وقف ہو، جیسے، اَلْحَمْدُ، مَالِكِ وغیرہ، یا کسی ایسی جگہ وقف کرنا جہاں مراد اور صحیح معنیٰ کے خلاف کا وہم اور شبہ پیدا ہو جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖ، فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ وَاللّٰهُ۔ اس کو وقفِ قبیح کہتے ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر وقف اضطراری ہو سکتا ہے، یعنی مجبورًا وقف کیا جاتا ہے۔ مگر وقف ہونے کے بعد مناسب جگہ سے اعادہ واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِعَادَہ ، کہتے ہیں وقف کے بعد ضرورت کے مطابق ایک دو کلمہ ما قبل سے لوٹانا، اعادہ کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے کلام کا لوٹا ہوا سلسلہ پھر جڑ جاتا ہے۔

اگر ایسی جگہ وقف کیا جائے جہاں علامات وقف ○ م، ط، ج ز، ص، لا، قف، ق وغیرہ میں سے کوئی علامت ہو تو اب لوٹانے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر بغیر علامت کے یا کسی علامتِ وصل پر وقف ہوا ہو جیسے لاَ، صلے تو لوٹانا چاہیے۔

چند علاماتِ وقف جو ابھی ذکر کی گئیں ان میں ایک دوسرے سے قوی اور بہتر ہونے کی ترتیب وہی ہے جو بیان میں ہے۔

مَنْ لَّمْ یَعْرِفِ الْوَقْفَ لَمْ یَعْرِفِ الْقُرْاٰنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتہ

سانس توڑے بغیر آواز بند کر کے تھوڑا ٹھہر جانے کو سکتہ کہتے ہیں، سکتہ میں آواز بند ہونے کی مقدار وقف سے کم ہوتی ہے مگر اتنی کم بھی نہیں کہ سُننے والے کو پتا ہی نہ چلے

سکتہ کی علامت سؔ ہے، اگر سکتہ کرتے وقت وقف سے زیادہ دیر ہو گئی تو یہ سکتہ ناجائز ہوگا، سکتہ بھی وقف ہی کی قسم میں سے ہے، اس لیے جو شرطیں وقف کی صحت کے لیے بیان ہوئیں وہی اس کی بھی ہیں، یعنی متحرک کو ساکن کرنا اور دو زبر کی تنوین کو الف سے بدلنا، دو پیش اور دو زیر کی تنوین کو حذف کر دینا چاہیے۔

سکتہ وہیں صحیح ہے جہاں ثابت ہو، حفصؒ کی روایت میں چار سکتے واجب ہیں: سورۂ کہف میں لفظ عِوَجًا پر۔ سورۂ یٰسین میں مِنْ مَّرْقَدِنَا پر۔ سورۂ قیامہ میں قِيْلَ مَنْ پر، سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ پر اور چار جگہ جائز ہیں۔

۱ سورۂ اعراف میں دو جگہ ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا پر، ۲ اور أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا پر۔ ۳ سورۂ یوسف میں أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا پر۔ ۴ سورۂ قصص میں يُصْدِرَ الرِّعَاءُ پر، ان کے علاوہ ہر حرفِ ساکن پر سکتہ ہو جانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُکوت

وقف کے بعد قرآن ہی کے متعلّق کسی ضرورت سے ابتداء کرنے میں جو تاخیر ہو اس کو سکوت کہتے ہیں۔ مثلاً قاری تجوید، قرارت کے کسی مسئلہ کی طرف متوجّہ ہو جائے یا کسی آیت کی تفسیر بیان کرنے لگے (بشرطیکہ وعظ مقصود نہ ہو) اسی طرح مشق کرتے کراتے وقت سننے سنانے کی وجہ سے درمیانِ قرارت میں جو تاخیر ہو یا پڑھتے پڑھتے دیر تک کھانسی آتی رہی یا بھول جانے پر قرآن مجید دیکھنے کے لیے دوسری جگہ جانے کی ضرورت پڑی، اسی طرح درمیان میں کسی لڑکے پر پڑھنے کے لیے تنبیہ کی ضرورت پیش آئے۔

سکوت میں بھی وقف کی طرح ارادۂ قرارت اور ابتدا ضروری ہے۔ پس اگر ابتداء نہ کی گئی یا ذہن کسی اور طرف منتشر ہو گیا یا قرارت کا ارادہ ہی ختم ہو گیا تو سکوت نہ ہوگا، کلامِ اجنبی اور قرارت کے منافی چیزوں سے سکوت کا حکم ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا اس کے بعد ابتدا کرتے وقت اِستعاذہ کرنا چاہیے۔ سکوت کے توقّف اور تاخیر کی اگرچہ کوئی حد نہیں بشرطیکہ ذہن نہ منتشر ہو پھر بھی بہت دیر تک سکوت مناسب نہیں، اس لیے کہ وقف اور سکوت سے قرارت افضل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطع

وقف کرنے کے بعد پھر نہ پڑھنے کو قطع کہتے ہیں قطع بھی وقف کی قسم میں سے ہے، اس لیے یہ بھی تمام احکام میں وقف ہی کی طرح ہے۔ قطع کی دو۲ قسمیں ہیں:۔ حقیقی۱، اتفاقی۲، قرارت کا ختم کر دینا مقصود ہو تو حقیقی کہتے ہیں، قرارت کے وقت کوئی اَمر مانع ہو تو اس کو اتفاقی کہتے ہیں۔ قطعِ اتفاقی کے بعد پھر قرارت کا ارادہ ہو تو ابتدا استعاذہ سے کرنا چاہیے۔

قطع کے دو۲ مواقع ہیں جن کی پابندی آسانی سے ممکن ہے۔ اوّل رکوع، دوسرے۲ آیت، لہٰذا اس کی پابندی ضروری ہے۔ آیت کے درمیان یا وقف کی علامت پر قطع جائز نہیں، قطع کے وقت صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وغیرہ الفاظ کہنا بہتر ہے تاکہ سُننے والے کو قرارت کا انتظار نہ رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرقات

سورۂ بقرہ میں یَبۡصُطُ اور سورۂ اعراف میں بَصۡطَۃً صاد سے لکھے ہوئے ہیں مگر ان کو سین سے پڑھنا چاہیے، سورۂ طور میں اَلۡمُصَیۡطِرُوۡنَ کو صاد اور سین دونوں سے پڑھنا جائز ہے۔ اَنَا (ضمیر متکلم) کا الف جہاں بھی آئے، اور سورہ کہف میں لٰکِنَّا ھُوَ اللّٰہُ اور سورۂ احزاب میں اَلظُّنُوۡنَا، اَلرَّسُوۡلَا، اَلسَّبِیۡلَا اور سورۂ دہر میں سَلٰسِلَا اور پہلا قَوَارِیۡرَا ان سب کے الف وقف کی حالت میں پڑھے جائیں گے، وصل میں نہیں مگر سَلٰسِلَا کا الف وقف میں بھی حذف کرنا جائز ہے۔

اور ان سورتوں میں لفظ ثَمُوۡدَا کا الف اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوۡدَا کَفَرُوۡا سورۂ ہود میں، ثَمُوۡدَا وَاَصۡحٰبَ الرَّسِّ سورۂ فرقان میں، ثَمُوۡدَا وَقَدۡ تَّبَیَّنَ لَکُمۡ سورۂ عنکبوت میں، ثَمُوۡدَا فَمَاۤ اَبۡقٰی سورۂ نجم میں۔ ایسے ہی ان الفاظ کے لا کا الف لَاِلَی اللّٰہِ تُحۡشَرُوۡنَ سورۂ آل عمران میں وَلَاۤ اَوۡضَعُوۡا سورۂ توبہ میں اَوۡلَاۤ اَذۡبَحَنَّہٗ سورۂ نمل میں لَاِلَی الۡجَحِیۡمِ سورۂ صٰفّٰت میں لَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ سورۂ حشر میں۔ اور لَنۡ نَّدۡعُوَا، لِتَتۡلُوَا، لِنَبۡلُوَا، لِیَرۡبُوَا، اَوۡ یَعۡفُوَا میں واؤ کے بعد الف نہ وقف میں پڑھے جائیں گے اور نہ وصل میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبیر کا بیان

تکبیر کے معنیٰ ہیں اللہ اکبر کہنا، اس سے پہلے تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا اور تکبیر و تہلیل کے بعد تحمید یعنی وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا بھی ثابت ہے، تکبیر کے پورے الفاظ اب یہ ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ!

تکبیر کل قرار سے مسنون ہے اور (قراء سبعہ میں سے ایک امام) عبداللہ ابن کثیرؒ کو ان کے شیوخ سے روایتہً پہنچی ہے، اس لیے ان کے نزدیک مروی بھی ہے، تکبیر کے کئی اسباب منقول ہیں، جن میں مشہور یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انگور کا ایک خوشہ، پوری طرح موسم شروع ہونے سے پہلے پیش کیا گیا، آپؐ نے جب اس کے کھانے کا ارادہ فرمایا تو ایک سائل نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بہتر دی ہوئی چیز میں سے مجھ کو بھی دو، آنحضورؐ نے وہ خوشہ سائل کو دے دیا۔ پھر ایک صحابی رضؓ نے وہ خوشہ اس سائل سے خرید کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوبارہ پیش کیا، اس کے بعد وہی سائل پھر آیا اور سوال کیا، آنحضورؐ نے وہ خوشہ پھر اس کو دے دیا پھر کسی اور صحابی رضؓ نے اس خوشہ کو اس سائل سے خرید کر آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کیا، اس کے بعد پھر وہی سائل حاضر ہوا اور سوال کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جھڑکا، اس کے بعد آپؐ کے پاس وحی آنے کا سلسلہ بارہ ۱۲ دن (بقول ابن جریجؒ) یا پندرہ ۱۵ دن (بقول ابن عباسؓ) یا چالیس ۴۰ دن (بقول ابنِ مقاتلؒ) تک بند رہا۔

بعض نے دوسرے اسباب بتلائے ہیں، بہر حال وحی رُک جانے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آپؐ کو بڑا غم ہوا، دشمن خوش ہو کر طعنہ زنی اور بدگوئی کرنے لگے، یہاں تک کہ ابولہب برسرِ مجلس کہتا تھا کہ اَنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَہٗ رَبُّہٗ وَقَلٰی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے خدا نے چھوڑ دیا اور ناخوش ہوگیا) اور ابولہب کی ایک بیوی (اُمِّ جمیل) بڑی بے شرمی اور مذاق سے آپؐ کی خدمت میں آکر بولی مَا اَرٰی شَیْطَانَکَ اِلَّا قَدْ تَرَکَکَ (یعنی تیرا شیطان (نعوذباللہ) جو تیرے پاس آتا تھا وہ تجھ کو چھوڑ کر چلا گیا۔)

کفّار و مشرکین کی ان باتوں سے آپؐ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی اور آپؐ وحی کا انتظار فرماتے رہتے تھے، جب بہت زیادہ غم ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کفّار کی یہ غمناک باتیں بیان فرمائیں، اسی حالت میں سورۂ وَالضُّحٰی نازل ہوئی۔

جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سورۂ وَالضُّحٰی لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ نے حضرت جبرئیل کی قرأت کے بعد اور اپنی قرارت سے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔

آپؐ نے یہ تکبیر کفّار کی تکذیب اور وحی کے انتظار کی تصدیق کے لیے پڑھی، اور فرمایا کہ وَالضُّحٰی کے اخیر سے وَالنَّاسِ کے آخر تک ہر سورۃ کے آخر پر تکبیر پڑھو، یا اس وجہ سے آپؐ نے تکبیر پڑھی کہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا اظہار فرمایا ہے، خاص طور پر آیت وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ؀ ترجمہ:۔ اور عنقریب تمہارا پروردگار تمھیں وہ کچھ عطا کرے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

اس میں جس عظیم ترین نعمت کا وعدہ فرمایا ہے اس کے شکریہ کے طور پر آپؐ نے فرطِ مسرّت سے تکبیر پڑھی۔

یا اس وجہ سے آپؐ نے تکبیر پڑھی کہ وَالضُّحٰی کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آپؐ کے پاس آئے تھے، جس سے متأثر ہو کر آپؐ نے اللہ اکبر کہا۔

تکبیر سورۂ ضُحٰی کے آخر سے وَالنَّاس کے آخر تک ہے (علّامہ دانی رح وغیرہ)

سورۃ کے آخر، تکبیر، بسم اللہ اور دوسری سورۃ کی ابتداء سے ملا کر اور الگ الگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کے اعتبار سے آٹھ صورتیں نکلتی ہیں جن میں سے سات جائز اور ایک آٹھویں ناجائز ہے، سب کی تفصیل یہ ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف اللہ اکبر لکھا جائے گا۔

۱۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ فصلِ کل

۲۔ فَحَدِّثْ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرْ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ ۝ فصل اول ودوم وصلِ سوم

۳۔ فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ وصلِ کل

۴۔ فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرْ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ، الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ وصلِ اول فصلِ دوم، وصل سوم

۵۔ فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرْ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ وصلِ اول فصل دوم وسوم

۶۔ فَحَدِّثْ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ فصلِ اول وصل دوم وسوم

۷۔ فَحَدِّثْ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ فصلِ اول وصلِ دوم، فصل سوم

۸۔ (ناجائز وجہ) فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ وصل اول ودوم فصلِ سوم

ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ کا تعلق حقیقتاً شروع سورۃ سے ہے اور اس صورت میں بسم اللہ کا تعلق ختم سورۃ سے ظاہر ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحال المرتحل

حال کہتے ہیں منزل پر آنے والے کو، اور مُرتحِل کہتے ہیں کوُچ کرنے والے کو، یعنی جب پڑھنے والا قرآنِ پاک ختم کر چکے تو پھر فوراً ہی دوسرا قرآنِ پاک شروع کر دے۔ حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بہترین عمل کون سا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا— حال مرتحِل۔ لوگوں نے پوچھا حال مُرتحل کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ قرآن کا پڑھنے والا ہے کہ جب ایک قرآن ختم کر دے تو دوسرا شروع کر دے، اس کو ایسے مسافر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو سفر سے فارغ ہو کر اپنے مقام پر پہنچ جائے اور پہنچنے کے بعد جلد ہی دوسرے سفر کی تیّاری کر کے روانہ ہو جائے۔

حضرت عبداللہ ابنِ کثیر مکی رحؒ سے بطریقِ درباس مروی ہے (حضرت درباس، حضرت ابنِ عبّاس رضؓ سے یہ حضرت اُبیّ بن کعبؓ سے یہ نبی کریم علیہ السّلام سے) کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سورۃ وَالنّاس پڑھ کر قرآنِ پاک ختم کرتے تو پھر سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھتے، اس کے بعد ختم قرآن کی دعا فرما کر اٹھتے تھے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ کلیہ

جب کسی لفظ کو اَللّٰہُ یا اَلْحَمْدُ یا اَلْیَوْمُ کے ساتھ یا آنے والے الفاظ کیساتھ ملانا چاہو تو ان لفظوں کے شروع کے ہمزہ کو نہ پڑھو بلکہ پہلے لفظ کا آخر حرف اگر متحرک غیر منوّن ہو تو اس کو مابعد کے ساتھ ملا کر پڑھو اور اگر متحرک منوّن ہو تو آخر حرف کو ایک حرکت پڑھو اور دوسری حرکت کو نون مکسور مابعد سے ملا کر پڑھو اور اگر ساکن ہو تو حسب قاعدہ اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ اس کو حرکت دے کر یا گرا کے مابعد سے ملا کر پڑھو۔

وہ الفاظ جن کے شروع کا ہمزہ دوسرے کلمہ کے ملنے سے حذف ہو جاتا ہے

حالت وصل	پارہ مع رکوع	حالت وصل	پارہ مع رکوع	حالت وصل	پارہ مع رکوع
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ	سورۃ فاتحہ	فَتِیْلَا نِ انْظُرْ	پ۵ ع۴	سَبِیْلَا نِ اتَّخَذُوْا	پ۹ ع۷
نَسْتَعِیْنُ اهْدِ نَا	"	ثَلٰثَةُ نِ انْتَهُوْا	پ۶ ع۳	لَا یَفْقَهُوْنَ الْاٰنَ	پ۱۰ ع۵
خَیْرًا نِ اهْبِطُوْا	پ۱ ع۴	اَلَّا تَعْدِلُوْا اعْدِلُوْا	پ۶ ع۵	فٰسِقُوْنَ اشْتَرَوْا	پ۱۰ ع۱۰
یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ	پ۲ ع۱	الطَّعَامَ انْظُرْ	پ۶ ع۱۴	یُؤْفَکُوْنَ اتَّخَذُوْا	پ۱۰ ع۱۱
فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ	پ۲ ع۶	عَلِیْمُ نِ اعْلَمُوْا	پ۷ ع۳	حَکِیْمُ نِ انْفِرُوْا	پ۱۰ ع۱۲
الظّٰلِمِیْنَ الشَّهْرُ	پ۲ ع۸	مُشْرِکِیْنَ انْظُرْ	پ۷ ع۹	مُجْرِمِیْنَ الْمُنٰفِقُوْنَ	پ۱۰ ع۱۵
شَدِیْدُ الْعِقَابِ اَلْحَجُّ	پ۲ ع۹	بِهِ انْظُرْ	پ۷ ع۱۱	اَلِیْمُ نِ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ	پ۱۰ ع۱۶
حَکِیْمُ نِ الطَّلَاقُ	پ۲ ع۱۳	بَعْضِ نِ انْظُرْ	پ۷ ع۱۴	الْفٰسِقِیْنَ اَلْاَعْرَابُ	پ۱۱ ع۱
هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	پ۳ ع۲	مُتَشَابِهِ نِ انْظُرُوْا	پ۷ ع۱۶	الْعَظِیْمُ التَّائِبُوْنَ	پ۱۱ ع۱۳
حَمِیْدُ نِ الشَّیْطٰنُ	پ۳ ع۵	یَعْلَمُوْنَ اتَّبِعْ	پ۷ ع۱۹	مُبِیْنِ نِ اقْتُلُوْا	پ۱۲ ع۱۳
عَذَابَ النَّارِ الصّٰبِرِیْنَ	پ۴ ع۱	لِلْمُؤْمِنِیْنَ اتَّبِعُوْا	پ۸ ع۶	اَلْحٰکِمِیْنَ ارْجِعُوْا	پ۱۳ ع۴
فَیَکُوْنُ الْحَقُّ	پ۳ ع۱۴	بِرَحْمَةِ نِ ادْخُلُوْا	پ۸ ع۱۳	الرّٰحِمِیْنَ اذْهَبُوْا	پ۱۳ ع۲
شُهَدَاءَ نِ الرِّجَالُ	پ۵ ع۲	الْعٰلَمِیْنَ ادْعُوْا	پ۸ ع۱۴	وَعُیُوْنِ نِ ادْخُلُوْهَا	پ۱۴ ع۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت وصل	پارہ مع رکوع	حالت وصل	پارہ مع رکوع	حالت وصل	پارہ مع رکوع
لِاَنْعُمِهٖ اجْتَبٰهُ	پ۱۴ ع۲۲	تَفْرَحُوْنَ ارْجِعْ	پ۱۹ ع۱۸	لَا تُبْصِرُوْنَ اصْلَوْهَا	پ۲۷ ع۳
يَخْتَلِفُوْنَ اُدْعُ	پ۱۴ ع۲۲	مِنَ الْاٰمِنِيْنَ اُسْلُكْ	پ۲۰ ع۷	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ	پ۲۷ ع۸
مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ	پ۱۵ ع۲	الْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ	پ۲۰ ع۱۶		
مَحْظُوْرًا اُنْظُرْ	پ۱۵ ع۲	لِلْمُؤْمِنِيْنَ اُتْلُ	پ۲۱ ع۱		
مُقْتَدِرًا اَلْمَالُ	پ۱۵ ع۱۸	السَّبِيْلَ اُدْعُوْهُمْ	پ۲۱ ع۱۷	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الرَّحْمٰنُ	پ۲۷ ع۱۱
الْعُلٰى الرَّحْمٰنُ	پ۱۶ ع۱۰	رَحِيْمًا نِ النَّبِىُّ	پ۲۱ ع۱۸	الْبَيَانَ الشَّمْسُ	پ۲۷ ع۱۱
الْكُبْرٰى اِذْهَبْ	پ۱۶ ع۱۰	رَاسِيٰتٍ نِ اعْمَلُوْا	پ۲۲ ع۸	فٰسِقُوْنَ اعْمَلُوْا	پ۲۷ ع۱۱
اَخِى اشْدُدْ	پ۱۶ ع۱۱	الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا	پ۲۲ ع۱۸	الْجَحِيْمِ اعْلَمُوْا	پ۲۷ ع۱۹
لِنَفْسِىْ اِذْهَبْ	پ۱۶ ع۱۱	تُوْعَدُوْنَ اصْلَوْهَا	پ۲۳ ع۳	يَعْمَلُوْنَ اتَّخَذُوْا	پ۲۸ ع۳
ذِكْرِىْ اِذْهَبَا	پ۱۶ ع۱۱	تُكَذِّبُوْنَ احْشُرُوْا	پ۲۳ ع۶	الْكٰذِبُوْنَ اسْتَحْوَذَ	پ۲۸ ع۳
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اقْتَرَبَ	پ۱۷ ع۱	اِلَّا نُفُوْرَا نِ اسْتِكْبَارًا	پ۲۳ ع۷	اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ	پ۲۸ ع۶
		يَوْمِ الْحِسَابِ اصْبِرْ	پ۲۳ ع۱۱	تُكَذِّبُوْنَ اتَّخَذُوْا	پ۲۸ ع۱۳
عَقِيْمٍ نِ الْمُلْكُ	پ۱۷ ع۱۲	عَذَابٍ نِ ارْكُضْ	پ۲۳ ع۱۳	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَاقَّةُ	پ۲۹ ع۵
ذٰلِكُمُ النَّارُ	پ۱۷ ع۱۳	اِبْلِيْسَ اسْتَكْبَرَ	پ۲۳ ع۱۳		
لَقٰدِرُوْنَ ادْفَعْ	پ۱۸ ع۶	سُوْءُ الْعَذَابِ النَّارُ	پ۲۴ ع۶	لِلْمُكَذِّبِيْنَ انْطَلِقُوْا	پ۲۹ ع۲۱
تَذَكَّرُوْنَ اَلزَّانِيَةُ	پ۱۸ ع۷	تَمْرَحُوْنَ ادْخُلُوْا	پ۲۴ ع۱۲	تُكَذِّبُوْنَ انْطَلِقُوْا	پ۲۹ ع۲۱
الْمُؤْمِنِيْنَ اَلزَّانِىْ	پ۱۸ ع۷	السَّيِّئَةُ ادْفَعْ	پ۲۴ ع۱۹	طُوًى نِ اذْهَبْ	پ۳۰ ع۳
الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اَلْخَبِيْثٰتُ	پ۱۸ ع۹	الْقِيٰمَةِ احْمِلُوْا	پ۲۴ ع۱۹	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اقْرَاْ	پ۳۰ ع۲۱
مِصْبَاحٌ نِ الْمِصْبَاحُ	پ۱۸ ع۱۱	مِنْ سَبِيْلٍ نِ اسْتَجِيْبُوْا	پ۲۵ ع۶		
الزُّجَاجَةِ نِ الزُّجَاجَةُ	پ۱۸ ع۱۱	لَا يَشْعُرُوْنَ الْاَخِلَّاءُ	پ۲۵ ع۱۳	عَلَقٍ نِ اقْرَاْ	پ۳۰ ع۲۱
تَنْزِيْلًا نِ الْمُلْكُ	پ۱۹ ع۱	مُسْلِمِيْنَ ادْخُلُوْا	پ۲۵ ع۱۳	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْقَارِعَةُ	پ۳۰ ع۲۶
الْعَرْشِ الرَّحْمٰنُ	پ۱۹ ع۳	السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِىْ	پ۲۶ ع۱		
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اذْهَبْ	پ۱۹ ع۱۷	مُنِيْبٍ نِ ادْخُلُوْهَا	پ۲۶ ع۱۷	(ماخوذ از خلاصۃ التجوید)	

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَوَائِدُ الدُّرِّيَہ

ترجمہ

المقدمۃ الجزریۃ

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی
صدر مدرس تجوید و قرآءت دارالعلوم دیوبند

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار، لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ — امابعد!

المقدمۃ الجزریۃ تقریباً سارے عالم اسلام میں داخل نصاب ہے، چونکہ یہ ایک منظوم قصیدہ ہے، ہر دور اور دائرے میں اس کی تسہیل میں شروحات اور حواشی لکھے گئے۔ انھی میں راقم کی شرح "النفحۃ العنابریۃ" بھی ہے (چار سو اسی صفحات) ضرورت تھی کہ قصیدہ کو مختصر ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے تاکہ سہل الحصول ہو، اس کی جانب استاذی المحترم حضرت مولانا سعید احمد صاحب مدظلہ العالی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے متوجہ فرمایا ——— حضرت مولانا کی برابر نظر رہتی ہے کہ ہ بیکار مباش کچھ کیا کر! یہ انتہائی شفقت ہے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

اس ترجمہ کے ساتھ کسی تشریحی نوٹ کی اس لئے ضرورت نہیں کہ راقم کی ایک مفصل اور جامع شرح شایع ہو چکی ہے۔ قارئین کرام کو جہاں کہیں تفصیل کی ضرورت ہو اس کی طرف رجوع فرمائیں۔

ابوالحسن اعظمی

خادم شعبہ تجوید وقراءت دارالعلوم دیوبند

۱۹ر صفر سنہ ۱۴۰۴ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قصیدہ کا مختصر تعارف

علامہ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف جزری جو "امام جزری" یا "محقق جزری" کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ۲۵ رمضان ۷۵۱ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے، اولاً قرآن حفظ کیا، پھر ابتدائی علوم کی تحصیل کی، اس کے بعد قراءات سبعہ اِفراداً پڑھ کر ۷۶۸ھ میں جمعاً پڑھیں۔ پھر حج کیا اور ۷۶۹ھ میں مصر گئے، وہاں کے شیوخ سے پہلے دس، پھر بارہ، پھر تیرہ قراءات پڑھیں۔ پھر دمشق قاہرہ اور اسکندریہ وغیرہ کے شیوخ سے حدیث وفقہ وغیرہ علوم کی تکمیل کی اور متعدد بار قراءات پڑھیں ۷۸۵ھ تک تمام شیوخ نے اجازت مرحمت فرمادی صرف قراءات میں آپ کے شیوخ چالیس کے قریب ہیں۔ اسی وقت سے پڑھانا شروع کردیا ۷۹۳ھ میں شام کے قاضی مقرر ہوئے۔ پانچ سال بعد یہاں سے روم چلے گئے۔ ۷۹۸ھ سے ۸۰۵ھ تک سلطان بایزید کے یہاں بروصہ میں بڑی عزت کے ساتھ رہے۔ ۸۰۷ھ میں تیمور کے انتقال کے بعد خراسان چلے گئے۔ ہرات، یزد اور اصفہان میں کچھ عرصہ ٹھہر کر شیراز میں مقیم ہوگئے۔ یہاں ایک مدرسہ "دار القراء" کے نام سے قائم کیا ۸۲۳ھ میں مکہ مکرمہ پہنچے اور تقریباً دو سال حرمین میں مقیم رہے، اس کے بعد پھر شیراز چلے گئے اور تاحیات وہیں مقیم رہے۔

۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ جمعہ کے دن بعمر ۸۲ سال قرآن کریم اور علوم شرعیہ کی خدمت کرتے ہوئے شیراز میں وفات پائی۔ "دار القراء" میں مدفون ہوئے،

اللھمّ اغفر لہ وارحمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَقُوْلُ رَاجِيْ عَفْوِ رَبٍّ سَامِعِ (۱) مُحَمَّدُ بْنُ الْجَزَرِيِّ الشَّافِعِيْ

ت:۔ رب سامع کی معافی کا امیدوار کہتا ہے (جس کا نام) محمد ہے جو (محمد کا) کا بیٹا ہے۔ جزیرہ کا رہنے والا ہے (مسلکاً) شافعی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهُ (۲) عَلٰى نَبِيِّهٖ وَمُصْطَفَاهُ

ت:۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ پیغمبر پر رحمتیں نازل فرمائے۔

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ (۳) وَمُقْرِئِي الْقُرْاٰنِ مَعْ مُحِبِّهٖ

ت:۔ (یعنی) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ اور قرآن کے پڑھانے والوں اور اس کے ساتھ محبت رکھنے والوں پر۔

وَبَعْدُ اِنَّ هٰذِهٖ مُقَدِّمَهْ (۴) فِيْمَا عَلٰى قَارِئِهٖ اَنْ يَّعْلَمَهْ

ت:۔ اور بعد بسملہ وحمد وصلوٰۃ کے بے شک یہ (رسالہ) مقدمہ ہے ان امور میں جن کا علم قاری قرآن پر واجب ہے۔

اِذْ وَاجِبٌ عَلَيْهِمُ مُحَتَّمُ (۵) قَبْلَ الشُّرُوْعِ اَوَّلًا اَنْ يَّعْلَمُوْا

ت:۔ اس لئے کہ ان (قاری قرآن) پر ایسا واجب جو بہت ضروری ہے کہ آغاز قرآن سے پہلے آں یہ علوم کرلیں۔

مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَالصِّفَاتِ (۶) لِيَلْفِظُوْا بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ

ت:۔ حروف کے مخارج اور صفات، تاکہ افصح لغت کے موافق ادا کرسکیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَرِّرِي التَّجْوِيْدَ وَالْمَوَاقِفِ (۷) وَمَا الَّذِیْ رُسِمَ فِي الْمَصَاحِفِ

ت :۔ دراں حالیکہ وہ سنوارنے والے اور تحقیق کرنے والے) ہوں تجوید کے اور مواقع موافقف کے، اور اس کے (بھی) جو مصاحف عثمانی میں لکھا ہے۔

مِنْ كُلِّ مَقْطُوْعٍ وَّمَوْصُوْلٍ بِهَا (۸) وَتَاءِ اُنْثٰى لَمْ تَكُنْ تُكْتَبْ بِهَا

ت :۔ (یعنی) ہر مقطوع و موصول کو جو ان (مصاحف) میں ہے اور تا، تانیث کو جو بشکل ھا نہیں لکھی گئی ہے۔

بابُ مخارج الحروف

مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرْ (۹) عَلَى الَّذِيْ يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ

ت :۔ حروف (اصلیہ عربیہ) کے مخارج سترہ ہیں (یہ شمار) اس (قول) پر (ہے) جس کو وہ (شخص) پسند کرتا ہے جس نے (ان مخارج کو) اچا پنچا پرکھا ہے

فَاَلِفُ الْجَوْفِ وَ اُخْتَاهَا وَهِيْ (۱۰) حُرُوْفُ مَدٍّ لِلْهَوَاءِ تَنْتَهِيْ

ت :۔ پس الف اور اس کے اختین (واو، یا مدہ کا مخرج) جوف ہے اور یہ (تینوں حروف مدہ ہیں جو ہوا پر ختم ہوتے ہیں۔

ثُمَّ لِاَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَاءٌ (۱۱) ثُمَّ لِوَسْطِهٖ فَعَيْنٌ حَاءٌ

ت :۔ پھر آخر حلق میں (سینے کی طرف) ہمزہ، ہا (کا مخرج) ہے اور وسط (حلق) میں عین، حا (کا مخرج) ہے۔

اَدْنَاهُ غَيْنٌ خَاءُهَا وَالْقَافُ (۱۲) اَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْكَافُ

ت :۔ غین اور خا کا مخرج ادنائے حلق ہے اور قاف کا مخرج اقصائے لسان مع اوپر کے تالو ہے، اور کاف کا مخرج .....

اَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِيْمُ الشِّيْنُ يَا (۱۳) وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِهٖ اِذْ وَلِيَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت:۔ (قاف کے مخرج سے ذرا) نیچے (منہ کی طرف) ہے۔ اور جیم، شین، یا (غیر مدہ) کا مخرج وسط لسان (اور اوپر کا تالو) ہے۔ اور ضاد کا مخرج کنارۂ زبان ہے جبکہ وہ متصل ہو۔

الْأَضْرَاسَ مِنْ أَيْسَرَ أَوْ يُمْنَاهَا (۱۴) وَ اللَّامُ أَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا

ت۔ بائیں یا دائیں ڈاڑھوں سے، اور لام کا مخرج شروع کنارۂ زبان سے آخر کنارۂ زبان تک (مع اوپر کے مسوڑھے کے جو اس کے متصل ہیں) ہے۔

وَ النُّونُ مِنْ طَرَفِهِ تَحْتُ اجْعَلُوا (۱۵) وَ الرَّا يُدَانِيهِ لِظَهْرٍ أَدْخَلُ

ت:۔ اور نون کا مخرج اس (زبان) کے کنارے سے (نون کو لام سے) نیچے کردو (یعنی منہ کی طرف) اور را، (کا مخرج) اس کے قریب ہی ہوتا ہے (اور یہ را زبان کی) پشت میں بھی دخیل ہے (جو زبان کی نوک سے ذرا آگے ہے)

وَ الطَّاءُ وَ الدَّالُ وَ تَا مِنْهُ وَ مِنْ (۱۶) عُلْيَا الثَّنَايَا وَ الصَّفِيرُ مُسْتَكِنْ

ت:۔ اور طا، دال اور تا اس (زبان کی نوک) سے اور ثنایا علیا (کی جڑ) سے (نکلتے) ہیں اور حروف صفیر قرار پانے والے ہیں۔

مِنْهُ وَ مِنْ فَوْقِ الثَّنَايَا السُّفْلَىٰ (۱۷) وَ الظَّاءُ وَ الذَّالُ وَ ثَا لِلْعُلْيَا

ت:۔ اس (زبان کی نوک) سے اور ثنایا سفلیٰ کے اوپر سے، اور ظا، ذال، ثا اوپر کے دانتوں میں ہیں۔

مِنْ طَرَفَيْهِمَا وَ مِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ (۱۸) فَالْفَا مَعَ اطْرَافِ الثَّنَايَا الْمُشْرِفَهْ

ت:۔ ان دونوں (زبان اور دانتوں) کے کناروں سے اور (نیچے کے) ہونٹ کے اندرونی حصہ سے مع اوپر کے دانتوں کی نوک کے (اس سے) فا نکلتی ہے۔

لِلشَّفَتَيْنِ الْوَاوُ بَاءٌ مِيمُ (۱۹) وَ غُنَّةٌ مَخْرَجُهَا الْخَيْشُومُ

ت:۔ دونوں ہونٹوں کے لئے واو (غیر مدہ)، با، میم، (مظہرہ) ہیں اور غنہ کا مخرج خیشوم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب صفات الحروف

صِفَاتُہَا جَہْرٌ وَّرِخْوٌ مُّسْتَفِلْ (۲۰) مُنْفَتِحٌ مُّصْمِتَۃٌ وَّالضِّدَّ قُلْ

ت :۔ ان (حروف) کی صفات جہر، رخو، استفال، انفتاح، اصمات ہیں اور تم ان کی ضدیں بیان کر دو۔

مَہْمُوْسُہَا فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ (۲۱) شَدِیْدُہَا لَفْظُ اَجِدْ قَطٍ بَکَتْ

ت :۔ مہموسہ فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ کے دس حروف ہیں اور شدیدہ حروف اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ کے لفظ (میں جمع) ہیں۔

وَبَیْنَ رِخْوٍ وَّالشَّدِیْدِ لِنْ عُمَرْ (۲۲) وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرْ

ت :۔ رخوہ اور شدیدہ کے درمیان لِنْ عُمَرْ (کے حروف) ہیں (ان کو متوسطہ کہتے ہیں) اور مستعلیہ کے سات حروف خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں منحصر ہیں۔

وَصَادُ ضَادٌ طَاءُ ظَاءٌ مُّطْبَقَہْ (۲۳) فَرَّ مِنْ لُّبِّ الْحُرُوْفِ الْمُذْلَقَہْ

ت :۔ اور صاد، ضاد، طاء، ظاء حروف مطبقہ ہیں اور فَرَّ مِنْ لُّبِّ حروف مذلقہ ہیں۔

صَفِیْرُہَا صَادٌ وَّزَایٌ سِیْنٌ (۲۴) قَلْقَلَۃٌ قُطْبُ جَدٍّ وَّاللِّیْنُ

ت :۔ حروف صفیر صاد، زا، سین ہیں، حروف قلقلہ قُطْبُ جَدٍّ ہیں۔ اور حروف لین ....

وَاوٌ وَّیَاءٌ سَکَنَا وَانْفَتَحَا (۲۵) قَبْلَہُمَا وَالْاِنْحِرَافُ صُحِّحَا

ت :۔ واو اور یاء ساکن جبکہ ماقبل فتحہ ہو، اور انحراف صحیح کر دیا گیا ہے۔

فِی اللَّامِ وَالرَّا وَبِتَکْرِیْرٍ جُعِلْ (۲۶) وَلِلتَّفَشِّیْ الشِّیْنُ ضَادًا اِسْتَطِلْ

ت :۔ لام و راء میں اور (راء) تکرار کے ساتھ مقرر کی گئی ہے۔ اور تفشی کے لئے شین ہے اور ضاد کو استطالت سے پڑھو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب معرفۃ التجوید

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ (۲۷) مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

ت:۔ اور تجوید کا حاصل کرنا ضروری و لازم ہے جو شخص قرآن بغیر تجوید کے پڑھے وہ گنہگار ہے

لِاَنَّہٗ بِہٖ الْاِلٰہُ اَنْزَلَا (۲۸) وَھٰکَذَا مِنْہُ اِلَیْنَا وَصَلَا

ت:۔ اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے تجوید ہی کے ساتھ نازل کیا ہے اور اسی طرح اس سے ہم تک پہنچا ہے۔

وَھُوَ اَیْضًا حِلْیَۃُ التِّلَاوَۃِ (۲۹) وَزِیْنَۃُ الْاَدَاءِ وَالْقِرَاءَۃِ

ت:۔ اور وہ (تجوید) تلاوت کا زیور (بھی) ہے اور ادا و قرأت کی زینت بھی۔

وَھُوَ اِعْطَاءُ الْحُرُوْفِ حَقَّھَا (۳۰) مِنْ صِفَۃٍ لَّھَا وَمُسْتَحَقَّھَا

ت:۔ اور وہ (تجوید) حروف کو ان کا حق دینا ہے (یعنی) جو ان کی صفات (لازمہ) سے ہے اور ان کے مستحق (صفات عارضہ) کا دے دینا ہے۔

وَرَدُّ کُلِّ وَاحِدٍ لِاَصْلِہٖ (۳۱) وَاللَّفْظُ فِیْ نَظِیْرِہٖ کَمِثْلِہٖ

ت:۔ اور ہر ایک حرف کا اس کی اصل کی طرف لوٹا دینا ہے، اور حرف کا ادا کرنا ہے اس کے مانند میں اسی (پہلے حرف) کے مثل ہے

مُکَمَّلًا مِّنْ غَیْرِ مَا تَکَلُّفٖ (۳۲) بِاللُّطْفِ فِی النُّطْقِ بِلَا تَعَسُّفٖ

ت:۔ دراں حالیکہ وہ (قاری) کسی تصنع کے بغیر (نیز) ادائیگی میں نرمی (وعمدگی) کے ساتھ (سختی اور) بے راہ روی اختیار کئے بغیر تجوید کو کامل کرنے والا ہو۔

وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ تَرْکِہٖ (۳۳) اِلَّا رِیَاضَۃُ امْرِئٍ بِفَکِّہٖ

ت:۔ اور اس (تجوید) کی رعایت اور عدم رعایت میں انسان کے جبڑوں (منہ) سے محنت و ریاضت کے سوا اور کوئی بھی فرق نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابُ استعمال الحروف

فَرَقِّقَنْ مُسْتَفِلاً مِنْ اَحْرُفٍ (۳۴) وَحَاذِرَنْ تَفْخِيمَ لَفْظِ الْاَلِفِ

ت:۔ تم مستفلہ کو ضرور باریک پڑھو، (سوا لام و را کے) اور الف کی ادا میں تفخیم سے ضرور بچو۔

وَهَمْزَ اَلْحَمْدُ اَعُوْذُ اِهْدِنَا (۳۵) اَللّٰهِ ثُمَّ لَامَ لِلّٰهِ لَنَا

ت:۔ اور تم اَلْحَمْدُ، اَعُوْذُ، اِهْدِنَا، اَللّٰہ کے ہمزہ کو پھر لِلّٰہ اور لَنَا کے لام کو بھی باریک پڑھو۔

وَلْيَتَلَطَّفْ وَعَلَى اللّٰهِ وَلَا الضْ (۳۶) وَالْمِيمَ فِي مَخْمَصَةٍ وَّمِنْ مَّرَضْ

ت:۔ اور وَلْيَتَلَطَّفْ اور عَلَى اللّٰهِ، وَلَا الضَّالِّيْنَ (کے لام کو) اور مَخْمَصَةٍ اور مَرَضٌ کی میم کو (بھی) باریک پڑھو۔

وَبَاءَ بَرْقٍ بَاطِلٌ بِهِمْ بِذِي (۳۷) وَاحْرِصْ عَلَى الشِّدَّةِ وَالْجَهْرِ الَّذِي

ت:۔ اور بَرْقٌ بَاطِلٌ بِهِمْ بِذِي کی با کو بھی (باریک پڑھو) اور تم صفت شدت اور اس جہر کی ادائیگی کی پوری کوشش کرو جو . . . . .

فِيهَا وَفِي الْجِيمِ كَحُبِّ الصَّبْرِ (۳۸) رَبْوَةٍ اِجْتُثَّتْ وَحَجِّ الْفَجْرِ

ت:۔ اس (با) میں اور جیم میں ہے جیسے حُبِّ، بِالصَّبْرِ، رَبْوَةٍ، اُجْتُثَّتْ، اَلْحَجَّ اور اَلْفَجْرِ۔

وَبَيِّنَنْ مُقَلْقَلاً اِنْ سَكَنَا (۳۹) وَاِنْ يَكُنْ فِي الْوَقْفِ كَانَ اَبْيَنَا

ت:۔ اور تم حروف قلقلہ کو بحالت سکون ضرور ظاہر کرو، اور اگر ساکن بسکون وقفی ہوں تو ظہور اور زیادہ ہوگا۔

وَحَاءَ حَصْحَصَ اَحَطْتُ الْحَقُّ (۴۰) وَسِينَ مُسْتَقِيمٍ يَسْطُو يَسْقُو

ت:۔ اور حَصْحَصَ، اَحَطْتُ، اَلْحَقُّ کی حا، اور مُسْتَقِيمٍ، يَسْطُوْنَ اور يَسْقُوْنَ کی سین کو خوب ظاہر کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابُ الراءاتِ

وَرَقِّقِ الرَّاءَ اِذَا مَا كُسِرَتْ (۴۱) كَذَاكَ بَعْدَ الْكَسْرِ حَيْثُ سَكَنَتْ

ت :- اور تم رَا کو بحالت کسرہ باریک پڑھو، اسی طرح ساکن ماقبل مکسور ہو تو بھی۔

اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنْ قَبْلِ حَرْفِ اسْتِعْلَا (۴۲) اَوْ كَانَتِ الْكَسْرَةُ لَيْسَتْ اَصْلَا

ت :- بشرطیکہ وہ (رَا ساکن ماقبل مکسور) حرف مستعلیہ (منفصلہ) سے پہلے نہ ہو یا وہ (کسرہ ماقبل) ایسا نہ ہو جو اصلی نہ ہو (یعنی کسرہ اصلیہ ہو)

وَالْخُلْفُ فِي فِرْقٍ لِكَسْرٍ يُوْجَدُ (۴۳) وَاَخْفِ تَكْرِيْرًا اِذَا تُشَدَّدُ

ت :- اور فِرْقٍ میں اختلاف ہے اس کسرہ کی وجہ سے جو (اس کے بعد قاف پر) پایا جاتا ہے۔ اور تم (را کی) تکریر جبکہ (را) مشدد ہو چھپاؤ۔

باب اللامات

وَفَخِّمِ اللَّامَ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ (۴۴) عَنْ فَتْحٍ اَوْ ضَمٍّ كَعَبْدُ اللّٰهِ

ت :- اور تم اس لام کو جو اللہ کے نام سے ہو پیش اور زبر کے بعد پُر پڑھو۔ جیسے عَبْدُ اللّٰهِ۔

وَحَرْفَ الْاِسْتِعْلَاءِ فَخِّمْ وَاخْصُصَا (۴۵) اَلْاِطْبَاقَ اَقْوٰى نَحْوُ قَالَ وَالْعَصَا

ت :- اور تم حروف مستعلیہ کو پُر پڑھو، اور حروف مطبقہ کو بطور خاص پُر پڑھو جو اقوی ہے، مثالیں قَالَ اور اَلْعَصَا ہیں

وَبَيِّنِ الْاِطْبَاقَ مِنْ اَحَطْتُّ مَعْ (۴۶) بَسَطْتَّ وَالْخُلْفُ بِنَخْلُقْكُّمْ وَقَعْ

ت :- اور تم اَحَطْتُّ اور بَسَطْتَّ کی (طآ کی صفت) اطباق کو ظاہر کرو۔ اور اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں خلف واقع ہے۔

وَاحْرِصْ عَلَى السُّكُوْنِ فِيْ جَعَلْنَا (۴۷) اَنْعَمْتَ وَالْمَغْضُوْبِ مَعْ ضَلَلْنَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت:۔ اور تم جَعَلْنَا، اَنْعَمْتَ، الْمَغْضُوْبِ اور ضَلَلْنَا کے ساکن حرفوں کے سکون کو باہتمام ادا کرو۔

وَخَلِّصِ انْفِتَاحَ مَحْذُوْرًا عَسَى ﴿۴۸﴾ خَوْفَ اشْتِبَاهِهٖ بِمَحْظُوْرًا عَصَى

ت:۔ اور مَحْذُوْرًا کے ذال اور عَسَیٰ کی سین کی صفت انفتاح کو پوری صفائی سے ادا کرو مَحْظُوْرًا اور عَصَیٰ کے ساتھ مشابہت کے خوف سے۔

وَرَاعِ شِدَّةً بِكَافٍ وَّبِتَا ﴿۴۹﴾ كَشِرْكِكُمْ وَتَتَوَفّٰى فِتْنَتَا

ت:۔ اور کاف و تا میں صفتِ شدت کی پوری رعایت کرو مثالیں بِشِرْكِكُمْ، تَتَوَفّٰى اور فِتْنَةً ہیں۔

بَابُ الْاِدْغَامِ

وَاَوَّلَىْ مِثْلٍ وَّجِنْسٍ اِنْ سَكَنْ ﴿۵۰﴾ اَدْغِمْ كَقُلْ رَّبِّ وَبَلْ لَّا وَاَبِنْ

ت:۔ اور مثلین و متجانسین میں پہلے پہلے حرف کا جبکہ یہ ساکن ہوں ادغام کرو۔ مثالیں قُلْ رَّبِّ اور بَلْ لَّا ہیں۔ اور بالاظہار پڑھو……

فِيْ يَوْمِ مَعْ قَالُوْا وَهُمْ وَقُلْ نَعَمْ ﴿۵۱﴾ سَبِّحْهُ لَا تُزِغْ قُلُوْبَ فَالْتَقَمْ

ت:۔ فِيْ يَوْمِ اور قَالُوْا وَهُمْ میں یا اور واو غیر مدہ کو) اور قُلْ نَعَمْ (میں لام) کو سَبِّحْهُ (کی حا کو) لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا (میں غین کو) اور فَالْتَقَمَهُ (کے لام کو۔

بَابُ الضَّادِ وَالظَّاءِ

وَالضَّادَ بِاسْتِطَالَةٍ وَّمَخْرَجِ ﴿۵۲﴾ مَيِّزْ مِنَ الظَّاءِ وَكُلُّهَا تَجِىْ

ت:۔ اور تم ضاد کو استطالت اور مخرج کے ذریعے ظا سے ممتاز کر دو، اور ظا کے جملہ مادے اور افراد آئندہ سات اشعار میں آ رہے ہیں۔

فِي الظَّعْنِ ظِلِّ الظُّهْرِ عُظْمِ الْحِفْظِ ﴿۵۳﴾ اَيْقِظْ وَاَنْظِرْ عَظْمِ ظَهْرِ اللَّفْظِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت: نمبر ۱ سے ۱۰ تک الفاظ کے مادے میں ظا آ رہا ہے۔

ظَاهِر[۱۱] لَظَى[۱۲] شُوَاظُ[۱۳] كَظْمِ[۱۴] ظَلَمَا[۱۵] (۵۴) أُغْلُظْ[۱۶] ظَلَامِ[۱۷] ظُفُرٍ[۱۸] انْتَظِرْ[۱۹] ظَمَا[۲۰]

ت: اسی طرح ۱۱ سے ۲۰ تک کے الفاظ کے مادے میں ظا آ رہا ہے۔

أَظْفَرَ[۲۱] ظَنًّا[۲۲] كَيْفَ جَا وَعْظٌ[۲۳] سِوَى (۵۵) عِضِينَ ظَلَّ النَّحْلِ زُخْرُفٍ سِوَى

ت: اور أظفر، ظنًّا، وعظٌ جس طرح بھی آئے سوائے عِضِینَ کے (سورہ) نحل (اور) زخرف کے ظَلَّ میں (یہ دونوں یکساں اور) برابر ہیں۔

وَظَلْتُ ظَلْتُمْ وَبِرُومٍ ظَلُّوا (۵۶) كَالْحِجْرِ ظَلَّتْ شُعَرَا نَظَلُّ

ت: اور ظَلْتَ، فَظَلْتُمْ اور سورہ روم ظَلُّوا اور ایسا ہی سورہ حجر (ع) ہے (اور سورہ) شعرا (ع) کے فَظَلَّتْ (اور ع) فَنَظَلُّ ہیں

يَظْلَلْنَ مَحْظُورًا[۲۵] مَعَ الْمُحْتَظِرِ (۵۷) وَكُنْتَ فَظًّا[۲۶] وَجَمِيعَ النَّظَرِ[۲۷]

ت: اور فَيَظْلَلْنَ (شوریٰ ع اور) مَحْظُورًا مع الْمُحْتَظِرِ کے اور كُنْتَ فَظًّا اور نَظَر کے تمام (الفاظ)۔

إِلَّا بِوَيْلٍ، هَلْ وَأُولَى نَاضِرَةْ (۵۸) وَالْغَيْظِ[۲۸] لَا الرَّعْدِ وَهُودٍ قَاصِرَةْ

ت: لیکن وَیْل (سورہ تطفیف) اور هَلْ (سورہ دھر) اور (سورہ قیامہ کا) پہلا نَاضِرَة کہ ان میں ضاد ہے اور غَیْظ کے مادہ میں ظا ہے، نہ کہ سورہ رعد و ہود میں (کہ ان میں ضاد ہے) کیونکہ (یعنی بمعنی نقصان اور بالظاء بمعنی غصہ)

وَالْحَظِّ[۲۹] لَا الْحَضِّ عَلَى الطَّعَامِ (۵۹) وَفِي ضَنِينٍ الْخِلَافُ سَامِي

ت: اور الحظ میں (ظا ہے) وہ الحض نہیں جو بمعنی ترغیب اطعام ہے۔ اور بضنین میں قراء کا اختلاف بلند و مشہور ہے۔

باب التحذيرات

یعنی جن سے بچنا ضروری ہے

وَإِنْ تَلَاقَيَا الْبَيَانُ لَازِمٌ (۶۰) أَنْقَضَ ظَهْرَكَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت: اور اگر یہ دونوں (ضاؔد اور ظاؔ) ایک ساتھ آرہے ہوں تو دونوں کو صاف اور واضح ادا کرنا ضروری ہے جیسے اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور يَعَضُّ الظَّالِمُ۔

وَاضْطُرَّ مَعْ وَعَظْتَ مَعْ اَفَضْتُمُ ﴿۶۱﴾ وَصَفِّهَا جِبَاهُهُمْ، عَلَيْهِمْ

ت: اور (ا یسے ہی) اُضْطُرَّ اور وَعَظْتَ اور اَفَضْتُمْ کے ضاؔد کو بھی واضح ادا کرنا چاہئے نیز جِبَاهُهُمْ اور عَلَيْهِمْ کی ھاؔ بھی واضح ہو۔

بابُ احکامِ النون والمیم

وَاَظْهِرِ الْغُنَّةَ مِنْ نُوْنٍ وَّمِنْ ﴿۶۲﴾ مِيْمٍ اِذَا مَا شُدِّدَا وَ اَخْفِيَنْ

ت: اور تم نوؔن اور میم مشدد کے غنہ کو ظاہر کرنے میں مبالغہ کرو اور اخفا کرو۔۔۔

اَلْمِيْمَ اِنْ تَسْكُنْ بِغُنَّةٍ لَّدٰى ﴿۶۳﴾ بَاءٍ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ اَهْلِ الْاَدَا

ت: میم ساکنہ میں اگر وہ بارے پہلے ہو غنہ کے ساتھ اہل ادا کے پسندیدہ قول کے مطابق۔

وَاَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِي الْاَحْرُفِ ﴿۶۴﴾ وَاحْذَرْ لَدٰى وَاوٍ وَّفَا اَنْ تَخْتَفِي

ت: اور باقی حروف میں اس میم ساکنہ کا ضرور اظہار کرو۔ اور وآو اور فآ سے قبل اس میم میں اخفاء کرنے سے بچو۔

بابُ احکامِ النّون السّاکنۃ والتنوین

وَحُكْمُ تَنْوِيْنٍ وَّ نُوْنٍ يُّلْفٰى ﴿۶۵﴾ اِظْهَارٌ ادْغَامٌ وَّقَلْبٌ اِخْفَا

ت: اور تنوین و نون (ساکن)، جو (قرآن میں) پایا جائے اس کا حکم (اور قاعدے چار ہیں) اظہار، ادغام، قلب اور اخفا ہے۔

فَعِنْدَ حَرْفِ الْحَلْقِ اَظْهِرْ وَادَّغِمْ ﴿۶۶﴾ فِي اللَّامِ وَالرَّا لَا بِغُنَّةٍ لَزِمْ

ت: پس تم حروف حلقیہ کے پاس اظہار اور لاؔم و رآ کے پاس ادغام بلاغنہ کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ادغام لازمی ہے۔

وَادْغِمَنْ بِغُنَّةٍ فِیْ یُوْمِنُ (۶۷) اِلَّا بِكِلْمَةٍ كَدُنْیَا عُنْوَنُوْا

ت:۔ اور حروف یُوْمِنُ میں ادغام بالغنہ کرو، بشرطیکہ کلمۂ واحدہ میں ہوں، جیسے دُنْیَا اور عُنْوَانٌ، صِنْوَانٌ (وغیرہ کر ان میں اظہار ہے)

وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْبَا بِغُنَّةٍ كَذَا (۶۸) اِلْاِخْفَا لَدٰی بَاقِی الْحُرُوْفِ اُخِذَا

ت:۔ اور بآر سے قبل اقلاب مع الغنہ ہے۔ اسی طرح (جو) باقی حروف (بچے) ان سے پہلے اخفاء مع الغنہ اختیار کیا گیا ہے۔

بابُ المدّ

وَالْمَدُّ لَازِمٌ وَّ وَاجِبٌ اَتٰی (۶۹) وَجَائِزٌ وَّ هُوَ قَصْرٌ ثَبَتَا

ت:۔ اور مد لازم اور واجب آیا ہے (نقلاً پہنچا ہے) اور (مد) جائز (بھی) ہے اور یہ (مد) اور قصر (دونوں جائز ہیں) ثابت ہیں۔

فَلَازِمٌ اِنْ جَاءَ بَعْدَ حَرْفِ مَدٍّ (۷۰) سَاكِنُ حَالَیْنِ وَبِالطُّوْلِ یُمَدّْ

ت:۔ حرف مد کے بعد دونوں حالتوں کا سکون (لازمی و اصلی) آجائے تو مد لازم ہے اور مد طول کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

وَوَاجِبٌ اِنْ جَاءَ قَبْلَ هَمْزَةٍ (۷۱) مُتَّصِلًا اِنْ جُمِعَا بِكِلْمَةٍ

ت:۔ اور اگر (حرف مد) ہمزہ سے پہلے متصلاً آئے اس طرح پر کہ دونوں ایک کلمہ میں جمع ہوں تو وہ مد واجب (متصل) ہے

وَجَائِزٌ اِذَا اَتٰی مُنْفَصِلًا (۷۲) اَوْ عَرَضَ السُّكُوْنُ وَقْفًا مُسْجَلًا

ت:۔ اور مد جائز ہے جبکہ وہ (حرف مد ہمزہ سے) جدا ہو کر آئے یا سکون (جو حرف مد یا لین کے بعد) وقفاً آجائے جبکہ وہ سکون بلا قید ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابُ الوقف والابتداء

وَبَعْدُ تَجْوِيدِكَ لِلْحُرُوفِ ﴿۷۳﴾ لَابُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ الْوُقُوفِ

ت :۔ اور تمہارے تجوید حروف کے جان لینے کے بعد وقف (وابتداء کے احکام) کا معلوم کرنا (بھی) ضروری ہے۔

وَالْاِبْتِدَاءِ وَهِيَ تُقْسَمُ اِذَنْ ﴿۷۴﴾ ثَلَاثَةٌ تَامٌّ وَكَافٍ وَحَسَنٌ

ت :۔ اور یہ اب منقسم ہیں تین قسموں میں یعنی تام، کافی، اور حسن۔

وَهِيَ لِمَا تَمَّ فَاِنْ لَمْ يُوجَدِ ﴿۷۵﴾ تَعَلُّقٌ اَوْكَانَ مَعْنًى فَابْتَدِی

ت :۔ اور یہ تینوں قسمیں اس وقف کی ہیں جو تام ہو، اگر کسی قسم کا تعلق نہ پایا جائے، یا صرف معنوی تعلق ہو تو وقف کے مابعد سے ابتداء کرو۔

فَالتَّامُّ فَالْكَافِی وَلَفْظًا فَامْنَعَنْ ﴿۷۶﴾ اِلَّا رُؤُسَ الْاٰيِ جَوِّزْ فَالْحَسَنْ

ت :۔ پس (ان دونوں میں سے پہلا وقف) تام ہے پھر کافی ہے۔ اور (اگر تعلق لفظی ہو تو مابعد سے ابتداء کو ناجائز قرار دو آیات کے سروں کے علاوہ (کہ رؤس آیات کے بعد سے ابتدا) جائز رکھو، یہ وقف حسن ہے۔

وَغَيْرُ مَا تَمَّ قَبِيحٌ وَّلَهُ ﴿۷۷﴾ يُوقَفُ مُضْطَرًّا وَّيُبْدَا قَبْلَهُ

ت :۔ اور جو (کلام) ناتمام (پر وقف ہو وہ وقف) قبیح ہے، اس پر وقف مجبوراً کیا جاتا ہے، اور ابتداء ماقبل سے کی جاتی ہے۔

وَلَيْسَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ وَّقْفٍ وَّجَبْ ﴿۷۸﴾ وَلَاحَرَامٍ غَيْرُ مَا لَهُ سَبَبْ

ت :۔ اور قرآن میں کوئی وقف ایسا نہیں ہے جو واجب ہو یا حرام ہو، سوا اس وقف کے جس کے لئے سبب ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب معرفة المقطوع والموصول وحكم التاء

وَاعْرِفْ لِمَقْطُوْعٍ وَّ مَوْصُوْلٍ وَّتَا (۷۹) فِیْ مُصْحَفِ الْاِمَامِ فِیْمَا قَدْ اَتیٰ

ت:۔ اور تم مقطوع اور موصول کو اور تاء (تانیث) کو معلوم کرو جو مصحف امام میں (نقل کے) موافق ہو کر آئی ہے۔

کلمہ اَنْ لَّا

فَاقْطَعْ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ اَنْ لَّا (۸۰) مَعْ مَلْجَأَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا

ت:۔ پس تم اَنْ لَّا کو دس کلمات میں مقطوع لکھو۔ا جو مَلْجَأَ اور ۲ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کے ساتھ

وَتَعْبُدُوْا یٰسٓ ثَانِیْ هُوْدَ لَا (۸۱) یُشْرِكْنَ، تُشْرِكْ یَدْ خُلَنْ تَعْلُوْا عَلیٰ

ت:۔ اور تَعْبُدُوْا سورہ یٰسٓ۔ ۳ ہود کے دوسرے (اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا ع۲)۔۵ لَا یُشْرِكْنَ (ممتحنہ ع۲) ۶ لَا تُشْرِكْ (بی شَیْئًا حج ع۴)۔۷ (اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا (نٓ والقلم ع۱)۔۸ تَعْلُوْا عَلَی اللّٰهِ دخان ع۱) کے ساتھ ہے۔

کلمہ اِنْ مَّا

اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا لَا اَقُوْلَ اِنْ مَّا (۸۲) بِالرَّعْدِ وَالْمَفْتُوْحَ صِلْ وَعَنْ مَّا

ت:۔ ۹ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا ۱۰ اَنْ لَّا اَقُوْلَ (مقطوع ہے) سورہ رعد ع۴ میں اِمَّا کو اِنْ مَّا (مقطوع لکھو) اور (اَمَّا) مفتوح کو ہر جگہ موصول لکھو۔

کلمہ عَنْ مَّا اور مِنْ مَّا

نُهُوْا اقْطَعُوْا مِنْ مَّا بِرُوْمٍ وَّالنِّسَا (۸۳) خُلْفُ الْمُنَافِقِیْنَ اَمْ مَّنْ اَسَّسَا

ت:۔ (اور عَنْ مَّا) نُهُوْا اعراف ع۲۱ کو مقطوع لکھو۔ (اور مِنْ مَّا کو روم ع۴ اور نساء ع۴ میں (مقطوع لکھو) اور منافقون ع۲ میں اختلاف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ اَمَّنْ، حَیْثُ مَا اور اَنْ لَّمْ

فُصِّلَتِ النِّسَا وَذِبْحٍ حَیْثُ مَا (٨٤) وَاَنْ لَّمِ الْمَفْتُوْحَ کَسْرُ اِنَّ مَا

ت:۔ اَمْ مَنْ اَسَّسَ توبہ ع۱۳ کو اور فُصِّلَت ع۵ نساء ع۱۶ اور سورہ ذبح ع۱ کو مقطوع لکھو اور حَیْثُ مَا (بقرہ ع۱۷ ع۱۸) کو اور اَنْ لَّمْ مفتوح کو ہر جگہ (مقطوع ہی لکھو اور اِنَّ مَا مکسورہ کو (انعام ع۱۶ میں (مقطوع ہی لکھو)۔

کلمہ اَنَّ مَا

اَلْاَنْعَامَ وَالْمَفْتُوْحَ یَدْعُوْنَ مَعَا (٨٥) وَخُلْفُ الْاَنْفَالِ وَنَحْلٍ وَّقَعَا

ت:۔ اور اَنَّ مَا مفتوحہ کو یَدْعُوْنَ کے ساتھ دونوں جگہ (حج ع۸، لقمان ع۳ کا دوسرا) مقطوع لکھو، اور انفال و نحل میں اختلاف ہے۔

کلمہ کُلِّ مَا اور بِئْسَ مَا

وَکُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ وَاخْتُلِفْ (٨٦) رُدُّوْا کَذَا قُلْ بِئْسَمَا وَالْوَصْلُ صِفْ

ت:۔ اور (مِنْ) کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ (ابراہیم ع۵) کو (مقطوع لکھو) اور کُلَّمَا رُدُّوْا (نساء ع۱۲) میں اختلاف کیا گیا ہے۔ (اس کی تفصیلات النفحۃ العنبریہ شرح مقدمہ میں دیکھیے) ایسا ہی اختلاف ہے قُلْ بِئْسَمَا (بقرہ ع۱۱) میں بھی۔ اور تم وصل کو بیان کردو

کلمہ فِیْ مَا

خَلَفْتُمُوْنِیْ وَاشْتَرَوْا فِیْ مَا اقْطَعَا (٨٧) اُوْحِیْ اَفَضْتُمْ اشْتَہَتْ یَبْلُوْا مَعَا

ت:۔ (بِئْسَمَا) خَلَفْتُمُوْنِیْ اور (بِئْسَمَا) اشْتَرَوْا میں۔ (اور) فِیْ مَا کو (گیارہ مواقع میں) مقطوع لکھو، ۱ اُوْحِیَ (انعام ع۱۸) ۲ اَفَضْتُمْ (نور ع۲) ۳ اشْتَہَتْ (انبیاء ع۷) ۴ و ۵ (مائدہ ع۷، انعام ع۲۰ میں) لِیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَا دونوں جگہ۔

ثَانِیْ فَعَلْنَ وَقَعَتْ رُوْمٌ کِلَا (٨٨) تَنْزِیْلِ شُعَرَا وَغَیْرَہَا صِلَا

ت:۔ ۶ (بقرہ ع۳۰ دوسرے فِیْ مَا فَعَلْنَ کو، ۷ (واقعہ ع۲ کے فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ) وَقَعَتْ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روم (ع ۵) کے فِی مَا رَزَقْنٰکُمْ کو اور تَنْزِیْل (سورۂ زمر ع ۱ و ع ۵) کے دونوں اور (۹ دملا دملا) شعراء (ع ۸) کے یہ تینوں بھی ۔ اور اس سورۂ شعراء کے سوا موصول لکھو۔

کلمۂ اَیْنَ مَا

فَاَیْنَمَا کَالنَّحْلِ صِلْ وَمُخْتَلِفْ (۸۹) فِی الشُّعَرَا الْاَحْزَابِ وَالنِّسَا وُصِفْ

ت :- فَاَیْنَمَا (بقرہ ع ۱۴) کو نحل (ع ۱۰) کے مثل موصول لکھو۔ اور شعراء (ع ۵) احزاب (ع ۸) میں اختلاف ہے اور نساء (ع ۱۱) کا با لوصل بیان کیا گیا ہے

کلمۂ اِنْ لَّمْ اَنْ لَّنْ اور کَیْلَا

وَصِلْ فَاِلَّمْ هُوْدٌ اَلَّنْ نَّجْعَلَا (۹۰) نَجْمَعَ کَیْلَا تَحْزَنُوْا تَاْسَوْا عَلٰی

ت :- اور ہود ع ۲ کے فَاِلَّمْ کو موصول لکھو، اور اَلَّنْ نَّجْعَلَ (کہف ع ۶) قیامہ ع ۱ کے نَجْمَعَ کو موصول لکھو۔ اور لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا (آل عمران ع ۱۶) اور حدید ع ۳ لِکَیْلَا تَاْسَوْا کو موصول لکھو (اور) ....

کلمۂ عَنْ مَّنْ اور یَوْمَ هُمْ

حَجٌّ عَلَیْكَ حَرَجٌ وَّقَطْعُهُمْ (۹۱) عَنْ مَّنْ یَّشَاءُ مَنْ تَوَلّٰی یَوْمَ هُمْ

ت :- (شعر ۹۰ کا تکملہ) اور حج ع ۱ میں (احزاب ع ۶ میں لِکَیْلَا یَکُوْنَ) عَلَیْكَ حَرَجٌ (بھی موصول ہے) اور اہل رسم کا عَنْ مَّنْ یَّشَاءُ (نور ع ۶ اور عَنْ) مَّنْ تَوَلّٰی (نجم ع ۲، مؤمن ع ۲ اور ذٰریٰت ع ۱ میں) یَوْمَ هُمْ کو مقطوع لکھنا ثابت ہے۔

کلمہ مَالِ اور وَلَاتَ حِیْنَ

وَمَالِ هٰذَا وَالَّذِیْنَ هٰٓؤُلَآ (۹۲) تَحِیْنَ فِی الْاِمَامِ صِلْ وَوُهِّلَا

ت :- اور مَالِ هٰذَا (کہف ع ۲ فرقان ع ۱ اور فَمَالِ) الَّذِیْنَ (معارج ع ۲ اور فَمَالِ) هٰٓؤُلَآءِ (نساء ع ۱۱ کا بھی مقطوع الرسم ہے) اور وَلَاتَ حِیْنَ (ص ع ۱) کو مصحف امام میں منصل لکھو، اور یہ قول (منصل کا) غلطی کی طرف منسوب ہے (ناقل کا وہم ہے) مزید تفصیل النفحۃ العنبریہ میں دیکھئے۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمۂ اَوْوَزَنُوْھُمْ کَالُوْھُمْ اور اَلْ ھَا اور یَا

اَوْوَزَنُوْھُمْ وَکَالُوْھُمْ صِل (۹۳) کَذَا مِنْ اَلْ وَھَا وَیَا لَاتَفْصِلِ

ت:۔ اَوْوَزَنُوْھُمْ (تطفیف) اور کَالُوْھُمْ کو موصول لکھو، اسی طرح اَلْ (تعریفی) اور ھَا، (تنبیہ) اور یَا (ندائیہ کو مابعد سے الگ نہ لکھو۔

تاءات کا بیان

وَرَحْمَتُ الزُّخْرُفِ بِالتَّا زَبَرَہْ (۹۴) اَلْاَعْرَافِ رُوْمٍ ھُوْدَ کَافِ الْبَقَرَہْ

ت:۔ اور زخرف (ع۳ کے لفظ) رَحْمَت اور اعراف ع۷ روم ع۵ اور ہود ع۷ کاف (مریم ع۱ اور سورہ بقرہ ع۲۷ کے رَحْمَت کو اہل رسم نے دراز تا سے لکھا ہے۔

نِعْمَتُہَا ثَلَاثِ نَحْلٍ اِبْرَھَمْ (۹۵) مَعًا اَخِیْرَاتٍ عُقُوْدَ الثَّانِ ھَمّ

ت:۔ اور لفظ نعمت اسی (سورہ بقرہ ع۲۹) کا اور تین الفاظ نحل (ع۱۰ ع۱۱ ع۱۵) دو ابراہیم ع۵ کے جو یکجا ہیں، (یعنی کہ چھ تینوں سورتوں کے) آخروں میں اور عقود (مائدہ ع۲ کا دوسرا جو اِذْ، ھَمَّ کے پاس ہے (پہلا اور تیسرا خارج) یہ تاء طولی سے مرسوم ہیں۔

لُقْمَانَ ثُمَّ فَاطِرٍ کَالطُّوْرِ (۹۶) عِمْرَانَ لَعْنَتَ بِہَا وَالنُّوْرِ

ت:۔ لقمان (ع۳) پھر فاطر (ع۱) اسی طرح طور (ع۲) آل عمران (ع۱۲) دراز تا سے ہیں) اور لفظ لَعْنَتَ اس (آل عمران ع۶) میں اور نور (ع۱) میں تائے دراز سے ہیں۔

وَامْرَأَتُ یُوْسُفَ عِمْرَانَ الْقَصَصْ (۹۷) تَحْرِیْمَ مَعْصِیَتْ بِقَدْ سَمِعْ یُخَصْ

ت:۔ اور لفظ اِمْرَأَت، یوسف (ع۳ ع۴) قصص (ع۱) اور تحریم (ع۲) میں اور مَعْصِیَتْ سورہ قَدْ سَمِعَ (مجادلہ ع۲ کے دونوں لفظ) کے ساتھ خاص ہے۔

شَجَرَتَ الدُّخَانِ سُنَّتْ فَاطِرٍ (۹۸) کُلًّا وَّالْاَنْفَالِ وَاُخْرٰی غَافِرٍ

ت:۔ اور لفظ شَجَرَتَ دخان (ع۳ اور) سُنَّتْ فاطر (ع۵) کا سب جگہوں میں اور انفال (ع۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اور غافر کا آخری، (غافر میں ایک ہی لفظ ہے۔)

قُرَّتُ عَيْنٍ جَنَّتُ فِي وَقَعَتْ (۹۹) فِطْرَتْ بَقِيَّتْ وَابْنَتُ وَ كَلِمَتْ

ت :- قُرَّتُ عَيْنٍ (قصص ع۱) جَنَّتُ سورۂ وَقَعَتْ (واقعہ ع۱) فِطْرَتْ (روم ع۴) بَقِيَّتْ (ھود ع۸) اور اِبْنَتُ (تحریم ع۲) اور كَلِمَتْ .....

أَوْسَطَ الْأَعْرَافِ وَكُلُّ مَا اخْتُلِفْ (۱۰۰) جَمْعًا وَ فَرْدًا فِيهِ بِالتَّاءِ عُرِفْ

ت :- (كَلِمَتْ) جو اعراف (ع۱۶) کے وسط میں ہے (یہ چھ دراز تا سے ہیں) اور ہر وہ لفظ جو جمعًا اور فردًا پڑھنے میں مختلف فیہ ہے وہ بھی تا دراز ہی رسم کیا پہچانا گیا ہے۔

ھمزۂ وصل کا بیان

وَابْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ مِنْ فِعْلٍ بِضَمْ (۱۰۱) إِنْ كَانَ ثَالِثٌ مِنَ الْفِعْلِ يُضَمْ

ت :- اور تم فعل کے ہمزۂ وصلی سے ضمہ کے ساتھ ابتدا کرو اگر فعل کا تیسرا حرف لازمۃ الضمہ ہو۔

وَاكْسِرْهُ حَالَ الْكَسْرِ وَالْفَتْحِ وَفِي (۱۰۲) الْأَسْمَاءِ غَيْرِ اللَّامِ كَسْرُهَا وَفِي

ت :- اور بحالت کسرہ و فتحہ ہمزۂ وصلی کو کسرہ دو۔ اور اسماء میں جو بغیر لام (تعریف) کے ہوں اس (ہمزۂ وصلی) کا کسرہ کامل ہے۔

إِبْنٍ مَعَ ابْنَتِ امْرِئٍ وَاثْنَيْنِ (۱۰۳) وَامْرَأَةٍ وَ اسْمٍ مَعَ اثْنَتَيْنِ

ت :- یعنی اِبْنٌ، اِبْنَتٌ، اِمْرَءٌ، اِثْنَانِ اور اِمْرَأَةٌ اور اِسْمٌ اور اِثْنَتَانِ ہیں، یہ سات اسماء ہیں جن میں ہمزۂ وصلی مکسور ہے۔

کیفیت وقف

وَحَاذِرِ الْوَقْفَ بِكُلِّ الْحَرَكَةْ (۱۰۴) إِلَّا إِذَا رُمْتَ فَبَعْضُ الْحَرَكَةْ

ت :- اور تم پوری حرکت کو باقی رکھ کر وقف کرنے سے پرہیز کرو، مگر جب روم کرو تو حرکت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کچھ (تہائی) حصہ (پڑھو)۔

إِلَّا بِفَتْحٍ أَوْ بِنَصْبٍ وَأَشِمْ (١٠٥) إِشَارَةً بِالضَّمِّ فِي رَفْعٍ وَضَمْ

ت:۔ مگر فتح یا نصب میں روم نہیں اور رفع وضمہ میں اشمام کرو (ہونٹوں کو) گول کرکے، حرکتِ ضمہ کی طرف اشارہ کی غرض سے۔

رسالہ کا خاتمہ

وَقَدْ تَقَضَّى نَظْمِيَ الْمُقَدِّمَهْ (١٠٦) مِنِّي لِقَارِئِ الْقُرْآنِ تَقْدِمَهْ

ت:۔ اور بے شک میرے مقدمہ (رسالہ ہذا) کو نظم کرنے کی تمنا پوری ہوگئی ہے۔ یہ (مقدمہ) میری جانب سے قاری قرآن کی خدمت میں ایک ہدیہ ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَهَا خِتَامُ (١٠٧) ثُمَّ الصَّلٰوةُ بَعْدُ وَالسَّلَامُ

ت:۔ اور اس رسالہ کے خاتمہ کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور صلوٰۃ و سلام ہے۔ (یا حمد اور صلوٰۃ وسلام اس رسالہ کے حق میں بمنزلہ ختام اور مہر کے ہے، جس سے یہ رسالہ محفوظ ہوگیا ہے۔

عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَآلِهٖ (١٠٨) وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِي مِنْوَالِهٖ

ت:۔ وہ صلوٰۃ وسلام نازل ہوں نبی مصطفٰےؐ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کے طریق کے متبعین پر۔

أَبْيَاتُهَا قَافٌ وَزَايٌ فِي الْعَدَدْ (١٠٩) مَنْ يُحْسِنِ التَّجْوِيدَ يَظْفَرْ بِالرَّشَدْ

ت:۔ اس (قصیدہ) کے اشعار شمار میں قاف اور زا ہیں (ایک سو سات) ۱۰۷ (قاف ۱۰۰ زا ۷) جو شخص تجوید کو (محنت کے ساتھ) عمدہ کرے گا وہ رشد وہدایت کے ذریعے کامیاب ہوجائے گا۔

ایک سو نو کی تعداد پر اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اکثر نسخوں میں صلوٰۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلام کے آخری دو شعر نہیں ہیں۔ یہ لغزشِ قلم کا نتیجہ ہے، نیز ۱۰۸ یَقُوْلُ رَاجِی الخ اور ۱۰۹ اَبْیَاتُہَا الخ یہ دونوں اشعار مقصدِ اصلی سے زائد ہیں، لہذا انھیں شمار نہ کرنا چاہیئے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ!

ابوالحسن اعظمی

خادم شعبہ تجوید و قراءت دار العلوم دیوبند

۱۹ صفر ۱۴۰۴ھ جمعہ

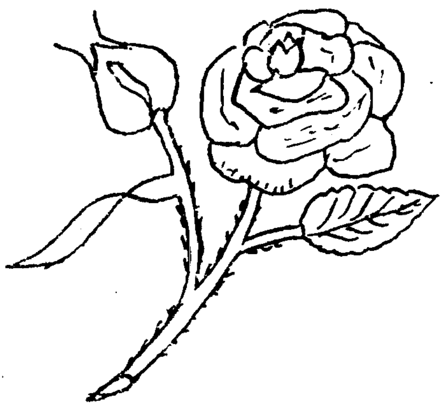

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آداب تلاوت القرآن

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی
صدر مدرس تجوید وقراءت دارالعلوم دیوبند

قراءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

16839
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ و السّلام کے ساتھ کتابیں اور صحائف بھی نازل فرمائے۔

خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی ابدی رہنمائی کے لئے اللہ رب العزت نے اپنا کلام، قرآنِ کریم نازل فرمایا۔

دیگر کتبِ سماوی اور قرآنِ عزیز میں جو سب سے بڑا فرق و امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا کلام فرمایا۔

علماءِ اصولیین اور فقہاء کے نزدیک "القرآن" کے اصطلاحی معنیٰ ہیں:- "كلام الله تعالىٰ المعجز، المنزل على خاتم الانبياء والمرسلين محمد صلى الله عليه وسلم بواسطة الامين جبرئيل عليه السلام، المكتوب بالمصاحف، المنقول الينا بالتواتر المتعبد بتلاوته، المبدوء بسورة الفاتحة، المختوم بسورة الناس"

یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام جو پیغمبر علیہ السّلام پر نازل کیا گیا۔ بواسطہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرئیل علیہ السّلام، جو مصاحف میں مکتوب ہے جو ہم تک بالتواتر منقول ہے، جس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ جس کا آغاز سورۂ فاتحہ سے ہے، اختتام سورۂ ناس پر ہے۔

قرآنِ کریم کی یہ تعریف نہایت جامع اور مانع ہے "المنزل علیٰ محمد" کی قید سے وہ تمام کتبِ سماوی خارج ہوگئیں جو دیگر انبیاء کرام پر نازل کی گئیں۔ المعجز اور المتعبد بتلاوتہ سے احادیثِ قدسیہ خارج ہو گئیں کیونکہ یہ معجزہ نہیں، اور غیر متلو ہیں۔ المنقول المتواتر سے قرآنِ کریم کی تمام منسوخ التلاوۃ آیات اور تمام غیر متواتر قرارات خارج ہو گئیں۔

تلاوت قرآن کریم عبادۃ من اعظم العبادات، قربۃ من اقرب القربات اور حسنۃ من جمیع الحسنات ہے۔

"پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ارشاد ہے!

"افضل عبادۃ امتی تلاوتہ القرآن"

ترجمہ:۔ میری امت کی بہترین عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔

نیز "ما اذن اللہ تعالیٰ لعبد فی شیئ	ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ توجہ
افضل من رکعتین او اکثر من رکعتین	دیتا ہے اس بندے پر جو دو رکعت نماز
وان البر لیذر فوق راس العبد	میں ہو یا اس سے زیادہ میں ہو اور
مادام فی صلاتہ وما تقرب العبد	بلیشک رحمت برسائی جاتی ہے
الی اللہ عزوجل بمثل ما خرج منہ	جبتک بندہ اپنی نماز میں رہتا ہے
اے یدٰ أمنہ وھو القرآن الکریم	اور بندہ اللہ تعالیٰ کا تقرب اس چیز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فانه منه بدأ وهو لفظ الترمذی وقال فیه حسن غریب ۔" کے ذریعے زیادہ حاصل کرتا ہے جو اسکے منہ سے نکلی ہوئی ہے، یعنی اسی سے اس کی ابتداء ہے اور وہ قرآن کریم ہے کہ وہ اللہ ہی سے چلا ہے یہ لفظ ترمذی کا ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

"من قرأ حرفا من کتاب اللہ فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها" (الحدیث)

ترجمہ:۔ جو کوئی کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے اور ہر نیکی اس کا دس گنا ہے"

مذکورہ بالا ارشادات ثلثہ سے تلاوت قرآن کا اعظم عبادات، اقرب القربات، اور حسنہ من جمیع الحسنات ہونا بخوبی ثابت اور واضح ہوگیا۔ اور تلاوتِ قرآن کی یہ اہمیت ہے تو ضروری ہے کہ اس کے آداب ہوں اور آداب کا معلوم ہونا ضروری ہے تاکہ یہ عبادت کامل ہوں اور اس کا قربت ہونا بھی قاری کیلئے درست و صحیح ہو، اور پھر اس پر حسنات کا ثبوت بھی ہوسکے، آداب کی رعایت کے بغیر ہی طاعت معصیت بن سکتی ہے، اور اجر و ثواب اور حسنات کے ترتّب کے بجائے گناہ اور عتاب لازم آسکتا ہے ـــ مشائخ نے اس سلسلے میں بہت سے آداب لکھے ہیں، یہاں چند آداب بیان کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آداب کی مکمل رعایت کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

تلاوتِ قرآن سے پہلے آداب اور اسکے اعمال سے پہلے یہ تصور اور خیال کہ میں اللہ رب العزت سے ہم کلام ہونے جارہا ہوں ـــ اس تصور اور خیال سے فائدہ یہ ہوگا کہ آداب اور اسکے متعلق اعمال مثلاً وضوء، مسواک وغیرہ کی کیفیت میں اضافہ پیدا ہوجائیگا، اور یہ بیشک ایک اہم فائدہ ہے۔

ولی الاعظمی
ابو الحسن
شعبان
۱۴۱۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاص

تلاوت کے وقت قاری اپنی نیت اور ارادے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خالص کرے، تمام ہی عبادات کی یہی شان ہے اور اخلاص سب میں مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ الآیہ (البینۃ)

ترجمہ:- دراں حالیکہ ان لوگوں کو (کتب سابقہ میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کے لئے رکھیں (ادیانِ باطلہ شرکیہ سے) یکسو ہو کر۔

اور صحیحین کی مشہور روایت "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: " إِنَّمَا يُعْطَى الرَّجُلُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ

یعنی آدمی کو اس کی نیت کے بقدر عطا کیا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو

اخلاص اور تصحیحِ نیت کے بعد سب سے پہلا ادب تو یہ ہے کہ قاری باوضو ہو (یہ مستحب ہے) کیونکہ قرآنِ کریم افضل الاذکار ہے اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پسند فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر مکمل طہارت کی حالت میں ہو۔ لیکن بغیر وضو بھی تلاوتِ قرآن جائز ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں روایت وارد ہے' پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نیند سے بیدار ہوتے تو چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیرتے اور سورۂ آلِ عمران کی آخری دس[۱] آیات کی تلاوت فرماتے، اس کے بعد اٹھ کر پاس ہی لٹکی ہوئی مشک سے وضو فرماتے اور وضو کے بعد نماز کے لئے اٹھتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک

منہ چونکہ قراءتِ قرآن کا طریق اور راستہ و ذریعہ ہے اس لئے مستحب ہے کہ قاری قرآنِ کریم کی عظمت کے پیشِ نظر مسواک کرے تاکہ منہ کو اچھی طرح تطہیر و تطییب حاصل ہو سکے البزار نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسندِ جیّد روایت نقل کی ہے کہ مسواک کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"إنّ العبد اذا تسوّك ثم قامَ يصلي قام الملكُ خلفه يستمع لقراءته فيدنو منه حتىٰ يضع فاه على فيه، فما يخرج من فيه - اي من فم القاري - شيءٌ الا صار في جوف الملك وطهّروا افواهكم للقرآن" (ترغيب المنذري ج ۱ ص ۱۶۹)

جب بندہ مسواک کرتا ہے پھر نماز پڑھنے لگتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اس قرارت کو سننے لگتا ہے اور اس سے قریب ہو جاتا ہے تا آنکہ اپنا منہ اسکے منہ پر رکھدیتا ہے پس جو چیز اسکے منہ سے نکلتی ہے یعنی قاری کے منہ سے، وہ فرشتے کے پیٹ میں داخل ہو جاتی ہے لہٰذا اپنے منہ کو قرآن کے لئے پاک کرو۔

نیز ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔

"انّ افواهكم طرق للقرآن فطيّبوها بالسواك" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں لہٰذا تم اسے صاف ستھرا رکھو مسواک کے ذریعہ۔

بیہقی میں حضرت سمرہ سے مرفوعاً مروی ہے:

"طيّبوا افواهكم بالسّواك فانها طرق القرآن" ترجمہ: اپنے منہ کو مسواک کے ذریعہ صاف کرو، پس بیشک وہ قرآن کے راستے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقبال قبلہ

تلاوت کے وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔
حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے:
"اشرف المجالس ما استُقبل به القبلة" (طبرانی) یعنی بہترین مجلس وہ ہے جو قبلہ رو ہو۔
طبرانی نے ایسی ہی ایک روایت نقل کی ہے۔
"اکرمُ المجالِس مَا استُقبِل به القبلة"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خشوع

تلاوت کرتے ہوئے نہایت خشوع اور حضورِ قلب ہونا چاہیئے، سکون اور وقار کے ساتھ تلاوت کرے جو اس وقت کے مناسب ہے۔

تلاوت اگر کھڑے ہوکر یا لیٹ کر یا فرش وغیرہ پر یا کسی اور حالت میں کرے تو جائز ہے اور بہرحال اجر کا باعث ہے مگر کھڑے ہوکر بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھنے سے کم ثواب اور اجر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ۔ (آل عمران آیت ۱۹۱) ترجمہ: جنکی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی۔

قرآنِ کریم جیسا کہ معلوم ہو کہ افضل الاذکار ہے۔

صحیحین میں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں۔

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَاسُہ فِی حِجْرِیْ" یعنی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حال میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرمارہے ہوتے کہ آپ کا سرِ مبارک میری گود میں ہوتا۔

بعض اصحابِؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً ابو موسیٰ اشعری رضؓ اور حضرت سیدہؓ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عمل بھی اس طرح کا ملتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک اور پاکیزہ جگہ

تلاوت اور قراءت قرآن پاک اور صاف جگہ میں مسنون ہے اور اس کے لئے سب سے افضل جگہ مسجد ہے ایک جماعت نے حمّام اور رہ گزر میں تلاوت کو مکروہ قرار دیا ہے، لیکن علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ان مقامات میں مختار یہ ہے کہ مکروہ اور غیر جائز نہ کہا جائے بشرطیکہ تلاوت کرنے والا کسی اور طرف مشغول نہ ہو جائے تلاوت سے غفلت نہ پیدا ہو جائے، اور اگر ایسی حالت پیدا ہو جائے تو ایسی جگہوں پر تلاوت و قراءت مکروہ و ممنوع ہے، پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ناپسندیدہ فرمایا ہے کہ اونگھتے ہوئے قراءتِ قرآن کی جائے کیونکہ اس میں غلطی کا اندیشہ ہے۔

پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

"اذا قام احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع" (مسلم ابی ھریرۃ رضؓ)

یعنی تم میں اگر کوئی شخص رات میں سو کر اٹھے اور قرآن پڑھنے پر زبان قادر نہ ہو اور اسے اس بات کا اِدراک اور شعور نہ ہو رہا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے سو جانا چاہیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدث اکبر سے طہارت

جنابت، حیض و نفاس سے طہارت اور پاکی قرآن کریم کی تلاوت کے لئے فرض ہے۔ لہٰذا حیض و نفاس والی عورت، اسی طرح جنبی شخص (مرد و عورت) کے لئے مقصود بالذات تلاوتِ قرآن حرام ہے۔ البتہ دل ہی دل میں بغیر الفاظ کا تلفظ کئے قرآن کا اجراء جائز ہے۔ اسی طرح حائضہ عورت کے لئے مفرد الفاظ، الگ الگ کلمہ کی صورت میں بوقتِ تعلیم جائز ہے۔ نیز قرآن کریم بغیر اسے ہاتھ لگائے اور چھوئے صرف نگاہوں سے دیکھنا بھی جائز ہے۔

ترمذیؒ ابن ماجہؒ امام احمدؒ اپنی مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل فرماتے ہیں:

"لَا یقرأُ الجنبُ ولا الحائض شیئًا مِن القرآن" یعنی جنبی اور حائض قرآن کریم کا کوئی سا بھی حصہ نہیں پڑھ سکتا۔

البتہ تسبیح و تہلیل، تحمید و تکبیر اور پیغمبر علیہ السلام پر درود و اذکار کے طور پر جائز ہے۔ امام نوویؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

بطور ذکر کے جنبی اور حائض سواری پر سوار ہوتے ہوئے "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝" اسی طرح مصیبت میں "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝" اسی طرح "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" وغیرہ الفاظ تلاوتِ قرآن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصد کے بغیر پڑھے جا سکتے ہیں۔
اسی طرح دعا کے قصد سے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا الآیہ" وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔

قرآن کریم کا چھونا تو حدثِ اصغر میں بھی جائز نہیں ہے طبرانی، دار قطنی، اور حاکم نے حکیم ابن خزام سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابن حزام سے فرمایا "لَا تَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا وَاَنْتَ طَاھِرٌ" (جامع صغیر)

طبرانی ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں: "لَا یَمَسُّ القراٰنَ اِلَّا طَاھِرٌ" دار قطنیؒ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قصۂ اسلام میں نقل فرماتے ہیں "انّ اُخْتَهٗ قالت لهٗ قبل اَن یسلم: اَنَّكَ رِجسٌ وَلَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ" اس سلسلے میں روایات بہت ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوقت تلاوت تدبر اور تفکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کا نزول تدبر اور تذکر کیلئے فرمایا:
ارشادِ باری ہے: كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ۝
ترجمہ: یہ ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر اس واسطے نازل کیا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں، اور تاکہ اہلِ فہم نصیحت حاصل کریں

(صٓ آیت ۲۹)

عدمِ تدبر و تفکر پر اللہ تعالیٰ ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہیں:
" أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ (محمد آیت ۲۴)

ترجمہ: تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔
سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
" لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِيهَا "؛ یعنی جس قرارت میں تدبّر نہ ہو اسمیں خیر نہیں ہے۔
حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:
"تم سے پہلے حضرات، یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرآن کریم کو اپنے رب کی جانب سے مراسلہ سمجھتے تھے، پس رات کو اس میں تدبر و تفکر کرتے اور دن میں اسے نافذ اور جاری کرتے (اس پر عمل کرتے)"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم الخواصؒ فرماتے ہیں:

قلب کے لئے پانچ چیزیں دوا ہیں۔

قراءۃ القرآن بالتدبر، وخلاء البطن، قیام اللیل، والتضرع عند السحر، ومجالسۃ الصالحین۔

تدبر کی کیا صفت ہے، سیوطیؒ فرماتے ہیں:

"زبان سے جو نکلتا ہے دل میں اس کے معنیٰ پر غور کرتا ہوا ہر آیت کے مطلب کو سمجھے، احکام اور ممانعتوں کو سوچے اور اس بات کا اعتقاد کرے کہ یہ تمام احکام اور ممانعتیں ماننے ہی کے قابل ہیں، پھر گذشتہ زمانوں میں اس سے جو کچھ قصور ہوئے ہیں ان کی عذر خواہی کر کے معافی مانگے، رحمت کی آیت پر پہنچے تو خوش ہو جائے اور رحمت کی دعاء کرے، عذاب کی آیت آئے تو ڈرے اور خدا سے پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ کی پاکی کا ذکر آئے تو اسکی تنزیہہ اور عظمت کے کلمات کہے۔ دعاء کا موقع ہو تو تضرع اور عاجزی کے ساتھ اپنی حاجتیں طلب کرے۔

امام مسلمؒ نے حضرت حذیفہؓ سے روایت نقل کیا ہے۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ:

"ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ شروع کر کے اسے پورا کیا، پھر سورۃ نساء شروع کر کے اسے بھی پورا کیا، بعد ازاں سورۃ آل عمران کو شروع کر کے اسے تمام کیا، اور آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے، جس وقت کسی ایسی آیت پر پہنچتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہوتی تو آپ سبحان اللہ کہتے، سوال کی آیت پڑھتے تو دعا مانگتے اور تعوّذ کے حکم پر پہنچتے تو خدا سے پناہ طلب کرتے۔
ابوداؤد اور ترمذی روایت بیان کرتے ہیں کہ:

"جو شخص وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ختم تک پڑھے تو ختم کے بعد اسے کہنا چاہیئے: بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ (ہاں اور میں اس بات پر گواہ ہوں)۔۔۔ احمد نے روایت کی ہے کہ پیغمبر علیہ السّلام جب آیتِ شہادت یوم عرفہ میں پڑھی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ۔ الآیہ (آل عمران آیت ۱۸) تو اسکے بعد فرمایا "وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اور جو شخص سورۃ القیٰمۃ آخر تک پڑھے تو ختم پر کہے "بَلٰى (یعنی بیشک خدا اس بات پر قادر ہے)۔ اور المٓ سات کا ختم تک پڑھنے والا ختم پر پہنچ کر کہے "اٰمَنَّا بِاللّٰهِ" (ہم لوگ خدا پر ایمان لائے)۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے احمد اور ابوداؤد نقل کرتے ہیں کہ:

"جس وقت پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ و السّلام سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھا کرتے تو فرماتے تھے "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى"

ترمذی اور حاکم حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے کہا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے پاس تشریف لائے اور انھیں سورۃ الرَّحْمٰن شروع سے آخر تک پڑھ کر سنائی، صحابہ سُن کر خاموش رہے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ دیکھکر ارشاد فرمایا:

"میں نے یہ سورۃ قوم جن کے سامنے بھی پڑھا تھا مگر وہ تمہاری نسبت سے بہت اچھا جواب دینے والے تھے، جب میں ارشاد باری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پر پہنچتا تو وہ لوگ کہتے تھے،

"لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ" ـــــ یعنی اے ہمارے پروردگار ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے، پس تیرا شکر ہے۔)

آداب تلاوت میں ایک بات یہ بھی ہے کہ جس وقت ارشادِ باری "وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ یا" وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ، یا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا" ○ یا اسی طرح کی دوسری آیات والفاظ پڑھے جائیں تو پڑھنے والا اپنی آواز پست کرلے، نخعی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

کسی آیت کو بار بار پڑھنے اور دہرانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

نسائی اور احمد نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کی ہے:

"پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رات نماز میں ایک ہی آیت کی تکرار میں صبح کردی، وہ آیت یہ تھی۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (مائدہ آیت ۱۱۸)

ترجمہ:- اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں، اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو آپ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔

اسلاف میں ایسے بہت حضرات ہیں جو ایک آیت کو بار بار دہراتے تاکہ اس میں خوب تدبر و تفکر کا موقع ہو، غور و فکر سے ہر بار ایک نئے معنیٰ کی رونمائی ہوتی ہے۔

تلاوتِ قرآن کے وقت رونا مستحب ہے، جو شخص رونے کی قدرت نہ رکھتا ہو اسے رونے کی صورت بنا لینا چاہیئے اور رنج و رقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلب کا اظہار بھی مناسب ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (زمر آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے، بار بار دہرائی جاتی ہے، جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، بدن کانپ اٹھتے ہیں۔ پھر ان کے بدن اور دل نرم (اور منقاد) ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

نیز ــــــ "وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ (الاسراء آیت ۱۰۹)

ترجمہ:۔ اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ (قرآن) ان کا خشوع بڑھا دیتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بوقتِ قراءتِ قرآن رونے والوں کی تعریف کر رہے ہیں۔

نیز ــــــ "لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط۔ (الحشر آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔

پہاڑ جیسی خاموش اور نہایت سخت چیز اللہ کے خوف سے دب جائے اور پھٹ جائے تو قلبِ انسانی خشیتِ الٰہی اور قرآن سے متاثر ہونے کے لئے زیادہ لائق و مستحق ہے، اور یہ تو نہایت بدترین بات ہو گی کہ قلب پہاڑ سے بھی زیادہ سخت ہو جائے

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت ابن مسعودؓ آپؐ کے روبرو قرآن کی تلاوت کر رہے تھے، تو فرماتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اچانک کیا دیکھا کہ آپؐ کی دونوں آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

ابن ماجہ میں حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

"إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِحَزَنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا، وَتَغَنَّوْا بِهٖ فمن لم يتغن بالقراٰن فليس منا" یعنی۔ بیشک یہ قرآن رنج اور صدمہ کے ساتھ نازل ہوا ہے، اس لئے جس وقت تم اس کو پڑھو، تو روؤ اور رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ، الخ..............

رونے کی قدرت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تہدید (دھمکی) اور وعید شدید (عذاب کی خبر) اور مواثیق وعہود کی آیات پڑھتے ہوئے ان پر تامل کرے اور پھر سوچے کہ اس سے ان امور میں کس قدر قصور ہوا ہے، اور اگر ان تہدیدوں پر رونا نہیں آیا تو اسے چاہیئے کہ اپنی کم نصیبی ہی پر آنسو بہائے کہ اس سے یہ موقع کیونکر چھوٹ گیا، اور فی الواقع یہ ایک بڑی مصیبت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن ترتیل سے پڑھنا

قرارت وتلاوتِ قرآن میں ترتیل مسنون ہے۔
خود اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے
"وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا: (المزمّل)
ابوداؤد وغیرہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، آپ نے پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قرارت کی تعریف اس طرح کی ہے کہ
"آپ بڑی وضاحت کے ساتھ ایک ایک حرف نمایاں کر کے پڑھتے تھے۔"
حضرت قتادہؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قرارت کے سلسلے میں سوال کیا۔ حضرت انسؓ نے فرمایا۔
"کَانَ صلی اللہ علیہ وسلم یَمُدُّ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ، وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ (رواہ البخاری)
یعنی پیغمبر علیہ السلام کی قرارت کششِ صوت کے ساتھ ہوتی تھی"
پھر انہوں نے بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم کو پڑھ کر سنایا۔ اور اللہ، الرّحمٰن، الرحیم سب کو مد کے ساتھ پڑھا (یعنی مد طبعی کو پورا ادا کیا)۔
اور صحیحین میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں (قرآن کے حزب) مفصل کو ایک ہی رات میں پڑھتا ہوں،
ابنِ مسعودؓ نے فرمایا: کیا جسطرح اشعار کو جلد جلد پڑھا جاتا ہے؟
بیشک بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن کو پڑھتے ضرور ہیں مگر وہ
ان کے گلے کی ہڈی سے نیچے نہیں اترتا۔ ہاں، کاش! اگر قرآن دل میں
اترتا اور اس میں جم جاتا تو مفید بھی ہوتا۔"

آجریؒ کی شرح مہذب میں ہے کہ

وَاتَّفَقُوْا عَلٰی کَرَاهَةِ الْاِسْرَاعِ۔

یعنی علماء نے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ پڑھنے کو بالاتفاق مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

"لَاَنْ اَقْرَأَ سُوْرَةً اُرَتِّلُهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ کُلَّهٗ"

یعنی میرے لئے ایک سورۃ بالترتیل پڑھنا زیادہ پسند ہے اس سے کہ بغیر ترتیل کے پورا قرآن پڑھوں۔

ترتیل مستحب اس لئے ہے کہ قاری قرآن کریم کے معانی اور مطالب پر غور کرے، نیز ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے میں توقیر اور عظمت زیادہ ہے، اور تاثیر میں بھی اس کو زیادہ دخل ہے اسی لئے غیر ع.بی داں کے لئے بھی ترتیل سے پڑھنا مستحب قرار دیا گیا ہے۔

محقق ابن الجزریؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ کم مقدار میں ترتیل کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا سرعت اور جلدی جلدی پڑھتے ہوئے زیادہ مقدار میں پڑھنا افضل ہے؟ بعض سرعت کے ساتھ تلاوت کو افضل سمجھتے ہیں، چونکہ تیز پڑھنے میں حروف والفاظ زیادہ ہوں گے، اس میں ثواب کی زیادتی ہے، انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید و تمسک حاصل کیا ہے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ قَرَأَ حَرْفًا فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ والحسنة بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا" الحديث۔ (رواہ الترمذی)

یعنی ارشادِ رسالت ہے کہ جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو اس حرف کے بدلے میں ایک ایسی نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔
(نشر ج ۱ ص ۲۰۸)

مگر محقق نشرؔ میں آگے فرماتے ہیں:

"والصحیح بل الصواب ما علیہ معظم السلف والخلف وھو اَنَّ الترتیل والتدبر مع قلۃ القراءۃ لا افضل من السرعۃ مع کثرتھا لانّ المقصود من القراٰن فھمہ والتفقہ فیہ والعمل بہ وتلاوتہ وحفظہ وسیلۃ الی فھم معانیہ"

یعنی..... صحیح بلکہ قطعی حق وصواب اور درست مذہب وہ ہے جس پر متقدمین اور متاخرین کا سوادِ اعظم اور ان کی ایک بہت بڑی جماعت قائم ہے، وہ یہ ہے کہ حدر و سرعت، تیزی و روانی کے ساتھ کثرتِ تلاوت کے مقابلہ میں ترتیل و تدبر کے ساتھ ___ باوجود قلتِ قرارت افضل و اولی ہے، کیونکہ قرآن کا مقصودِ اصلی تو اس کا فہم، اس کے اندر تفقہ پیدا کرنا اور اس کے احکامات و بیانات پر عمل کرنا ہے، تلاوت و حفظ تو ایک وسیلہ اور ذریعہ ہے ظہورِ معانی و فہمِ قرآن کا۔

ارشادِ باری: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ (محمد آیت ۲۴)

اور اس کی تائید میں حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ حضرات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متعدد نصوص بھی وارد ہیں۔ (النشر ج ا ص ۲۰۹)

ترتیل کا مکمل مرتبہ یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت اس کے مقامات کے نزول کے لحاظ سے کی جائے، یعنی جس مقام پر وعید اور خوف دلایا گیا ہے وہاں اسی طرح آواز میں بھاری پن پیدا کیا جائے اور جس جگہ تعظیم کا موقع ہو وہاں قاری کے لب ولہجہ میں عظمت و جلالت کا انداز مترشح ہونے لگے۔

۱:۔ ترتیل اور تحقیق یہ ورش (بطریقِ ازرق) عاصم، حمزہ کے نزدیک مختار ہے۔

۲:۔ تدویر درمیانی رفتار سے پڑھنا یہ شامی اور کسائی کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۳:۔ حدر یعنی سرعت اور تیزی سے پڑھنا، یہ قالون، مکی، بصری کے یہاں مستعمل ہے ـــــ مگر یہ تینوں طریقے اور انواع تلاوت ان حضراتِ قراء کی اکثری عادت کے اعتبار سے ہے ورنہ تینوں طرح پڑھنا سبھی حضرات کے نزدیک جائز ہے، اور یہ تینوں مراتب اور درجات حدود کے مراتب کے اعتبار سے ہیں۔ (النفحۃ العنبریہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

علامہ نوویؒ "التبیان" میں فرماتے ہیں:

"اجمع العلماء رضی اللہ عنہم من السلف والخلف من الصحابة التابعين ومن بعدهم من علماء الامصار ائمة المسلمين على استحباب تحسين الصوت بالقرآن، واقوالهم وافعالهم مشهورة نهاية الشهرة" (ص)

یعنی صحابہؓ، تابعینؒ اور ان کے بعد کے ائمہ مسلمین، تمام علماء سلف و خلف کا قرآن کو تحسین کے ساتھ پڑھنے پر اجماع ہے۔

اور تحسینِ صوت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کے استحباب پر وارد احادیث بکثرت ہیں:

یہاں چند احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی العشاء بالتين والزيتون فما سمعت احدًا احسن صوتا منه" (رواه الشيخان)

یعنی حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عشاء کی نماز میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورۃ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا تو کسی کی آواز کو آپ سے بہتر نہیں سنا۔

"وعن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ما أذن (اے استمع) الله لشيءٍ كما أذن لنبيٍّ حسن الصوت يتغنّى بالقرآن يجهر به" (رواه الشيخان)

یعنی اللہ تعالیٰ کسی شئی کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح کسی نبی کی اس عمدہ آواز کو سنتا ہے جو وہ قرآن کو بالجہر خوبصورت انداز میں پڑھتا ہے۔

• وعن فضالة بن عبيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال "لله أشدّ أذنًا (اے استماعًا) للرجل الحسن الصوت بالقرآن من صاحب القينة الى قينته" وهى الامة التى تغنّى مولاها (رواه الامام احمد وابن ماجه وابن حبان والحاكم والبيهقى)

یعنی فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمدہ آواز سے قرآن پاک پڑھنے والے کی طرف سننے میں اس آقا سے بھی زیادہ توجہ فرماتے ہیں جو اپنی گانے والی باندی سے بغور سنتا ہے۔ (قینہ اس باندی کو کہتے ہیں جو اپنے آقا کو گیت سنا رہی ہو۔

وعن براء بن عازب رضى الله تعالى عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "زيّنوا القرآن باصواتكم" (رواه ابوداؤد، وابن ماجه والنسائى)

یعنی حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

وروى عن جابر رضى الله تعالى عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "إنّ من أحسن النّاس صوتًا بالقرآن الذى اذا سمعتموه يقرأ حسبتموه يخشى الله" (رواه ابن ماجه)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگوں میں نہایت عمدہ آواز سے قرآن پاک پڑھنے والا وہ شخص ہے جس کو تم قرآن پاک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہوئے سنو تو محسوس کرو کہ اس کے دل میں اللہ کا خوف و خشیت ہے۔

وروی عبد الرزاق فی جامعہ والضیاء عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لِکُلِّ شَیْءٍ حِلیۃٌ وحِلیۃُ القرآنِ الصَّوتُ الحسنُ" (کما فی الفتح الکبیر)

یعنی ہر چیز کے لئے ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور عمدہ آواز ہے۔

وروی الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً "اَحسنوا الاصوات فی القرآن" (کما فی الفتح الکبیر)

یعنی قرآن کی تلاوت میں آواز کو خوبصورت بناؤ۔

خطیب نے حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہیں سنتے روئے زمین میں سے کسی چیز کو مگر مؤذنین کی اذان، عمدہ آواز کی تلاوتِ قرآن کو۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی عمدہ آواز کی وجہ سے ان الفاظ میں تعریف فرمائی:

"لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَاراً مِنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ" (متفق علیہ)

حضرت براء ابنِ عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو فرماتے ہوئے سنا "حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا" (رواہ الدارمی)

یعنی قرآن کو اپنی آوازوں سے خوبصورت بناؤ کیونکہ عمدہ آواز قرآن کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔

حضرت ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ" (رواہ ابوداؤد)

یعنی وہ شخص ہمارے طریق پر نہیں ہے جو قرآن کو تغنی اور خوش آوازی سے نہ پڑھے۔

اوپر صرف احادیث وروایات پر اکتفار کیا گیا ہے، نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان روایات کے پیش نظر قرارت اور اس کی ترتیب میں تحسین وصوت اور خوش آوازی مستحب ہے (التبیان ص۸۹)

حسب لیاقت واستطاعت عمدہ سے عمدہ آوازیں خوب بنا سنوار کر قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔ لیکن اسی کے ساتھ حدود و قیود کی پابندی اور ان کا لحاظ وخیال بھی بے حد ضروری ہے افراط وتفریط سے حروف قرآنی میں کمی وزیادتی نہ پیدا ہو جائے کیونکہ یہ بھی حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعاذہ و بسملہ

قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت حسبِ ارشادِ باری "فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ (نحل ۹۸) استعاذہ کرنا، استعاذہ عند الجمہور سنتِ مستحبہ ہے، نیز یہ سنتِ عین ہے نہ کہ سنتِ کفایہ (اتحاف ج ۱ ص ۱۰۱)

استعاذہ ایسے کلماتِ دعائیہ کو کہتے ہیں جو تلاوتِ قرآن کے وقت پڑھے جاتے ہیں۔

صاحبِ خلاصۃ البیان فرماتے ہیں "وَالْاِسْتِعَاذَةُ عِنْدَنَا سُنَّةٌ مُسْتَحَبَّةٌ كَالْقِرَاءَةِ لِاَنَّهُمَا مِنْ اٰدَابِهَا"

تعوذ چونکہ بطورِ شرط مذکور ہے اور مشروط یعنی قراءتِ قرآن خود واجب نہیں اس لئے استعاذہ بھی واجب نہیں اسے مستحب ہی کہنا بہتر ہے، بعض لوگوں نے ظاہرِ آیت کا لحاظ کرتے ہوئے واجب کہا ہے۔ (عطاء ثوری)

استعاذہ کے الفاظ

نصِ مذکور (فَاِذَا قَرَأْتَ الخ) کے ساتھ اکثر الفاظ کی موافقت نیز روایات کی کثرت و شہرت کی بنا پر جمیع قراء کے نزدیک استعاذہ کیلئے مختار الفاظ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" ہیں۔ علامہ سخاوی نے جمال القراء میں ان الفاظ پر امت کا اجماع نقل کیا ہے علامہ دانی فرماتے ہیں:۔ کہ "حذاق و ماہرین اہلِ ادا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک صرف یہی الفاظ مروج و مستعمل ہیں ۔ نیز فقہاء اربعہ سے بھی یہی ماخوذ ہے۔

محقق ابن الجزریؒ ان الفاظ کے بارے میں "نشر" (ج ۱ ص ۲۴۳) میں چار احادیث نقل فرماتے ہیں۔

ازاں جملہ ایک حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے فرماتے ہیں:

فَإِنِّي قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوْذُ بِالسَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ قُلْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ هٰكَذَا أَخَذْتُهُ عَنْ جِبْرِيْلَ عَنْ مِيْكَائِيْلَ عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ۔ (نشر ج ۱ ص ۲۴۳)

یعنی میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابن امّ عبد! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ، میں نے جبریل سے انہوں نے میکائیل سے انہوں نے لوحِ محفوظ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

اس سند کو محققؒ جید الاسناد فرماتے ہیں۔

مذکورہ بالا آیتِ نحل چونکہ مجمل ہے اس لئے دوسرے الفاظ سے بھی استعاذہ جائز ہے نیز ان میں کمی زیادتی کی اجازت ہے لیکن ان میں سے الفاظ مرویہ اولیٰ اور بہتر ہیں۔

استعاذہ کا محل اور موقع

استعاذہ کا محل اور مقام بالاتفاق قراءت سے پہلے ہے" والذی اتفق علیه الجمهور، قدیماً وحدیثاً انما قبل القراءة۔" (اتحاف ج ۱ ص ۱۰۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی معتبر عالم اور امام سے اسکے خلاف کوئی قول صحیح طور پر ثابت نہیں۔ (مزید تفصیلات النفحۃ العنبریہ کے مقدمہ میں دیکھئے)

استعاذہ بالجہر یا بالسر

استعاذہ کے سراً اور جہراً پڑھے جانے میں تین اقوال ہیں۔

۱۔ مطلقاً بالجہر ــــــ خواہ قرارت جہری ہو یا سری۔

استعاذہ چونکہ شعارِ قرارۃ ہے جو اعلان کو مقتضی ہے، اس کے جہر سے مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کا شعار ظاہر ہو، جس طرح عیدین میں تکبیر اور حج میں تلبیہ سے شعارِ اسلامی کا اظہار ہوتا ہے، نیز ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بصورتِ جہر سامع ابتدا ہی سے قرارت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، قرارت کا کوئی حصہ فوت نہیں ہوتا اور ارشادِ باری "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" (اعراف)

ترجمہ:۔ اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو، (تاکہ اس کا معجزہ ہونا اور اس کی تعلیم کی خوبی سمجھ میں آئے) پر پورا عمل ہو جاتا ہے۔

اور قرارتِ سریہ میں ــ چونکہ استعاذہ خارج عن القرآن اور غیر قرآن ہے اور غیر قرآن کو قرآن کے مشابہ نہ ہونا چاہیئے تاکہ التباس بالقرآن نہ ہو، اس صورت میں استعاذہ کا جہر فارق بین القرآن ہو گا۔

۲۔ مطلقاً بالسر ــــــ استعاذہ دعا ہے لہٰذا اسے ارشادِ باری "اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً" (اعراف آیت ۵۵)

(ترجمہ:۔ تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کرکے بھی اور چپکے چپکے بھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز " وَاذْكُرْ رَّبَّكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ "

(ترجمہ:۔ اور آپ ہر ہر شخص سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ اے شخص اپنے رب کی یاد کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ) (اعراف آیت ۲۰۵) کی بنا پر آہستہ ہی پڑھنا چاہیئے، نیز اس درجے کی بنا پر جس کا حاصل یہ ہے کہ دعا رسِرّی کی فضیلت دعا رجہری پر ستر گنا ہے۔

۳ تابع قرارت ــــــ یعنی اگر قرارت بالجہر ہو تو استعاذہ بھی بالجہر ــــــ اس میں استعاذہ بالجہر والی دلیل جاری ہوگی اور اگر قرارت بالسّر ہو تو استعاذہ بھی بالسّر اس میں استعاذہ بالسّر والی دلیل جاری ہوگی۔

یہی اولی مختار، طرق کے موافق اور انسب العمل ہے۔

استعاذہ بالوصل یا بالفصل ؟

اعوذ میں دو وجوہ ہیں۔ ۱ الرّجیم پر وقف ۲ الرّجیم کا آیت کے ساتھ وصل۔

لیکن اگر ابتدار قرارت میں اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے کوئی نام ہو تو فصل بہتر ہے کیونکہ بصورتِ وصل اِیہامِ مالایلیق لازم آتا ہے۔ اور اگر لفظ اللہ شروع قرارت میں ہو تو اگرچہ اسم ذات ہونے کی وجہ سے ایہام و التباس نہیں ہوتا لیکن سوءِ ادبی پھر بھی ہے لہٰذا فصل ہی بہتر ہے۔

اور اگر استعاذہ کے ساتھ بسملہ (بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم) بھی پڑھا جائے تو چار وجوہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فصلِ کل، ۲۔ وصلِ کل، ۳۔ فصلِ اول وصلِ ثانی، ۴۔ وصلِ اول فصلِ ثانی ۔

اور اگر کسی آیت کے درمیان سے قرارت شروع کرنی ہو تو صرف اول اور چہارم دو ہی وجہ جائز ہیں، مذکورہ وجوہ اربعہ "اتحاف البریۃ" کے اس شعر میں درج ہیں ؎

ووقفٌ علیہ ثم وصلٌ باربع

لہم واستعذ ندبًا اواوجب وُوھلا

استعاذہ بالسّر کے متعلق اوپر جو تفصیلات درج ہوئیں وہ خارج عن الصلوٰۃ تلات سے متعلق ہیں۔ نماز کے اندر استعاذہ کا اخفار مختار ہے، کیونکہ مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد ہی سے خاموش ہے۔

(النشر ج۱ ص۲۵۳)

نیز اس کے آہستہ پڑھنے پر اجماع ہے۔ (علی قاریؒ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسملہ اور اس کا محل

جس طرح شروع قراءت میں استعاذہ ضروری ہے اسی طرح جب تلاوت کا آغاز کسی سورت کے شروع سے ہو یا تلاوت کرتے کرتے کوئی دوسری سورت یا وہی سورت شروع ہو گئی تو چونکہ ہر سورت پر (سوائے سورۂ براءت کے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مرسوم ہے ــــ اس لئے بالاتفاق بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر درمیان سورت سے تلاوت شروع ہو تو تبرکاً نیز کل امرٍ ذی بالٍ لم یبدأ ببسم اللہ الخ پر عمل کرتے ہوئے بسملہ پڑھنا مستحب ہے ضروری نہیں۔ جوازِ بسملہ حدیثِ بسملہ سے ثابت ہے۔ اور نہ پڑھنا اس لئے جائز ہے کہ درمیانِ سورۃ عند القراء وجوباً بسملہ کا محل نہیں۔ محقق جزری فرماتے ہیں: "وعلی اختیار البسملۃ جمہور العراقیین وعلی اختیار عدمہا جمہور مغاربۃ واہل اندلس" یعنی جمہور عراقیین کے نزدیک بسملہ مستحب ہے اور جمہور مغاربہ واہل اندلس کے نزدیک نہ پڑھنا مستحب ہے (النشر ج ۱ ص ۲۶۵)

قراءت اور سورۃ کی صورتیں قرارت اور سورۃ کی تقسیم سے عقلی وجوہ چار نکلتی ہیں۔

(۱) شروع قرارت شروع سورت (۲) شروع سورت درمیان قرارت (۳) شروع قرارت درمیان سورت (۴) درمیان قرارت درمیان سورت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موخر الذکر صورت خارج از بحث ہے کیونکہ اس میں استعاذہ اور بسملہ کی حاجت نہیں۔

مذکورہ تینوں صورتوں کے احکام

بسملہ کا وصل اور فصل پہلی صورت میں وصل اور فصل کے لحاظ سے چار وجہیں نکلتی ہیں اور چاروں جائز ہیں۔

۱۔ وصلِ کل ۲۔ فصلِ کل ۳۔ وصلِ اول فصلِ ثانی ۴۔ فصلِ اول وصلِ ثانی۔

دوسری صورت میں صرف بسملہ پڑھی جائے گی اور وصلِ اول فصلِ ثانی ناجائز ہے۔ کیونکہ بسم اللہ کا تعلق شروع سورۃ سے ہے۔ اور وصلِ اول فصلِ ثانی کی صورت میں بسم اللہ کا تعلق ختم ہونے والی سورت سے ظاہر ہوتا ہے۔

بسملہ بین السورتین میں قراء کا اختلاف! کسی سورۃ کو ختم کر کے دوسری سورت (ماسوائے برارۃ) شروع کر دی جائے تو اس میں قراء کا حسب ذیل اختلاف ہے:۔

۱۔ قالون (اور اصبہانی) مکی، عاصم، کسائی اور ابو جعفر کے نزدیک بسملہ پڑھنا ضروری ہے۔

۲۔ حمزہ بسملہ کے بغیر وصل بین السورتین کرتے ہیں چنانچہ مصحفِ حمزہ میں ختم سورۃ پر علامت وصل لا لکھی ہوئی ہے۔

۳۔ ورش (ازرق) بصری، شامی اور یعقوب کے لئے بسملہ بالخلف مروی ہے یعنی ترک و اثبات دونوں جائز ہیں۔ بصورتِ ترک وصل و سکتہ دو وجہ مقرو ہیں۔ (کما قال ابو شامۃ ______ مگر زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح یہ ہے کہ بسملہ بالخلف کا تعلق صرف ورش سے ہے)۔
تیسری صورت میں اگر استعاذہ کے ساتھ بسملہ بھی پڑھی جائے تو وصل اور فصل کی چاروں وجہیں جائز ہیں۔ علامہ جزریؒ فرماتے ہیں:۔

"تجوز الاوجہ الاربعة فی البسملة مع الاستعاذة من الوصل بالاستعاذة والآیة، ومن قطعھا عن الاستعاذة والآیة، ومن قطعھا عن الاستعاذة ووصلھا بالآیة ومن عکسه" (النشر ج ۱ ص ۲۶۵)

لیکن بسم اللہ کا چونکہ یہ محل نہیں اس لئے اس کا آیتِ قرآنی سے فصل بہتر ہے اور وصلِ کل یا فصلِ اول وصلِ ثانی ناجائز ہے۔

سورۃ براءۃ پر ترک بسملہ
چونکہ سورۃ برارۃ پر بسم اللہ نہ تو مرسوم ہے اور نہ ہی کسی قاری سے مروی ہے اور یہ علم، علوم نقلیہ میں سے ہے جس میں اتباعِ روایت و اثر ضروری ہے اس کے اندر قیاس و رائے کا کوئی دخل نہیں۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں۔

وما لقیاس فی القراءۃ مدخل فدونك ما فیه الرضا متکفلا

اس لئے سورۃ برارۃ پر کسی حال میں بسم اللہ نہیں ہے۔ خواہ اسی سے ابتداء قرارۃ ہو یا سورۂ انفال کے بعد اسے شروع کریں۔ ترک بسملہ علی البرارۃ میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ابو الحسن بن غلبون، ابو القاسم بن الفحام اور مکی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے (النشر ج ۱ ص ۲۶۴)

ترک بسملہ کی حکمت
سورۂ برارۃ پر ترک بسملہ کی دو حکمتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس سورۃ کا مبدار آیاتِ غضب ہیں اور بسملہ آیتِ رحمت اور آیتِ رحمت و غضب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا اجتماع مناسب نہیں۔ دوسرے یہ کہ دورِ صحابہ میں اس پر حتمی اور قطعی فیصلہ نہ ہوسکا کہ آیا سورۃ براءۃ مستقل بالذات سورۃ ہے یا سورۃ انفال کا ایک جزو اور حصہ ہے۔ چنانچہ بسم اللہ جو انفصال کی علامت ہے اس پر نہیں لکھی گئی۔ علامہ شاطبیؒ براءۃ پر ترکِ بسملہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

ومهما تصلها او بدأت براءة لتنزيلها بالسيف لست مبسملا

صرف ابوالحسن السخاویؒ اور ابوعلی الحسن الاہوازیؒ (م ۴۴۶ھ) جواز کے قائل ہیں۔

علامہ سخاویؒ دونوں حکمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نزول بالسیف تو مخصوص ہے زمانے کے ساتھ .... اور ہم تو تبرکاً بسم اللہ پڑھتے ہیں اور رہی مستقل بالذات سورت نہ ہونے کی بات تو اخرا جزاء اور اوساط میں تو بسملہ جائز ہے لہٰذا تسمیہ کے لئے مانع نہیں۔

علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ یہ محض قیاسی ہے نیز یہ اجماعِ مصاحف اور ظاہر نصوص کے مخالف اور متصادم بھی ہے آگے چل کر اس طرح کے قیاس اور ایجاد سے پناہ مانگتے ہیں۔ اسی طرح امام اہوازی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"وما رواه الاهوازي في كتابه "الايضاح" عن ابي بكر من البسملة اولها فلا يصح، والصحيح عند الائمة اولى بالاتباع۔ ونعوذ بالله من شر الابتداع" (النشر ج ۱ ص ۲۶۵)

البتہ وسطِ براءۃ عند الجمہور اوساط و اجزاء سُوَر کی طرح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف علامہ ابو اسحٰق الجعبری رحؒ اس بارے میں منفرد ہیں اور اوساطِ براءۃ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ دونوں احتمالِ صواب رکھتا ہے بایں طور کہ جو لوگ (مثلاً مغاربہ) مطلقاً اجزائے سُوَر میں ترکِ بسملہ کے قائل ہیں ان کے نزدیک وسطِ براءۃ میں ترک پر کوئی اشکال نہ ہونا چاہیئے اسی طرح ان کے مسلک پر بھی اشکال نہ ہونا چاہیئے جو وسطِ سورۃ کو اول سورۃ کے تابع مانتے ہیں اور یہاں اول سورۃ پر بسملہ نہیں لہٰذا وسط براءۃ پر بھی نہ ہوگا۔ نیز جو حضرات وسطِ سورۃ میں بھی اس علت (یعنی نزول بالسیف) کا اثر باقی مانتے ہیں جس کی وجہ سے آغاز میں بسملہ نہیں پڑھتے جیسے علامہ شاطبیؒ اور انکے متبعین ـــــ ان پر بھی اشکال نہیں۔

اور جن لوگوں نے اوساط و اجزاء میں علت کا اثر باقی نہیں مانا وہ بجا طور پر بسملہ پڑھ سکتے ہیں۔ (النشر ج ۱ صـ ۲۶۶)

۵۹ ... ے ماڈل ٹاؤن ...
16839 ... نمبر

ماخذ

۱۔ التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنوویؒ (و ۶۳۱ھ م ۶۷۶ھ)

۲۔ کتاب فضائل القرآن للحافظ ابن کثیرؒ (و ۷۰۰ھ م ۷۷۴ھ)

۳۔ النشر فی القراءات العشر للمحقق ابن الجزریؒ (و ۷۵۱ھ م ۸۳۳ھ)

۴۔ الاتقان للسیوطیؒ (و ۸۴۹ھ م ۹۱۱ھ)

۵۔ تلاوۃ القرآن المجید از عبد اللہ سراج الدین مطبوعہ ۱۴۰۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت عشرہ پڑھنے والے طلباء کے لئے خوشخبری

قراءات عشرہ

کا حامل

قرآن شریف

اس قرآن شریف میں مکمل قراءات عشرہ کے فرشی اختلافات کو حاشیہ پر بیان کیا گیا ہے۔نہایت دیدہ زیب اور شاندار دو رنگا طباعت کا شاہکار خوبصورت اور مضبوط گولڈن ڈائی دار جلد

www.KitaboSunnat.com

ملنے کا پتہ

قرأت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اُردو بازار۔لاہور

Ph.: 042 - 7122423

Mob:0300-4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی اپنے قارئین سے

گزارش

الحمدللہ علم تجوید و قرآءت کے فروغ کے لیے قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کوشاں ہے ہمارا مقصد معیاری' دیدہ زیب اور اعلیٰ طباعت کی حامل کتب شائقین تک پہنچانا ہے۔ اگر آپ کے شہر یا علاقے میں آپ کو ہماری کتابیں بآسانی دستیاب نہیں ہو پا رہی ہیں تو براہ راست بلاتکلف ہم سے بذریعہ خط یا فون رابطہ کریں۔

ہم آپ کو انشاءاللہ فوری طور پر کتب فراہم کریں گے۔

نوٹ: فہرست کتب صرف چار روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

قرآءت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

0300 - 4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الحمد للہ

علم تجوید و قرآءت کے فروغ کے لیے کوشاں

قراٗت اکیڈمی

ہماری پہچان

معیاری

دیدہ زیب

مُستند اور

اعلیٰ طباعت کی حامل کُتب

28-الفضل مارکیٹ 17-اُردو بازار-لاہور

فون: 7122423